میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
بانی: شہید اجمل خاں میو
ماہنامہ

صدائے میو

لاہور
پاکستان
مارچ 2026ء
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
جلد نمبر 15 | سالانہ ممبر شپ: /1000 لائف ٹائم: /10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 10
E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

عید آرہی ہے
اپنوں کیلئے سنجیدگی اور احساس کی ضرورت ہے

بڑی میوات میں
جہیز اور بے جا رسومات کیخلاف اعلان جنگ

صدائے میو فورم کی طرف سے 47 بچیوں کی اجتماعی شادی

بلا تفریق مذہب و برادری

اہم شخصیات سمیت ہزاروں افراد کی شرکت

ہماری تنظیم بہت بڑی نہیں
مگر کام سب سے بڑے ہیں

چوہدری سرور شاہین میو
مرکزی سیکرٹری جنرل
پاکستان صدائے میو فورم

میو تنظیمات کونسل کے زیر اہتمام
پہلا
میواتی کتب و ادبی میلہ
18 اپریل کو لاہور میں ہوگا

معیار اور مقدار 100%
HAJI NIAZ & JAVED
Petroleum
پٹرولیم
ZOOM
حاجی نیاز اینڈ جاوید

حاجی جاوید میو
0300-8463843
نزد للیانی ٹول پلازہ مین فیروز پور روڈ مصطفےٰ آباد ضلع قصور
حاجی نیاز احمد باگھوڑیا
0300-8463844 (شیرا پوتا)

سب سے اعلیٰ معیار
پہلے آئیں پہلے پائیں
عید مبارک
بکنگ جاری ہے
خوشخبری
علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال
لگژری سٹائل
برکت پیلس
ایونٹ کمپلیکس

ڈائریکٹر
برکت علی میو
مکمل صوفہ سیٹ
مکمل ایئرکنڈیشن
چوہدری سرور شاہین
0333-4426402
0300-0074172
ایڈریس
نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ
چوہدری بابر محمود
0333-4426403
0321-4426403

سنٹرل پارک اور دیگر پرکشش سوسائٹیز میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا
بااعتماد نام
کنٹری
رئیل اسٹیٹ
اینڈ بلڈرز
B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروز پور روڈ لاہور

CEO چوہدری اشرف خاں میو
0300-7535661 0345-9005678
جاوید اقبال میو 0321-3330433

فرمان الٰہی

تحریر لکھ لیا کرو!

اے ایمان والو! جب تم کسی معین معیاد کیلئے ادھار کا کوئی معاملہ کرو تو اُسے لکھ لیا کرو اور تم میں سے جو شخص لکھنا جانتا ہوں انصاف کے ساتھ تحریر لکھے اور تحریر وہ شخص لکھوائے جس کے ذمہ حق واجب ہو رہا ہے اور اُسے چاہئے کہ اللہ سے ڈرے جو اسکا پروردگار ہے اور اس حق میں کوئی کمی نہ کرے۔ ایک مرد یا دو عورتیں ان گواہوں میں سے ہو جائیں جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ (سورۃ البقرہ)

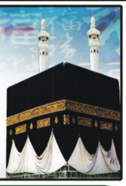

بزمِ روشنی

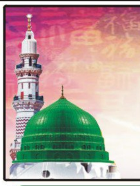

☆ یوم الجائزہ! بے شک تمہارے رب نے تم کو بخش دیا ☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عید کے دن فرشتے راستوں کے سِروں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پکارتے ہیں اے مسلمانوں چلو رب کریم کی طرف جو نیکی کی توفیق دے کر احسان کرتا ہے پھر اس پر ثواب دیتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں تم کو رات میں قیام کا حکم دیا گیا تم نے گیا قیام کیا، تم کو روزے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی پس تم انعام حاصل کرو۔ پھر جب نماز پڑھ چکے ہوتے ہیں تو فرشتہ پکارتا ہے آگاہ ہو جاؤ بیشک تمہارے رب نے تم کو بخش دیا اور تم اپنے گھر کی طرف کامیاب ہو کر لوٹو پس یہ ''یوم الجائزہ'' ہے اور اس دن کا نام آسمان میں ''یوم الجائزہ'' یعنی انعام کا دن رکھا گیا ہے۔ (صحیح مسلم)

فرمان نبویؐ

اگر مگر سے گریز کرو!

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلن نے فرمایا: ''طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے۔ تم اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں فائدہ پہنچائے اگر مغلوب ہو جاؤ تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا بلکہ یہ کہو ''یہ اللہ کی تقدیر ہے، جو اُس نے چاہا کیا'' کیونکہ اگر مگر شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے (سنن ابن ماجہ)

جمعہ کے دن گناہوں کی معافی!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے اور پھر نماز جمعہ کیلئے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیاں نہ گھسے پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموشی سے سنتا رہے تو اس کے اِس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 883)

.....لیلۃ القدر کی فضلیت.....

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''جس شخص کی ایمان کی حالت میں خلوص نیت سے لیلۃ القدر میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں'' لیکن اس فضلیت کے حصول کیلئے آقائے نامدارؐ نے دو شرطیں ذکر فرمائیں۔

1) عبادت کرنے والا مومن ہو یعنی عقیدہ صحیح ہو اگر عقیدہ ہی غلط ہو تو ہزار لیلۃ القدر کی عبادت کام نہیں آئیگی۔

2) عبادت کرنے والے کی نیت درست ہو اگر نیت میں ریا، دکھاوا آگیا تو رات بھر عبادت کرنا کسی کام کا نہیں۔

لیلۃ القدر کی علامت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا» (صحيح مسلم:762)

''اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح کو سورج سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔''

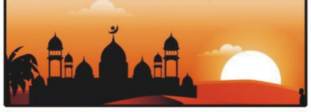

سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین افراد!

آقائے دو جہاں رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں سب سے پہلے جانے والے تین قسم کے لوگوں کو میں جانتا ہوں۔ شہید، وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کے حقوق صحیح طور پر ادا کرتا ہو اور وہ پاک دامن فقیر جو دستِ سوال دراز کرنے سے بچتا ہے اور میں جہنم میں سب سے پہلے جانے والے تین قسم کے لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ وہ بادشاہ جو زبردستی لوگوں پر حکمرانی کرے، مال دار جو مال کے حقوق کو پورا نہ کرے اور ایسا غریب آدمی جو متکبر ہو۔ (مسند احمد)

لیلۃ القدر کے اجر کا اندازہ انسان کے بس میں نہیں!

رمضان لمبارک کی راتوں میں سے ایک رات شبِ قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی قدر و منزلت اور خیر و برکت کی حامل ہے اسی رات کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے، ہزار برس کے تراسی برس چار ماہ بنتے ہیں گویا جس شخص کی یہ رات عبادت میں گزری اس نے تراسی برس چار ماہ کا زمانہ عبادت میں گزار دیا اور تراسی برس کا زمانہ کم از کم ہے کیونکہ ''خیر من الف شھر'' کہہ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جتنا زائد اجر عطاء فرمانا چاہے گا فرمادے گا اس اجر کا اندازہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

تین قسم کے لوگ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ''تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور تکبر کرنے والا'' (مسلم شریف)

روزہ دار اور اُمتِ محمدیؐ کی شان

ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا: یا اللہ جتنا میں آپ کے قریب ہوں، آپ سے بات کرسکتا ہوں اتنا کوئی اور قریب ہے؟۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! آخری وقت میں ایک اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی اور اس امت کو ایک مہینہ ایسا ملے گا جس میں وہ خشک ہونٹوں، پیاسی زبان سوکھی ہوئی آنکھوں، بھوکے پیٹ جب افطار کرنے بیٹھے گی تب میں اس کے بہت قریب ہونگا۔ اے موسی! تمہارے اور میرے درمیان ستر پردوں کا فاصلہ ہے لیکن افطار کے وقت اس امت اور میرے درمیان ایک پردے کا بھی فاصلہ نہیں ہوگا اور وہ جو دعا مانگیں گے اُسے قبول کرنا میری ذمہ داری ہوگی۔

ناک جھاڑنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص سو کر اُٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے نتھنے (بانسے) میں رات گزارتا ہے (جس سے آدمی پر سستی غالب آجاتی ہے ناک جھاڑنے سے وہ سستی دور ہوجائے گی)

دل مردہ نہیں ہوگا!

رسول اللہؐ نے فرمایا: جس شخص نے عیدین کی راتوں میں اللہ کی رضا کی خاطر قیام کیا اسکا دل اس دن نے مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔

نیکی کے کام کو ہلکا نہ وسمجھو!

ابو تمیمہ ہجیمی اپنی قوم کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ: میں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور آپ ﷺ سے نیکی کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نیکی سرانجام دینے کو معمولی خیال نہ کرنا اگرچہ (وہ نیکی یہ ہو کہ تو کسی کو) رسی کا عطیہ دے دے، کسی کو جوتے کا تسمہ ہبہ کردے، اپنے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی ڈال دے، لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیر کو ہٹادے، اپنے بھائی کو خندہ پیشانی کے ساتھ ملے، اپنے بھائی سے ملاقات کرتے وقت سلام کہہ دے، خوف اور گھبراہٹ میں مبتلا آدمی کا دل بہلا دے، اگر کوئی آدمی تیری کسی ایسی خامی کی بنا پر تجھے برا بھلا کہے جس کو وہ جانتا ہے تو تو اس کے عیب کی بنا پر برا بھلا نہ کہے اس کا اجر تیرے لئے اور گناہ اُس پر ہوگا۔ (مسند احمد)

صفائی کا صلہ جنت!

رسول اللہؐ نے فرمایا: ''ایک شخص کسی راستے پر جا رہا تھا کہ کانٹے دار ٹہنی نظر آئی تو اس نے ہٹا دی اسی عمل پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی (بخاری)

ماہنامہ
صدائے میو لاہور

مارچ 2026ء

چیف ایڈیٹر: حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

ایڈیٹر: محمد اکرم میواتی 0321-4990135

ڈپٹی ایڈیٹر: شہاب الدین مالبیا (حیدرآباد)

سب ایڈیٹر: چوہدری ناصر محمود میو (شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور........ خط وکتابت کا پتہ: لیٹین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امرسدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو — کراچی

نجم الحسن میو — لاہور

چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور

غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپورخاص

محمد عامر میو — کراچی

چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ

ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

راؤ غلام محمد میو — اسلام آباد

چوہدری طاہر اسلام — لاہور

ڈاکٹر نجمہ حنیف میو — میرپورخاص

حاجی محمد عثمان میو — میرپورخاص

راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد

عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد

حاجی عبدالحکیم میو — حیدرآباد

عید آرہی ہے! اپنوں کیلئے سنجیدگی اور احساس کی ضرورت ہے

اجتماعی شادی یا کسی بھی بھلائی کے کام میں مقابلہ اچھی بات ہے۔ ہماری قوم میں سوشل میڈیا پر بے مقصد پوسٹوں کا مقابلہ بڑے ہی دھوم دھام سے کیا جاتا ہے۔ کس کے کیا مسائل ہیں، کسی کے گھر میں سحری وافطاری کا سامان بھی ہے یا نہیں، اڑوس پڑوس میں اپنے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کیلئے کون کون پریشان ہے ان باتوں کا سبھی کو علم ہوتا ہے اور یقیناً یہ بھی جانتے ہیں کہ صدقہ دینا ہو یا زکوۃ کی ادائیگی کرنی ہو تو حکم ہے کہ پہلے اپنوں میں دیکھو اپنوں میں کوئی حقدار نہیں تو اڑوس پڑوس میں معلوم کرواگر اڑوس پڑوس میں بھی کوئی نہیں تو گلی محلے میں تو ایسے سفید پوش لوگ ضرور ہونگے جو کسی کے سامنے اپنے مسائل اور پریشانیوں کا ذکر تک نہیں کرتے لیکن دو وقت کے کھانے کیلئے بھی پریشان ہیں۔ جب بھی عید آتی ہے بہت سے لوگ دھوم دھام سے اس کی تیاری میں مصروف ہوجاتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کیلئے عید منانا بھی کسی امتحان سے کم نہیں ہوتا۔ والدین تو پرانے کپڑوں اور دال سبزی سے بھی عید گزارہ کر لیتے ہیں لیکن بچوں کی اپنی خواہشات اور حسرتیں ہوتی ہیں جن کی تکمیل کیلئے والدین سکون کی نیند سو بھی نہیں سکتے۔ رمضان یا عید پیکج کے نام پر کسی کے گھر راشن پہنچا دینا بھی اچھی بات ہے مگر گھر کے مسائل اور حالات سے بے خبر بچوں کو نئے کپڑے اور جوتوں کے ساتھ پیسوں کی بھی ضروت ہوتی ہے اور ہم چاہیں تو برادری میں کوئی گھر ایسا نہیں رہ سکتا جسے کسی بھی خوشی غمی کے موقع پر دوسروں کی طرف دیکھنا پڑے۔ مگر ہمیں تنظیم سازی، ہار پہنتے اور پہناتے ہوئے تصویریں بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالنے سے ہی فرصت نہیں۔ سندھ اور پنجاب میں برادری کی ڈھیر ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے سے مقابلہ کیلئے بھاگ دوڑ بھی خوب کرتی ہیں مگر اپنوں کی پریشانیاں کم کرنے کا مقابلہ کہیں نظر نہیں آتا اگر ہم میں برادری کے مجبور لوگوں کی بھلائی کا مقابلہ شروع ہوجائے تو نہ صرف تنظیموں کی تعداد میں کمی آسکتی ہے بلکہ لوگوں کی پریشانیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے بس احساس اور سنجیدگی کی ضرورت ہے اگر ہماری قوم کے لوگ صرف فطرانہ ہی منظّم طریقے سے اپنوں کو دے دیں تو نہ صرف مجبور لوگوں کی عید خوشحال ہوسکتی ہے بلکہ ان کی زندگی میں بھی خوشحالی کے اسباب پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ (اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو)

خیراندیش (چیف ایڈیٹر)

پاکستان صدائے میو فورم کے زیراہتمام رحمت پارک لاہور میں ہونیوالی اجتماعی شادی کے موقع پر تنظیم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو، ضلع قصور کے صدر محمد سرور خاں میو کے ہمراہ دیگر رہنماؤں پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، چوہدری اقبال سحر خاں، چوہدری طاہر اسلام، پروفیسر محبوب عالم، عبدالستار خاں میو، چوہدری شبیر خاں، کیپٹن آزر حسین، ماسٹر محمد عرفان میو، محمد کبیر خاں، حاجی محمد شریف میو، چوہدری زین خاں، چوہدری سعید اقبال، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، چوہدری خالد محمود انجم، محمد اکرم میواتی، چوہدری مشتاق شائق، رفاقت علی میو، انجینئر عاقب میو، میاں جی جمیل دھنگل، ابوسفیان خاں، چوہدری اختر علی میو، حافظ محمد ریحان، چوہدری محمد انور، محمد شریف پاہٹ، ممتاز نمبردار، محمد نثار میو اور انتظامیہ ٹیم کے دیگر ممبران کا گروپ فوٹو.............................

بلاتفریق مذہب و برادری

صدائے میو فورم کی طرف سے 47 بچیوں کی اجتماعی شادی

اہم شخصیات سمیت ہزاروں افراد کی شرکت

بارھویں اجتماعی شادی میں میو برادری کی 19 جٹ برادری کی 5، راجپوت، رحمانی، شیخ اور مسیح برادری کی دو دو، سقّہ برادری کی 7، قریشی، آرائیں، مغل اور بھٹی فقیر برادری کی ایک ایک بچی شامل تھی

تقریب میں سیاسی وسماجی شخصیات شبیر احمد عثمانی، رانا مبشر اقبال، محترمہ تاشفین صفدر، چوہدری شاہد میو، راؤ شہاب الدین، چوہدری عبدالوحید میو، برگیڈئیر بابر میو، برگیڈئیر عبدالغفور اور کرنل محمد علی میو نے بھی شرکت کی

لاہور (خصوصی رپورٹ) میو برادری کی فلاحی تنظیم پاکستان صدائے میو فورم کے زیراہتمام بارھویں سالانہ اجتماعی شادی کی پروقار تقریب رحمت مارکی رحمت پارک (میلہ رام) لاہور میں رحمت پارک کے چیئرمین حاجی نعیم پاہٹ کے والد محترم حاجی طاہر محمود کی سرپرستی اور پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں وزیراعظم پاکستان کے معاون خصوصی حاجی شبیر احمد عثمانی، وفاقی وزیر رانا مبشر اقبال، ممبر پنجاب اسمبلی محترمہ تاشفین صفدر شاہد میو، پاکستان مسلم لیگ پنجاب کے ترجمان چوہدری شاہد میو، ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین، وڈالہ سندھواں کی معروف شخصیت چوہدری عبدالوحید میو، میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، ڈی ایچ اے لاہور کے سابق چیئرمین برگیڈئیر (ر) ظفر یٰسین بابر میو، برگیڈئیر عبدالغفور میو، میواتی دنیا کے سیکرٹری سردار اسد اللہ ارشد میو، واپڈا کے سابق ڈائریکٹر چوہدری شہاب الدین میو، بدوکی کی معروف شخصیت حاجی محمد امین میو، لاڑکانہ کے ریٹائر اسٹیشن ماسٹر محمد قاسم میو، پاکستان صدائے میو فورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، نارووال کے رہنماؤں چوہدری اسماعیل خاں میو، ہیڈ ماسٹر یوسف میو، صابر حسین میو، ڈاکٹر کاشف مسیح، کاہنہ پریس کلب کے صدر افتخار احمد نتھی میو، رہبر میوات نیوز کے چیئرمین ریاض نور میو اور پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی اور ضلعی رہنماؤں سمیت ہزاروں خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ اس بار مسیح برادری سمیت 11 برادریوں کی بچیوں کی شادی کی گئی۔ تفصیل کے مطابق میو برادری کی 19 جٹ برادری کی 5، سقّہ برادری کی 7، راجپوت، رحمانی شیخ اور مسیح برادری کی دو دو جبکہ قریشی، آرائیں، مغل اور بھٹی فقیر برادری کی ایک بچی شامل تھی۔ پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم نے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو، مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین میو، سرپرست حاجی اسلم میو، لاہور کے سرپرست اعلیٰ چوہدری طاہر اسلام، صدر چوہدری صابر حسین بلا، جنرل سیکرٹری چوہدری سلیم خاں، مجلس شوریٰ کے ممبران چوہدری اقبال سحر خاں، پروفیسر محبوب عالم، عبدالستار قصور کے صدر سرور خاں میو اور سیکرٹری ماسٹر عرفان میو کی قیادت میں مہمانوں اور باراتوں کا خیر مقدم کیا گیا۔

اجتماعی شادی کی تقریب کے موقع پر وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر برائے امور کشمیر وگلگت بلتستان شبیر احمد عثمانی اور صدائے میو فورم لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے

پاکستان مسلم لیگ کی ممبر پنجاب اسمبلی محترمہ تاشفین صفدر شاہد میو دیگر خواتین مہمانوں کے ہمراہ رحمت پارک لاہور میں بارھویں اجتماعی شادی کے موقع پر دلہنوں کو اپنی طرف سے سلامی دیتے ہوئے

انڈیا میں بڑی میوات کے مشہور گاؤں اٹاوڑ میں بے رسومات اور معاشرتی برائیوں کیخلاف ہونیوالی اصلاح معاشرہ کانفرنس سے ایم ایل اے محمد خان میو خطاب کر رہے ہیں جبکہ اس موقع پر میوقوم کی 12-52 پالوں کے چودھری اور بڑی تعداد میں مذہبی شخصیات بھی موجود ہیں

بڑی میوات میں تمام پالوں نے متحد ہوکر جہیز اور بے جا رسومات کیخلاف اعلان جنگ کر دیا

اٹاوڑ گاؤں میں چھرکلوت پال اور ایم ایل اے چوہدری خاں کی میزبانی میں ہونیوالی اصلاح معاشرہ کانفرنس میں میوات کے 12 اضلاع کی سیاسی وسماجی اور دینی شخصیات سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی

کانفرنس میں رشتہ طے کرتے وقت لڑکی دیکھنے، شادیوں میں سیاسی لوگوں کی شرکت کرنے پر پابندی، بیٹیوں کو وراثتی حقوق کو یقینی بنانے، جھوٹے مقدمات اور سماجی تنازعات کیخلاف متفقہ قرارداد منظور کی گئی

نوح میوات (رپورٹ محمد صابر قاسمی) بڑی میوات کے مشہور گاؤں اٹاوڑ میں میں چھرکلوت پال اور ایم ایل اے محمد خاں میو کی میزبانی اور جمعیت علماء متحدہ پنجاب کے سابق صدر اور موجودہ ریاستی جنرل سیکرٹری مولانا یحییٰ کریمی کی صدارت میں سماجی برائیوں کیخلاف دوسری اصلاح معاشرہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں میوات کے نصف درجن اضلاع سے 12-52 پالوں کی چودھر، سیاسی وسماجی، مذہبی شخصیات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی اور شرکاء نے کھل کر سماجی برائیوں کے نقصانات پر کھل اظہار کیا اور سماجی صورتحال کو تبدیل کرنے کی خاطر ٹھوس فیصلے لیتے ہوئے متفقہ قراردادیں منظور کیں۔ مہا پنچائیت نے شادیوں میں بڑھتے ہوئے اسراف اور نمائش پر پابندی لگانے کا بڑا فیصلہ کیا۔ شادیوں میں مہمانوں کی تعداد کم کرنے، ڈی جے ڈانس، نوٹوں کی مالا اور بے جا اخراجات کو کم کرکے شادیوں کو سادگی سے کرنے پر زور دیا۔ رشتہ طے کرتے وقت بچیوں کے دیکھنے، سیاستدانوں کی شادی کی تقریبات میں شرکت پر پابندی اور بیٹیوں کو ان کے وراثتی حقوق دینے کو یقینی بنانے، جھوٹے مقدمات اور سماجی تنازعات کو ختم کرنے پر زور دیا گیا۔ اس کے علاوہ منشیات کے استعمال، سائبر کرائم کیخلاف مہم شروع کرنے، منشیات کے معاملے میں پولیس وانتظامیہ کا احتساب کرنے اور تعلیم کے گرتے معیار کو بہتر بنانے کیلئے سکول وکالجز کی سطح پر آگاہی مہم چلانے کا بھی فیصلہ کرتے ہوئے محلّہ کی سطح پر نگرانی کا نظام قائم کرنے پر زور دیا گیا۔ مہا پنچائیت کی تجاویز پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے رمضان لمبارک کے بعد فیروز پور جھرکہ میں بڑی پنچائیت کرنے کا اعلان کیا گیا جس میں فیصلوں کی روشنی میں کارگزاری بھی پیش کی جائے گی۔ کانفرنس نظامت کے فرائض مفتی منصور احمد اور مولانا ناصر زکریا اٹاوڑی نے انجام دیئے اور اختتامی دعا جمعیۃ علماء متحدہ پنجاب ہریانہ کے صدر مولانا حکیم الدین اٹاوڑی نے کرائی۔

حاجی جمعہ خاں مارکیٹ گجومتہ لاہور میں پاکستان صدائے میوفورم کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر عبدالستار جمعہ میو کی طرف سے دی گئی گرینڈ دعوت افطار میں علاقہ کی معروف سیاسی وسماجی شخصیات اور پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی اور ضلع لاہور کے رہنماؤں سمیت ہزاروں افراد شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)

صدائے کے رہنما عبدالستار میو کی طرف سے گرینڈ افطار

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر عبدالستار جمعہ میو کی طرف سے حاجی جمعہ خاں مارکیٹ گجومتہ میں گرینڈ دعوت افطار کا اہتمام کیا گیا جس میں علاقہ کی معروف سیاسی وسماجی شخصیات اور پاکستان صدائے میوفورم کے رہنماؤں سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

ایس ایچ او ارم حنیف کے والد ماسٹر حنیف میو وفات پا گئے

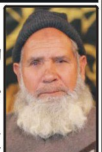

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) ایس ایچ او ارم حنیف کے والد سینئر ہیڈ ماسٹر محمد حنیف میو طویل علالت کے بعد شجاع آباد کی نواحی بستی چاہ کمہاروالا میں وفات پا گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

عامر اسرار، میو یوتھ فورم اسلام آباد کے صدر عمران مقبول جنرل سیکرٹری بن گئے

انجینئر فضل ہارون نائب صدر، زرغام شاہین انفارمیشن سیکرٹری، پروفیسر عامر ایجوکیشن سیکرٹری، عمران قمر فنانس سیکرٹری ہونگے

غضنفر علی سیکرٹری کلچر، شاہد حنیف ویلفیئر، نوید رمضان سپورٹس اور محمد رمضان رابطہ سیکرٹری جبکہ پانچ ایڈوائزر بنائے گئے ہیں

اسلام آباد (رپورٹ / تصور علی میو) گزشتہ دنوں اسلام آباد میو نوجوانوں کی تنظیم میو یوتھ ویلفیئر فورم کے نئے عہدداران کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ جس کے مطابق ڈاکٹر عامر اسرار میو صدر، انجینئر فضل ہارون نائب صدر، عمران مقبول میو جنرل سیکرٹری، زرغام شاہین انفارمیشن سیکرٹری، عمران قمر میو فنانس سیکرٹری، پروفیسر عامر میو ایجوکیشن سیکرٹری، غضنفر علی میو کلچر سیکرٹری، شاہد حنیف میو سیکرٹری ویلفیئر، محمد رمضان میو رابطہ سیکرٹری، نوید رمضان سیکرٹری اسپورٹس جبکہ عرفان قمر میو حسن رضا میو، نعمان مقبول میو، محمد شبیر میو اور عامر بشیر میو کو میو یوتھ ویلفیئر فورم کا ایڈوائزر بنایا گیا۔ اس موقع پر نومنتخب صدر ڈاکٹر عامر اسرار میو نے کہا کہ ہماری تنظیم میو نوجوانوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے موثر کردار ادا کر رہی ہے اور اپنے کام کو مزید مستحکم اور موثر بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فورم کا بنیادی مقصد نوجوانوں کی مالی، تعلیمی اور سماجی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

ڈاکٹر عامر اسرار میو (صدر) | انجینئر ہارون فضل (نائب صدر) | عمران مقبول میو (جنرل سیکرٹری) | ذرغام شاہین میو (سیکرٹری انفامیشن) | غضنفر علی میو (سیکرٹری کلچر) | پروفیسر عامر میو (سیکرٹری ایجوکیشن) | عمران قمر میو (سیکرٹری فنانس)

شاہد حنیف میو (سیکرٹری ویلفیئر) | نوید رمضان میو (سیکرٹری سپورٹس) | محمد رمضان میو (رابطہ سیکرٹری) | عرفان قمر میو (ایڈوائزر) | نعمان مقبول میو (ایڈوائزر) | حسن رضا میو (ایڈوائزر) | محمد شبیر میو (ایڈوائزر) | عامر بشیر میو (ایڈوائزر)

میو یوتھ ویلفیئر فورم اسلام آباد کے زیر اہتمام اسلام آباد کیریئر کالج میں ہونے والی شام تکریم (افطار) کے موقع پر راؤ غلام میو، حاجی اسحاق میو، میو یوتھ ویلفیئر فورم کے ذمہ داران اور دیگر شرکاء کا گروپ فوٹو

صوئے آصل سرائچ روڈ لاہور میں جامعہ باب العلم کی تکمیل حفظ قرآن کی شاندار اور پروقار تقریب

الخیر ہوم سے متصل صوئے آصل سرائچ روڈ لاہور میں واقع مشہور ادارہ جامعہ باب العلم کے 22 طلباء کی تکمیل حفظ قرآن کی پروقار تقریب کے موقع پر حفاظ کرام کا گروپ فوٹو جبکہ تقریب معروف علمائے دین سمیت اور پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ حافظ محمد احمد بن مولانا نثار نے پانچ ماہ ایک دن، حافظ علی معاویہ بن محمد شفیق میو نے پانچ ماہ پندرہ دن اور حافظ عمیر بن حاکم علی نے پانچ ماہ سترہ دن میں قرآن مجید حفظ کیا یہ تینوں بچے میو برادری سے ہیں

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
مارچ 2026
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام رحمت پارک لاہور میں ہونیوالی 47 بچیوں کی اجتماعی شادی کی تقریب سے وزیراعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی، وفاقی وزیر رانا مبشر اقبال، ایم پی اے محترمہ تاشفین صفدر شاہد، راؤ شہاب الدین، بریگیڈیئر (ر) ظفر لیسین بابر میو، بریگیڈئر عبدالغفور، کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری عبدالوحید میو، چوہدری شاہد میو، چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، چوہدری سرور شاہین، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری ناصر محمود میو، چوہدری اسماعیل خاں، محمد قاسم میو، اسد اللہ ارشد میو، چوہدری شہاب الدین، ڈاکٹر کاشف مسیح، ریاض نور میو اور افتخار احمد منتھی خطاب کر رہے ہیں

صدائے میو کی جہدِ مسلسل قابل تعریف ہے — شبیر عثمانی

خدمت بلا تفریق عظیم کام ہے — رانا مبشر اقبال، محترمہ تاشفین

اجتماعی شادی سے اختلاف رہا لیکن یہاں آکر میری سوچ بدل گئی، بریگیڈیئر ظفر لیسین بابر میو، صدائے میو کی ٹیم کا جذبہ قابل قدر ہے، بریگیڈیئر عبدالغفور، حکومتی سرپرستی کے بغیر شادیاں بڑا کام ہے، کرنل محمد علی میو

مشکل حالات میں کسی غریب کا سہارا بننا قابل تحسین ہے، راؤ شہاب الدین، میو قوم سے زیادہ پاکستان کی قدر کوئی نہیں کرسکتا، چوہدری شاہد، سب کو مل جل کر کام کرنا چاہئے، چوہدری عبدالوحید اور دیگر کا خطاب

لاہور (نمائندہ صدائے میو) غریب بچیوں کی شادیوں کے معاملے میں مخیّر حضرات کا تعاون اور صدائے میو کی ٹیم کا جذبہ قابل قدر ہے ان خیالات کا اظہار وزیر اعظم کے معاون خصوصی شبیر احمد عثمانی نے رحمت پارک میں پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام ہونیوالی 47 بچیوں کی اجتماعی شادی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی تنقید برداشت کرکے ہر میدان میں جہد مسلسل پر صدائے میو کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ وفاقی وزیر رانا مبشر اقبال نے کہا کہ صدائے میو کی ٹیم بغیر کسی تفریق کے اجتماعی طور پر جو کارنامہ سرانجام دے رہی ہے اسے دیکھ کر خوشی ہورہی ہے۔ اپنے لئے تو سبھی سوچتے ہیں لیکن اللہ کی رضا کیلئے دوسروں کیلئے سوچنا بہت بڑی بات ہے۔ ممبر پنجاب اسمبلی محترمہ تاشفین صفدر شاہد نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ صدائے میو کی ٹیم مجھے ہر پروگرام میں یاد رکھتی ہے میں سمجھتی ہوں بیٹے بیٹا اولاد نرینہ ہے تو بیٹیاں اولاد نگینہ ہوتی ہیں۔ سرکاری سرپرستی کے بغیر اتنا بڑا کام کرنے پر صدائے میو فورم کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین نے کہا کہ آج کے دور میں ایک بچی کی شادی کرنا بھی مشکل ہے اور صدائے میو کی ٹیم نے 47 بچیوں کی شادی کرکے میو قوم کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔ مسلم لیگ ق کے ترجمان چوہدری شاہد میو نے کہا کہ اپنی برادری کے اجتماع میں آکر بہت اچھا لگ رہا ہے الحمد اللہ ہماری قوم باصلاحیت اور خدا ترس ہے۔ پاکستان کی قدر میو قوم سے زیادہ کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ اس وطن عزیز کی بنیادوں میں سب سے زیادہ خون اور قربانیاں ہمارے اجداد کی شامل ہیں، بریگیڈیئر (ر) ظفر لیسین بابر میو نے کہا کہ پہلے مجھے اجتماعی شادیوں کے پروگرام سے اختلاف تھا لیکن یہاں آکر جو دیکھا تو میری سوچ بدل گئی ہے۔ صدائے میو کی ٹیم کا ہر کام بھی قابل قدر ہے۔ بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور نے کہا کہ آج جو بچے مقدس رشتے سے وابستہ ہورہے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے گھروں کو محبت کا گہوارہ بنائیں اور خوش گوار زندگی کیلئے ایک دوسرے کی باتوں کو برداشت کرنا ضروری ہے۔ میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے کہا کہ اجتماعی شادیوں کے پروگرام کسی بھی پلیٹ فارم سے اُسے غلط نہیں کہا جاسکتا لیکن پھر بھی ہر جگہ اصلاح اور بہتری کی ضرورت ہوتی ہے۔ سابق ناظم چوہدری عبدالوحید میو نے کہا کہ بھائیوں میں بیر بھی ہو تو چلنا ایک ساتھ ہی پڑتا ہے اس لئے ہمیں ایک دوسرے سے دور نہیں ہونا چاہئے۔ مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو نے کہا کہ صدائے میو ایک برینڈ بن چکا ہے صدائے میو فورم کی ٹیم نے ثابت کیا کہ ہمارا ہر قدم، ہماری سوچ اور نظریہ اتنا مضبوط ہے کہ اس پر چلنا ہر کسی کیلئے ضروری ہوگیا ہے ڈاکٹر کاشف مسیح نے کہا کہ صدائے میو کی ٹیم نہ صرف اپنی قوم بلکہ غیر قوم اور غیر مذہب کو ساتھ کر منفرد مثال قائم کررہی ہے۔ تقریب سے میواتی دنیا کے سیکرٹری اسد اللہ ارشد، ریٹائر اسٹیشن ماسٹر محمد قاسم میو، ڈائریکٹر واپڈا چوہدری شہاب الدین، کاہنہ پریس کلب کے صدر افتخار منتھی، صدائے میو کے مرکزی سیکرٹری چوہدری سرور شاہین، جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل نے بھی خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر سرفراز احمد میو نے انجام دیئے۔

رحمت پارک لاہور میں ہونیوالی اجتماعی شادی کی تقریب میں پہنچنے پر وزیراعظم کے معاون خصوصی شبیر احمد عثمانی، وفاقی وزیر رانا مبشر اقبال، ممبر پنجاب اسمبلی محترمہ تاشفین صفدر شاہد سابق ناظم چوہدری عبدالوحید میو، مسلم لیگ ق کے ترجمان چوہدری شاہد میو، ڈی ایچ اے لاہور کے سابق چیئرمین بریگیڈیئر (ر) ظفر لیسین بابر میو اور بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور خاں

47 بچیوں کی شادی پر 62 لاکھ 51 ہزار روپے کے اخراجات

ایک ایک پیسہ امانت سمجھ کر خرچ کیا جاتا ہے، زبانی حساب کی بجائے تحریری ریکارڈ رکھا جاتا ہے، صدر چوہدری نعیم حنیف میو

لاہور (نمائندہ صدائے میو) اجتماعی شادی کیلئے جمع ہونیوالے فنڈ کا ایک ایک پیسہ امانت سمجھ کر خرچ کیا جاتا ہے اور اخراجات کے معاملے میں زبانی باتیں کرنے کی بجائے ایک ایک چیز کا تحریری ریکارڈ رکھتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس بار 47 بچیوں کی شادی پر 62 لاکھ 51 ہزار 765 روپے کے اخراجات ہوئے یعنی ایک بچی کی شادی پر ایک لاکھ 33 ہزار 16 روپے خرچ کئے گئے لیکن اخراجات کنٹرول کرنے کیلئے پہلے سے زیادہ بھاگ دوڑ اور محنت کرنی پڑی۔ مخیّر حضرات نے ہماری ٹیم پر اعتماد کرتے ہوئے نہ صرف بھرپور تعاون کیا بلکہ خوش آئند بات یہ بھی رہی کہ 17 لاکھ سے زائد کا تعاون کرنے والے نئے لوگ تھے۔

معروف کالم نگار سید عارف نوناری، لاڑکانہ سے ریٹائر اسٹیشن ماسٹر محمد قاسم میو، عاصم قاسم، تجزیہ نگار حکیم یونس شاہد، فکر اتحاد علماء میوات کے رہنما عرفان انجم اور بدوکی کے حاجی محمد امین میو اجتماعی شادی میں شرکت کیلئے آتے ہوئے

لاہور سے کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری شہاب الدین، شجاع آباد سے چوہدری ناصر محمود میو، نارووال سے چوہدری اسماعیل خاں، چوہدری صابر حسین اور ہیڈ ماسٹر یوسف خاں میو اجتماعی شادی کی تقریب میں پہنچنے پر

اجتماعی شادی میں پہلی بار پانچ اضلاع کی بچیاں شامل کی گئیں

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام بارہ سال سے ہونیوالی اجتماعی شادیوں میں پہلی بار پانچ اضلاع کی بچیوں کو شامل کیا گیا۔ اس بار لاہور اور قصور کے علاوہ نارووال، اکاڑہ، وہاڑی اور بہاولنگر کی بھی ایک ایک بچی شامل تھی اور دوسری مرتبہ دو بچیاں مسیح برادری سے بھی تھیں اس سے پہلے صرف ایک دو بار ہی لاہور، قصور کے علاوہ نارووال اور سیالکوٹ کی بچیوں کے نام شامل کئے گئے تھے اور پہلی بار ہی تین بچیوں کے علاوہ باقی کی تمام بچیوں کے نکاح پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم کی نگرانی میں پہلے ہی ان کے گھروں میں کرادیئے گئے تھے۔

نماز جمعہ میں میلہ رام کی مساجد میں اجتماعی شادی کیلئے خصوصی دعائیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) 13 فروری کو میلہ رام لاہور کی مساجد میں پہلی بار نماز جمعہ کے بعد اجتماعی شادی کی کامیابی، تعاون کرنے والے مخیّر حضرات اور پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی رحمت پارک اور پراپرٹی ٹیم نے انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ واضح رہے کہ گذشتہ سال کی طرح اس بار بھی براتیوں اور مہمانوں کی تعداد میں انتظام سے تین چار سو افراد زیادہ شامل ہونے کے باوجود کھانا وافر مقدار میں دستیاب رہا۔ دلہنوں کے بیٹھنے کا انتظام مارکی سے الگ کیا گیا تھا جہاں مردوں کا داخلہ منع تھا۔

نامور میواتی سنگر ریاض نور میو رحمت پارک لاہور میں اجتماعی شادی کی تقریب میں مہمانوں اور صدائے میو فورم کی ٹیم کے ساتھ صدائے میو کے ترانے پر پرفارم کرتے ہوئے

پاکستان صدائے میو فورم کے زیراہتمام ہونیوالی
بلاتفریق 47 مستحق اور یتیم بچیوں کی

اجتماعی شادی

کیلئے جمع ہونیوالی ڈونیشن اور اخراجات کی تفصیل

(1) حاجی نعیم پاہٹ (2 ہزار افراد کا کھانا وانتظام) 900000/
(2) حاجی محمد اسلم (عمان والے) ٹھوکر لاہور 500000/
(3) وقاص حنیف میو (انصاف سٹی) پتوکی 500000/
(4) ہائی ٹیک کمپنی (لاہور) 47 سلائی مشین 470000/
(5) حاجی نیاز احمد شیراپوتا (حاجی نیاز پٹرولیم) مصطفےٰ آناد ... 200000/
(6) راؤ سرفراز علی (چیئرمین گرین کیپ) لاہور 110000/
(7) رانا مبشر اقبال (وفاقی وزیر) لاہور 100000/
(8) میاں اعجاز احمد (میاں واشنگ فیکٹری) لاہور 100000/
(9) شیراز تصدق (ڈی ایچ اے) لاہور 100000/
(10) چوہدری عابد وزیر (پڑھانہ چک) پتوکی 100000/
(11) چوہدری سرور شاہین (بابلیانہ) رائیونڈ 100000/
(12) چوہدری صابر حسین بلا میو (صابر اسٹیٹ) لاہور 100000/
(13) مرزا محمد آصف (بحریہ ٹاؤن) لاہور 100000/
(14) چوہدری طاہر اسلام (بدوکی) لاہور 100000/
(15) چوہدری شبیر خاں (سرائچ) لاہور 100000/
(16) ڈی ایچ اے لاہور (ملک صاحب) 100000/
(17) چوہدری عثمان اسلام (بدوکی) لاہور 100000/
(18) میاں خالد محمود (الخلیج آف کمپنیز) لاہور 100000/
(19) محترمہ ناصرہ میو (ڈی ایچ اے) لاہور 95000/
(20) پروین بہن (دلہنوں کے سوٹ) گجومتہ لاہور 94000/
(21) خرم بشارت (گلوبل اسٹیٹ) 46 استری 94000/
(22) چوہدری مشتاق شائق (قرآن پاک وجائے نماز) لاہور. 60000/
(23) حاجی شبیر احمد عثمانی (مشیر وزیراعظم) لاہور 50000/
(24) چوہدری امجد علی میو (سابق ایم پی اے) پتوکی 50000/
(25) راؤ شہاب الدین (ڈپٹی میئر) لاہور 50000/
(26) حاجی غلام نبی خاں میو (رہبر واٹر پمپس) گوجرانوالہ... 50000/
(27) نجم الحسن میو (ایم ڈی الٹرا کیمیکلز) لاہور 50000/
(28) حاجی محمود خاں پتھروڑیا (بدوکی) لاہور 50000/
(29) چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ (میو کالونی) لاہور... 50000/
(30) چوہدری اقبال سحر خاں (آرائیاں) رائیونڈ 50000/
(31) حافظ شہریار ظفر (الحافظ اسٹیٹ) کاہنہ 50000/
(32) حاجی محمد اسلم میو (رحمانپورہ) رائیونڈ 50000/
(33) راؤ محمد ادریس خاں (لاثانی ٹریڈرز) مانگا منڈی 50000/
(34) چوہدری سلیم خاں میو ایڈووکیٹ (جیابگا) رائیونڈ 50000/
(35) چوہدری مظہر اسلام (بدوکی) لاہور 50000/
(36) اصغر علی میو (نور پور کلاں) تحصیل ڈسکہ 50000/
(37) چوہدری نوید یوسف (بدوکی) لاہور 50000/
(38) طارق خلیل ڈھنگل ایڈووکیٹ (کاہنہ) 50000/
(39) چوہدری نذیر عامر تبسم (الفلاح پینٹ) جلکے 50000/
(40) مدثر اقبال میو (ملانوالہ) پتوکی 50000/
(41) سرفراز احمد بھٹی (ریالٹی اسٹیٹ) ڈریم ہاؤسنگ 50000/
(42) محمد وسیم بھٹی (الخیر ہوم) لاہور 50000/
(43) چوہدری شعیب اسلم (گجومتہ) لاہور 40000/
(44) چوہدری نبی احمد ایڈووکیٹ (سابق صدر کوٹرادھاکشن بار) 40000/
(45) چوہدری سعید اقبال (آرائیاں) رائیونڈ 35000/
(46) بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور (ڈی ایچ اے) لاہور 30000/
(47) چوہدری ظفر علی خاں (بالیکے) نارووال 30000/
(48) راؤ گلشن حسن (شہزادہ) لاہور 25000/
(49) پروفیسر سرفراز احمد (قمر ٹاؤن) کوٹرادھاکشن 25000/
(50) پروفیسر محبوب عالم (بحریہ آرچڑ) رائیونڈ 25000/
(51) محمد کبیر خاں میو (ظہور ٹاؤن) رائیونڈ 25000/
(52) ملک سرور سبحانی (آرائیاں) رائیونڈ 25000/
(53) حافظ محمد انور (کوٹ آسہ سنگھ) کوٹرادھاکشن 25000/
(54) عبدالستار جمعہ میو (گجومتہ) لاہور 25000/
(55) محمد شریف پاہٹ (شہزادہ) لاہور 25000/
(56) چوہدری زین خاں (شہزادہ) لاہور 25000/
(57) محترمہ تاشفین صفدر ایم پی اے (سلامی) 23000/
(58) چوہدری زین خاں (شہزادہ) برائے ملنی 23000/
(59) چیئرمین چوہدری رفیق (بھائی کوٹ) پتوکی 20000/
(60) خضر حیات میو (پی آئی اے سکیم) لاہور 20000/
(61) میاں خورشید احمد (ماڈل ٹاؤن) لاہور 20000/
(62) چوہدری سرور پاہٹ (سنٹرل پارک) لاہور 20000/
(63) کیپٹن آزر حسین (حویلی سپانوالی) لاہور 20000/

(64) ذیشان الٰہی ہی شمیرا (سنگت سنگھ) قصو 20000/
(65) چوہدری زبیر آس محمد (آرائیاں) رائیونڈ 20000/
(66) چوہدری شہاب الدین (ڈائریکٹر واپڈا) لاہور 15000/
(67) آس محمد منشی خاں (جنڈ والا) قصور 15000/
(68) ماسٹر عرفان میو (راول جھنگڑ) کوٹرادھاکشن 15000/
(69) چوہدری مقصود احمد میو (جیابگا) رائیونڈ 15000/
(70) صائم اسحاق (ہیڈ ماسٹر ایم سی سکول) کہروڑپکا 12000/
(71) مسز نثار احمد میو (لاہور) 11000/
(72) چیئرمین غیاث النبی (جاہمن) لاہور 10000/
(73) چوہدری نصیر احمد خاں (بحریہ ٹاؤن) لاہور 10000/
(74) چوہدری عبدالرشید میو (گجومتہ) لاہور 10000/
(75) حاجی امین خاں (بدوکی) لاہور 10000/
(76) محمد اسلم نواب (شہزادہ) لاہور 10000/
(77) محمد سرور خاں میو (شماس شہد مرکز) قصور 10000/
(78) حاجی عبدالوحید میو (یاسر آئل مل) رائیونڈ 10000/
(79) پروفیسر محمد اسلام (گورنمنٹ گریجویٹ کالج) 10000/
(80) چوہدری عبدالغنی (رامیانہ) قصور 10000/
(81) چوہدری آس محمد (امام اسٹیٹ) سنٹرل پارک 10000/
(82) محمد اکرم میواتی (ایڈیٹر صدائے میو) لاہور 10000/
(83) فرحان بادشاہ (اٹاری سروبہ) لاہور 10000/
(84) محمد وسیم انور (حویلی سپانوالی کاہنہ) لاہور 10000/
(85) بلو میو (حویلی سردار خاں سید پور) قصور 10000/

(86) فیصل انور ایڈووکیٹ (کوٹرادھاکشن) 10000/
(87) چوہدری ناصر محمود میو (جمیلہ سٹی) شجاع آباد 10000/
(88) حاجی چوہدری اکبر میو (صدر میو اتحاد) ملتان 10000/
(89) چوہدری شرف علی (چاہ حیات والا) شجاع آباد 10000/
(90) ڈاکٹر اقبال میو (العباس ماڈل سکول) کہروڑپکا 10000/
(91) حافظ عرفان حیدر (اقراء دارالاطفال) لاہور 10000/
(92) چوہدری خالد ظفر (کوٹ حاکم سنگھ) قصور 10000/
(93) ماسٹر محمد ابراہیم میو (مدینہ ٹاؤن) رائیونڈ 10000/
(94) محمد رمضان ارشد (بھمبھہ) کوٹرادھاکشن 10000/
(95) نمبردار محمد رمضان (آرائیاں) رائیونڈ 10000/
(96) چوہدری فرقان عمر (آرائیاں) رائیونڈ 10000/
(97) عبدالقیوم میو (آرائیاں) رائیونڈ 10000/
(98) چوہدری اختر علی (جیابگا) رائیونڈ 10000/
(99) چوہدری محمد صفدر سردار (جیابگا) رائیونڈ 10000/
(100) شمس القمر میو (نمکو فیکٹری) گجومتہ لاہور 10000/
(101) حاجی اصغر علی میو (بدوکی) لاہور 10000/
(102) سیٹھ محمد اکرم میو (بدوکی) لاہور 10000/
(103) چوہدری سلیم بھٹی (جلکے) لاہور 10000/
(104) چوہدری بابر ایڈووکیٹ (جلکے) لاہور 10000/
(105) حافظ سلمان طارق (رحمت پارک) لاہور 10000/
(106) چوہدری اختر علی میو (جلکے) لاہور 10000/
(107) محمد شکیل نور (بابلیانہ اوتاڑ) رائیونڈ 10000/

جمع ہونیوالی ٹوٹل ڈونیشن 63 لاکھ 74 ہزار روپے

یاد رہے: اجتماعی شادی کی تقریب تک 67 لاکھ 80 ہزار 500 روپے لکھوائے گئے تھے
جن میں 63 لاکھ 74 ہزار روپے ہی جمع ہوئے
پاکستان صدائے میو فورم کے پاس تمام اجتماعی شادیوں کے فنڈ کا مکمل ریکارڈ موجود ہے

47 بچیوں کی اجتماعی شادی کے اخراجات کی مکمل تفصیل

(1) واشنگ مشین 517000/	(8) کچن کے تمام برتن 453550/	(13) بیڈشیٹ 63150/
(2) پیٹی سیٹ بمع فریم 940000/	(9) واٹر کولر، ہاٹ پاٹ 117500/	(14) استری 94000/
(3) سلائی مشینیں 470000/	(7) واٹر سیٹ ومصالحہ بکس 40326/	(15) ہدیہ قرآن وجائے نماز.. 60000/
(4) ڈبل بیڈ 611000/	(9) ڈبل کمبل 169200/	(16) کھیس/دری 53439/
(5) میٹرس 329000/	(10) رضائیاں گدے 130000/	(17) باراتوں کا کھانا وانتظام 900000/
(6) پیڈسٹل فین 310200/	(11) ڈنر سیٹ 188000/	(19) سلامی اور ملنی 46000/
(7) سیف الماری 517000/	(12) دلہا دلہن کے سوٹ ... 157000/	(20) مکمل سامان کا کرایہ 85400/

ٹوٹل خرچہ: 62 لاکھ 51 ہزار 765 روپے

نوٹ

فنڈ کیلئے کئی کئی بار لاہور، گوجرانوالہ، پتوکی، کوٹرادھاکشن اور رائیونڈ آنے جانے کیلئے اپنی اپنی گاڑی میں پٹرول چوہدری نعیم حنیف، چوہدری سرور شاہین، چوہدری صابر حسین بلا اور سعید اقبال میو اور دیگر نے اپنی جیب سے ڈلوایا جبکہ پرنٹنگ و دیگر اخراجات تنظیم کے فنڈ سے کئے گئے۔

شادی کیلئے جمع ہونیوالی ڈونیشن کا ایک ایک پیسہ صرف شادی کے معاملات پر ہی خرچ کئے گئے

اگر انجانے میں کسی ڈونر کا نام لسٹ میں موجود نہیں تو برائے مہربانی 0333-4426402 پر کال کرکے ضرور بتائیں

(108) کامران رشید (کماہاں) لاہور 10000/
(109) مسز شبیر احمد میو (ہیر) لاہور کینٹ 7000/
(110) محترمہ رقیہ میو (گوجرانوالہ) 5000/
(111) ہیڈ ماسٹر محمد عالم میو (حویلی کرباٹھ) لاہور 5000/
(112) عمران نذیر (تہذیب السلام سکول) لاہور 5000/
(113) عامر اسرار میو (صدر میو یوتھ فورم) اسلام آباد 5000/
(114) حاجی محمد رزاق کارولیا (18 چک) ننکانہ 5000/
(115) نمبردار محمد علی میو (ہندال) کوٹرادھاکشن 5000/
(116) چوہدری احسان احمد (جیابگا) رائیونڈ 5000/
(117) چوہدری آس محمد جاگیرا (جیابگا) رائیونڈ 5000/
(118) رانا رفاقت علی (کوپراں کلاں) سیالکوٹ 5000/
(119) پروفیسر محمد فہد (تھے روسہ) قصور 5000/
(120) مسز شگفتہ سرفراز (کوٹرادھاکشن) 5000/
(121) سٹوڈنٹس کونسیپٹس انسٹیٹیوٹ (حویلی سوہن سنگھ 5000/
(122) اکمل جاوید (آرائیاں) رائیونڈ 5000/
(123) ڈاکٹر محمود الحسن میو (قصور) 5000/
(124) ناصر محمود میو (ماسٹر آٹوز) رائیونڈ 5000/
(125) محمد ارقم سرور (شماس شہد مرکز) قصور 5000/
(126) عتیق الرحمٰن میو (مدکے) کوٹرادھاکشن 5000/
(127) نوید نذیر (صفّہ پبلک سکول) رتی پنڈی 5000/
(128) آصف سبحان میو (حویلی چیتو والی) لاہور 5000/
(129) محمد قاسم شیر پاہٹ (میلہ رام) لاہور 5000/
(130) محمد ہاشم (گلبرگ ٹاؤن) رائیونڈ 5000/
(131) سیٹھ عمر دین (نولکھا میرج ہال) رائیونڈ 5000/
(132) محمد شفیق میو (مصطفےٰ آباد) قصور 5000/
(133) نام ظاہر نہیں کیا (چونگی امرسدھو) لاہور 5000/
(134) محمد قاسم میو (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) لاڑکانہ 5000/
(135) عتیق الرحمٰن یونس (گریلو) لاڑکانہ 5000/
(136) رضیہ سلطانہ میو ایڈووکیٹ (DDPP) لاڑکانہ 5000/
(137) جاوید اسحاق میو (جاوید کلاتھ ہاؤس) گیریلو 5000/
(138) قطب الدین میو (باقرانی) لاڑکانہ 5000/
(139) عبدالمجید لیلے خاں (اولکھ اوتاڑ) کوٹرادھاکشن 4000/
(140) ریحان احمد میو (حمزہ ٹاؤن) لاہور 3000/
(141) شبیر احمد میو (لبیک بک سنٹر ہیر) لاہور 3000/
(142) ابوسفیان خاں (مانگا منڈی) لاہور 3000/
(143) محمد اقبال قاسم میو (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(154) آصف اقبال قاسم میو (ریسنٹ پینٹ) لاڑکانہ 2000/
(145) محمد کاشف قاسم میو (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(146) محمد عاصم قاسم میو (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(147) شکیل بشیر باگھوڑیا (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(148) عبدالوحید زبر خاں (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(149) ہیڈ ماسٹر عبدالقادر میو (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(150) عبدالرحمٰن میو دودھ والا (گیریلو) لاڑکانہ 2000/
(151) محمد اسلم میو (پی آئی اے) نارتھ کراچی 2000/
(152) ایڈووکیٹ عامر ہارون (نارتھ کراچی) 2000/
(153) مسز سرور خاں میو (حاجی پارک) قصور 2000/
(154) عبدالوحید میو (63 ایم بی) خوشاب 2000/
(155) فیصل بادشاہ (اٹاری سروبہ) لاہور 2000/
(156) محمد رضوان میو (طاہر ماڈل سکول) رتی پنڈی 2000/
(157) محمد جمیل ڈھنگل (راول جھنگڑ) کوٹرادھاکشن 2000/
(158) راجہ آس محمد (راول جھنگڑ) کوٹرادھاکشن 2000/
(159) اسلام الدین میو (راول جھنگڑ) کوٹرادھاکشن 2000/
(160) اجمل جاوید (آرائیاں) رائیونڈ 2000/
(161) عزیز الرحمٰن (نمائندہ صدائے میو) شجاع آباد 2000/
(162) افتخار احمد نتھی (چیف ایڈیٹر نتھی نیوز) لاہور 1000/
(163) علی محمد میو (گرین کیپ) لاہور 1000/
(164) حکیم محمد یونس شاہد (کاہنہ) لاہور 1000/
(165) ہیڈ ماسٹر عبدالعزیز (دیدڑ) قمبر شہدادکوٹ 1000/
(166) ماسٹر ناصر محمود میو (گیریلو) لاڑکانہ 1000/
(167) ماسٹر ذوالفقار علی میو (گیریلو) لاڑکانہ 1000/
(168) ماسٹر عبدالقیوم زبر خاں (گیریلو) لاڑکانہ 1000/
(169) ماسٹر ساجد علی میو (گیریلو) لاڑکانہ 1000/
(170) محمد رمضان میو ٹیلر (گیریلو) لاڑکانہ 1000/

صدائے میوفورم لاہور کے دفتر مین فیروز پور روڈ لاہور میں ہونے والے پاکستان صدائے میوفورم کے اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، چوہدری صابر حسین بلا، چوہدری اقبال سحر خاں، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، پروفیسر محبوب عالم، محمد سرور خاں میو، ماسٹر محمد عرفان میو، چوہدری سعید اقبال، کیپٹن آزر حسین، چوہدری خالد محمود انجم، محمد اسلم نواب، حافظ محمد ریحان میو، ابوسفیان خاں، نمبردار ممتاز میو، سرفراز احمد میو، چوہدری آس محمد میو اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)

میو تنظیمات کونسل کے زیر اہتمام پہلا میواتی کتب و ادبی میلہ 18 اپریل کو لاہور میں ہوگا

میواتی مشاعرہ بھی ہوگا

پروگرام کا اعلان صدائے میو کی ٹیم نے کیا تھا لیکن اب یہ ادبی تنظیم میواتی دنیا اور پاکستان صدائے میوفورم کے اشتراک سے کیا جائیگا اور اس موقع پر میو تنظیمات کونسل کا مشاورتی اجلاس بھی ہوگا

میو تاریخ و ثقافت کو نئی نسل تک پہنچانے کیلئے میواتی کتب سے آگاہی ضروری تھی، اس موقع پر میو ادیبوں کو ایوارڈ بھی دیئے جائیں گے، کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، اسداللہ ارشد میو

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو قوم کی تاریخ اور ثقافت وکلچر سے آگاہی اور ادبی شخصیات کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں میو تنظیمات کونسل کے زیر اہتمام پہلا میواتی وادبی کتب میلہ 18 اپریل کو لاہور میں ہوگا۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان صدائے میوفورم کی طرف سے 28 مارچ کو میواتی کتب وادبی میلہ منعقد کرنیکا اعلان کیا گیا تھا لیکن اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر پروگرام کو اجتماعی شکل دینا ضروری اس لئے مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اب یہ پروگرام میو تنظیمات کونسل کے زیر اہتمام ادبی تنظیم میواتی دنیا اور پاکستان صدائے میوفورم کے اشتراک سے کیا جائے گا پہلا میواتی کتب وادبی میلہ فیروز پور روڈ پر کیا جائیگا لیکن جس مقام پر ہوگا اس بارے میں مشاورت کی جارہی ہے امید ہے عید سے قبل جگہ کا فیصلہ کرلیا جائیگا۔ میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو سیکرٹری کونسل ومرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ اور میواتی دنیا کے سیکرٹری سردار اسداللہ ارشد میو نے صدائے میو سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری نئی نسل اپنی تاریخ اور ثقافت وکلچر کی اہمیت سے ناآشناء ہے حالانکہ اس حوالے سے بہت ساری کتب بھی شائع ہوکر مارکیٹ میں آچکی ہیں مگر اکثر لوگوں کو اس بارے میں جان کاری نہیں اگر میواتی کتب کی نمائش کا سلسلہ پہلے شروع کردیا جاتا تو یقیناً نئی نسل کافی حد تک اپنی تاریخ اور روایات سے آگاہ ہوچکی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ 18 مارچ کو قوم کے قابل فخر ادیبوں و مصنفین کو ادبی ایوارڈ بھی دیئے جائیں گے اور تنظیمات کے آپسی معاملات وکارکردگی پر غور وخوض اور ہر سال ملک بھر میں میواتی کلچر ڈے منانے کے سلسلے میں میو تنظیمات کونسل کا مشاورتی اجلاس بھی ہوگا جس میں شرکت کیلئے تمام تنظیمات کو ایجنڈے کے ساتھ دعوت دی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ میواتی کتب وادبی میلہ ہر سال ہوا کرے گا۔ یہ سلسلہ لاہور تک ہی محدود رکھنا ہے یا ہر سال نئے ضلع میں کیا جائیگا گا اس بارے میں بھی میو تنظیمات کونسل کے اجلاس میں مشاورت سے فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے اپنی قوم کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے گزارش کی ہے وہ میواتی کتب میلہ میں ضرور شرکت کریں میلہ میں تاریخی وادبی کتب مناسب قیمت میں دستیاب ہونگی۔

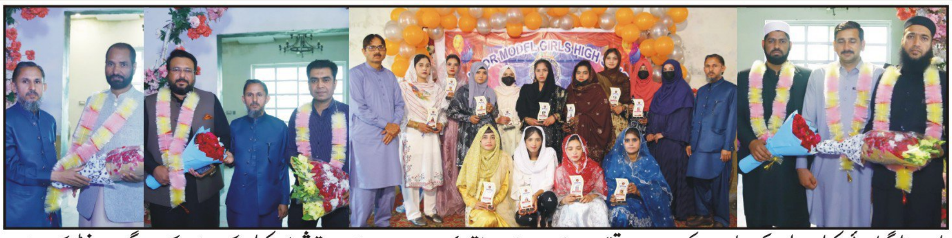

النور ماڈل گرلز ہائی سکول حویلیاں کرباٹھ لاہور کی 23 سالانہ تقریب انعامات میں سابق ایم این اے چوہدری طارق شبیر کا سکول کے سٹاف کے ہمراہ گروپ فوٹو جبکہ مہمانان گرامی چوہدری سلیم نور میو، چوہدری کامران یوسف نمبردار، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق اور دیگر کا انتظامیہ کی طرف سے خیر مقدم کیا جارہا ہے

طلباء والدین اور اساتذہ کا احسان نہیں چکا سکتے

چوہدری طارق شبیر

حوصلہ افزائی سے ہی طلباء آگے بڑھ سکتے ہیں، تعلیم کا فروغ ہی ہمارا مشن ہے، النور ماڈل سکول کی تقریب سے سر عالم کا خطاب

لاہور (نمائندہ صدائے میو) طلباء چاہیں بھی تو پوری زندگی اپنے والدین اور اساتذہ کا احسان نہیں چکا سکتے اپنے محسنوں کی قدر کرنے والے ہی کامیابی کی منازل طے کرسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سابق ایم این اے چوہدری طارق شبیر میو نے ہجویری ہال حویلی کرباٹھ میں النور ماڈل گرلز ہائی سکول کی سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ بھی تعلیم کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں انکا کردار قابل تحسین ہے۔ سکول کے ڈائریکٹر سر محمد عالم اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا 23 سال سے کم وسائل کے حامل طلباء میں تعلیم کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں اور اس کے بہت اچھے اثرات سامنے آئے ہیں۔ تقریب میں معروف سیاسی وسماجی اور تعلیمی شخصیات چوہدری سلیم نور، محمد اطہر، عثمان منیر، نمبردار کامران یوسف، عمران نذیر، انعام الحق چدھڑ، لیاقت جلالی، ظہیر احمد اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق نے بھی شرکت کی اور پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات میں انعامات تقسیم کیئے۔

سابق چیئرمین چوہدری ناصر کی ساس پتوکی میں وفات پاگئیں

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) حاجی صمد خاں میو مرحوم کی اہلیہ اور سابق چیئرمین چوہدری ناصر محمود میو کی ساس ناروکی ماجھہ پتوکی میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں، جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

سالانہ شہدائے یوم بدر کانفرنس 7 مارچ کو قصور میں ہوئی

قصور (نمائندہ صدائے میو) شاش شہد مرکز کے زیر اہتمام پاکستان صدائے میوفورم قصور کے صدر محمد سرور خاں میو کی نگرانی میں 21 ویں سالانہ شہدائے بدر کانفرنس 7 مارچ کو بعد نماز عصر شاش شہد مرکز رائیونڈ روڈ قصور میں ہوگی۔

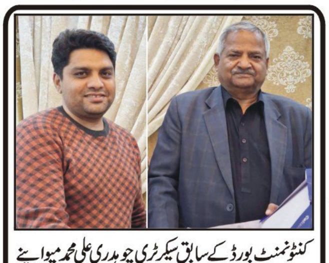

کنٹونمنٹ بورڈ کے سابق سیکرٹری چوہدری علی محمد میو اپنے داماد ڈاکٹر جہانگیر ارشد کو ترقی کی مبارکباد دیتے ہوئے

چوہدری علی محمد میو کے داماد ڈاکٹر جہانگیر کی کامسیٹس یونیورسٹی میں بطور پروفیسر BPS-20 ترقی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) کنٹونمنٹ بورڈ کے سابق سیکرٹری چوہدری علی محمد میو کے داماد ڈاکٹر جہانگیر ارشد میو کی شعبہ کمپیوٹر انجینئرنگ کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد کے لاہور کیمپس میں بطور ٹینیورڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر BPS-20 میں ترقی ہوگئی۔ ڈاکٹر جہانگیر 70 سے زائد انٹرنیشنل تحقیقی مقالہ جات 1600 سے زائد سائیٹیشنز اور مختلف ریسرچ پراجیکٹس کے ساتھ مختلف جامعات کے ساتھ تحقیقی تعاون بھی کررہے ہیں جبکہ ڈاکٹر جہانگیر یونیورسٹی کی اساتذہ ایسوسی ایشن لاہور کیمپس کے صدر اور تمام کیمپس کے انفارمیشن سیکرٹری بھی ہیں جو کہ میو قوم کیلئے فخر کی بات ہے۔

انٹرنیشنل میراتھن میں عبید اختر میو نے گولڈ میڈل جیت لیا

21 کلومیٹر کا فاصلہ دو گھنٹے تین منٹ میں طے کرکے کم عمر ترین اتھلیٹ کا اعزاز حاصل کیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ دنوں بحریہ ٹاؤن لاہور میں ہونیوالی دوسری سالانہ انٹرنیشنل میراتھن میں صدائے میو کے ممبر اختر علی غازی کارولیا کے صاجزادے عبید اختر میو نے 21 کلومیٹر کا فاصلہ دو گھنٹے تین منٹ سینتالیس سیکنڈ میں طے کرکے کم عمر ترین اتھلیٹ ہونے کے اعزاز کے ساتھ گولڈ میڈل جیت لیا واضح رہے کہ اس سے قبل عبید اختر نے نیشنل اولمپنگ میراتھن میں 10 کلومیٹر کا فاصلہ 49 منٹ اور 7 سیکنڈ میں طے کرکے ٹاپ 15 میں سے 13 ویں پوزیشن حاصل کی تھی۔

سیالکوٹ میں ڈکیتی کی مزاحمت پر نوجوان عمیر اعجاز میو قتل

عمیر اعجاز اے ٹی ایم سے پیسے نکلوا کر نکلا تو نامعلوم ڈاکو نے رقم چھیننے کی کوشش کی

سیالکوٹ (نمائندہ صدائے میو) سیالکوٹ میں ڈکیتی کی مزاحمت پر میو نوجوان قتل۔ تفصیلات کے مطابق راؤ کے گاؤں کے نمبردار اعجاز میو کا جواں سال بیٹا عمیر اعجاز رات ایک بجے کے قریب سرکلر روڈ سیالکوٹ کے میزان بنک کے اے ٹی ایم سے پیسے نکلوا کر جیسے ہی نکلا تو ایک نامعلوم شخص نے اُس سے رقم چھیننے کی کوشش کی عمر اعجاز میو نے مزاحمت کی تو ڈاکو نے سیدھی پیٹ میں گولی مار کر زخمی کردیا اور موٹرسائیکل پر فرار ہوگیا عمیر اعجاز کو فوری ہسپتال لے جایا گیا جہاں پہنچ کر دم جاں بحق ہوگیا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

رحمت پارک مین فیروز پور روڈ لاہور میں 47 بچیوں کی بارھویں اجتماعی شادی کی شاندار کامیابی پر پاکستان صدائے میو فورم کے اجلاس میں شکرانے کی دعا کی جارہی ہے

ہجویری میرج ہال حویلی کرباٹھ لاہور میں النور ماڈل گرلز ہائی سکول کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات سے سابق ممبر قومی اسمبلی چوہدری طارق شبیر میو اور سر محمد عالم خطاب کررہے ہیں۔

جھلوری کے نواحی محمد صدیق گوٹھ میں پاکستان میواتحاد سندھ کے جنرل سیکرٹری محمد اصغر میو کے صاحبزادوں کی شادی کی تقریب میں ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں، میوفاؤنڈیشن کے سرپرست حاجی عثمان میو اور پاکستان میو اتحاد کے دیگر رہنما حاجی عبدالحکیم میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، محمد الیاس نکہ میو، حاجی عبدالعزیز میو، حاجی شوکت علی میو، شہاب الدین مالبیا، حاجی محمد حیات، عدنان خرم ایڈووکیٹ، عبدالعزیز نکو، عبدالستار میو، محمد جاوید اشرف، محمد حسن چاندو، قاری محبوب احمد، محمد عمر میو، سائیں عبدالرحمٰن، محمد افضل میو، خوشی محمد میو، سبحان خاں اور محمد عثمان میو شریک ہیں

پنجاب کی برادری کے لوگ تیزی سے میواتحاد کے پلیٹ فارم کی طرف آرہے ہیں

حاجی افضل خاں

کئی سال کے گیپ کی وجہ سے محنت تو زیادہ کرنی پڑے گی لیکن ہمیں یقین ہے کہ شہید اجمل خاں میو سے محبت کرنے والے تمام تنظیموں پر میواتحاد کو ترجیح دینگے، یونٹ سازی کے ساتھ ڈیٹا شماری بھی شروع کردی ہے

پنجاب کی برادری کو فعال کرنے میں میواتحاد سندھ کے ذمہ داران کا بہت بڑا کردار انشاء اللہ جلد ہی سندھ کے ذمہ داران کے بڑے وفد کے ساتھ پنجاب کا دورہ کیا جائیگا، میواتحاد ٹنڈو الہیار کے وفد سے بات چیت

کراچی (نمائندہ صدائے میو) پنجاب کے کامیاب دورے سے واپسی پر میواتحاد ٹنڈو الہیار کے وفد سے مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو کی قیادت میں کراچی میں چیئرمین حاجی افضل خاں میو سے ملاقات کی اور کامیاب دورے پر پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس موقع پر چیئرمین حاجی افضل خاں میو نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کئی سال کے گیپ کی وجہ سے پنجاب میں محنت تو زیادہ کرنی پڑے گی لیکن ہمیں یقین ہے کہ شہید اجمل خاں میو سے محبت کرنے والے لوگ برادری کی دیگر تنظیموں پر میواتحاد کو ترجیح دیں گے انہوں نے کہا کہ ہم یونٹ سازی کے ساتھ برادری کی ڈیٹا شماری بھی کررہے ہیں جس کے دوررس نتائج سامنے آئیں گے۔ میں سمجھتا ہوں پنجاب کی برادری کو فعال کرنے میں میواتحاد سندھ کے ذمہ داران کا بہت بڑا کردار ہے کیونکہ وہ ہمیشہ پنجاب کی برادری کے لوگوں سے رابطے میں رہے جس کی وجہ سے ہمیں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ ہم انشاء اللہ جلد ہی میواتحاد سندھ کے ذمہ داران کے بڑے وفد کے ساتھ پنجاب کا دورہ بھی کریں گے۔ پنجاب میں پہلی بار غریب بچیوں کی اجتماعی شادیوں کا پروگرام بہت اچھا رہا اسے مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ وفد کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارا برادری کی کسی تنظیم سے کوئی اختلاف نہیں ہمارے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ تمام لوگ جس نام سے بھی کام کررہے ہیں وہ سب شہید اجمل خاں میو کی وجہ سے ہے اگر وہ اپنی برادری کو متحد اور فعال نہ کرتے تو شاید آج کوئی بھی تنظیم نہ ہوتی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انشاء اللہ پنجاب میں جلد ہی بڑا جلسہ کرکے میواتحاد کی طاقت کو منوایا جائے گا تاکہ برادری کے لوگ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے میواتحاد کے پلیٹ فارم پت جمع کو کر منظم طریقے سے اپنی قوم کے لئے کام کرسکیں۔

میواتحاد ٹنڈو الہیار کے رہنما رضاء الرحمٰن میو کی طرف سے عمرہ سے واپسی پر دی گئی دعوت افطار میں پاکستان میواتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری شریک ہیں۔ اس موقع پر میواتحاد کے مرکزی، ٹنڈو الہیار اور میرپورخاص کے رہنماؤں رضاء الرحمٰن میو کو ملا پہنا کر عمرہ کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد بھی دی

میواتحاد ٹنڈو الہیار کے رہنما صابر علی میو کی ہمشیرہ وفات پاگئیں

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد ٹنڈو الہیار کیا نفارمیشن سیکرٹری صابر علی میو کی ہمشیرہ اور مرحوم حاجی اسماعیل کی 50 سالہ بیٹی طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں، جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

عید کی خوشیوں میں سب کو شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

غلام نبی میو ایڈووکیٹ

سفید پوش لوگ کسی نہ کسی کی امداد کے منتظر ہوتے ہیں ہمیں ایسے لوگوں کی ضرور امداد کرنی چاہئے، مرکزی سیکرٹری جنرل میواتحاد

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میواتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور معروف قانون دان غلام نبی میو ایڈووکیٹ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عید قریب آرہی ہے اور ہمارے اردگرد ایسے بہت سے سفید پوش لوگ موجود ہیں جو کسی کے سامنے اپنی پریشانیوں کا اظہار تو نہیں کرتے لیکن امداد کے منتظر ضرور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن احباب کو اپنی نعمتوں سے نوازہ ہے انہیں چاہئے کہ وہ عید کی خوشیوں کو اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان لوگوں کا بھی خیال کریں جو ان سے توقعات وابستہ کئے رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میو اتحاد کے تمام ذمہ داران وکارکنان کو چاہئے کہ وہ خوشی کے اس موقع پر اپنوں کے سر پر ہاتھ ضرور رکھیں کیونکہ اس طرح کے کام ہماری ذمہ داری میں شامل ہیں۔

اجو میو کی 46 سالہ ہمشیرہ چند روپ میں انتقال کرگئیں

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) گاؤں چند روپ میو (بیرانی) میں اجو میو کی 46 سالہ ہمشیرہ اور صدائے میو کے ممبر ارشد علی میو کی پھپھو قضائے الٰہی سے انتقال کرگئیں۔ جنازہ میں میواتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

میرپورخاص میں آل برادری اتحاد کے صدر منتخب ہونے پر سردار عدنان خرم ایڈووکیٹ کو حاجی عثمان میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، غلام فاروق میو، محمد عمر میو، فرخ بشیر کونسلر اور نمائندہ صدائے میو فیصل میو مبارکباد دیتے ہوئے

فرخ بشیر کا آل برادری اتحاد کے عہدداران کے اعزاز میں استقبالیہ

صدر عدنان خرم اور سیکرٹری عثمان عباسی سمیت بڑی تعداد میں معززین کی شرکت

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) سٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص میں کونسلر فرخ بشیر میو کی طرف سے آل برادری اتحاد کے نومنتخب صدر عدنان خرم میو ایڈووکیٹ، جنرل سیکرٹری عثمان عامر عباسی اور سینئر نائب صدر ملک ہارون کھتری کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں میواتحاد میرپورخاص کے صدر غلام فاروق میو نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی جبکہ میو برادری کے معززین سمیت تمام برادریوں کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر شرکاء نے آل برادری اتحاد کے نومنتخب عہدداران کو پھولوں کے ہار پہنا کر مبارکباد دی۔

آل برادری اتحاد کے نومنتخب عہدداران کے اعزاز میں فرخ بشیر میو کونسلر کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکاء عثمان عامر عباسی، فیصل میو کونسلر، فرخ بشیر میو اور محمد اکبر میو کو مبارکباد دیتے ہوئے

ناظم آباد کراچی میں محمد رضوان میو دادا جی پکوان والے کے بیٹے کی تکمیل قرآن تقریب میں ڈاکٹر الیاس میو، ڈاکٹر عظیم الرحمٰن، حاجی غلام رسول، محمد شریف میو، عقیل میو، برکت علی میو، ماسٹر جاوید اور صدیق میو میزبان کے ہمراہ

رضوان میو کے صاجزادے حافظ عثمان کی تکمیل قرآن کی تقریب

کراچی کی میو تنظیمات کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو برادری کراچی کے معروف نوجوان محمد رضوان میو دادا جی پکوان والے کے صاجزادے حافظ محمد عثمان کی تکمیل قرآن کی پروقار تقریب ناظم آباد کراچی میں منعقد ہوئی جس میں کراچی کی میو تنظیمات کے رہنماؤں حاجی غلام رسول میو، ڈاکٹر محمد الیاس، ڈاکٹر عظیم الرحیم، محمد عقیل میو، ایس ایچ او محمد شریف میو، محمد طارق میو، ذوالفقار علی میو، برکت علی میو، ماسٹر محمد جاوید میو اور صدیق میو سمیت معروف علمائے کرام نے بھی شرکت کی اور حافظ عثمان میو کو قرآن پاک حفظ کرنے پر مبارکباد دی۔

ٹنڈو الہیار میں پاکستان میواتحاد کے سینئر رہنما عبدالرزاق میو کارپینٹر کے صاجزادوں کی شادی کی تقریبات میں میواتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، حاجی عبدالعزیز میو، محمد اصغر میو، حاجی عبدالعزیز نکو میو، راشد حسین میو، حاجی محمد حیات میو، محمد جمیل میو، صوبیدار میجر (ر) جاوید میو، عدنان خرم میو ایڈووکیٹ، اشرف خاں میو، استاد محمد سلیم، فرخ بشیر میو، فیصل میو، جاوید متی اور دیگر کا میزبان اور دلہاؤں کے ہمراہ گروپ فوٹو (تصویر: صدائے میو)..........

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
مارچ 2026ء
0321-4990135
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

ہماری تنظیم بہت بڑی نہیں مگر کام سب سے بڑے ہیں

چوہدری سرور شاہین میو (مرکزی سیکرٹری جنرل) پاکستان صدائے میوفورم

پاکستان صدائے میوفورم کے ساتھ چلنا اور کام کرنا آسان نہیں بڑی محنت کرنی پڑتی ہے لوگ اس کے کاموں کی مثال بلاوجہ تو نہیں دیتے

فلاحی کام کسی بھی پلیٹ فارم سے ہوں اچھی بات ہے لیکن کامیابی کے لئے معاملات کا شفاف ہونا ضروری ہے۔ صدائے میو سے بات چیت

تنظیم سیاسی ہو یا فلاحی، مخصوص برادری کی ہو یا عوامی اس میں دو چار بندے ایسے ضرور ہوتے ہیں جن کا کسی نہ کسی شعبہ میں کردار ایک اٹل حقیقت ہوتا ہے۔ میوقوم کی فلاحی تنظیم پاکستان صدائے میوفورم بہت بڑی تو نہیں لیکن اس کے کام بڑی بڑی تنظیموں سے بھی بڑے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس تنظیم میں ایک بھی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی سیاسی یا ذاتی مفاد ہو سب ہی ورکر بن کر کام کرتے ہیں اسی لئے جن لوگوں کو چوہدرایٹ یا خودنمائی کا شوق ہوتا ہے وہ زیادہ دن اس تنظیم کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین میو تنظیم کے بنیادی رکن تو نہیں لیکن چار پانچ سال سے نہ صرف اسکا حصہ ہیں بلکہ اپنا کام انتہائی دل جمعی سے کرنے میں انفرادیت کی وجہ سے ضلع لاہور کے صدر اور مرکزی فنانس سیکرٹری رہنے کے بعد اب بطور مرکزی سیکرٹری جنرل کے اپنی ذمہ داری سرانجام دے رہے ہیں اور فنانس کے معاملات پر گہری نظر رکھنے اور ایک ایک چیز کا ریکارڈ رکھنے کی وجہ سے فنانس سیکرٹری کی اضافہ ذمہ داری بھی نبھا رہے ہیں۔ چوہدری سرور شاہین میو رائیونڈ کے نواحی گاؤں بابلیانہ اوتاڑ کی مشہور فیملی کا حصہ ہیں ان کے والد محترم چوہدری برکت علی ایکسائز انسپکٹر رہے، بڑے بھائی طاہر محمود خاں ایس ایچ او اور شریک سفر ڈاکٹر فریدہ سرور جناح ہسپتال لاہور کی ایڈیشنل ایم ایس ہیں۔ چوہدری سرور شاہین نے برادری تنظیموں میں صدائے میوفورم کا ہی انتخاب کیوں کیا اور اس تنظیم کے تحت کیا کام کیئے جارہے ہیں آیئے انہی کی زبانی جانتے ہیں۔

صدائے میو:۔ سرور بھائی سب سے پہلے تو بارھویں اجتماعی شادی کے کامیاب پروگرام کی مبارک ہو۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کی گوت کیا ہے اور تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ خیر مبارک۔ ہماری گوت نیائی اور تعلیم ایم فل ہے۔

صدائے میو:۔ تنظیمی سرگرمیوں کے علاوہ آپ کی مصروفیات کیا ہیں؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ الحمداللہ مانگا روڈ رائیونڈ میں جاپان پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ کے نام سے کالج چلا رہا ہوں اور کوٹرادھا کشن روڈ پر برکت پیلس کے نام سے شادی ہال بھی ہے۔

صدائے میو:۔ ماشاءاللہ آپ برادری کی سب سے زیادہ سرگرم تنظیم صدائے میو فورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل ہیں۔ آپ کی یہ پہلی تنظیم ہے یا اس سے پہلے بھی کسی تنظیم کا حصہ رہے ہیں؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ پہلی تو نہیں کہہ سکتے لیکن اگر کسی تنظیم کا باقاعدہ حصہ بنا ہوں تو وہ صدائے میو فورم ہی ہے۔

صدائے میو:۔ چوہدری صاحب میوقوم کی بہت ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور کسی نہ کسی حد تک سرگرم بھی ہیں پھر بھی آپنے صدائے میو کا ہی انتخاب کیوں کیا؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ بالکل تنظیمیں تو کئی ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ میں نے کسی کا ایسا کام نہیں دیکھا جس کی بنیاد پر ان کا حصہ بنا جاتا۔ صدائے میو اخبار تو کافی عرصہ سے نظر میں تھا لیکن دس بارا سال سے دیکھ رہا ہے تھا کہ صدائے میوفورم ہر شعبہ میں تسلسل سے کام کر رہا ہے۔ تعلیمی شعبہ سے وابستگی کی وجہ سے پروفیسر سرفراز صاحب سے تعلق تھا اور وہ اس تنظیم کے مرکزی سیکرٹری جنرل تھے ان کی وجہ سے صدائے میو فورم کی سرگرمیوں کا پتہ چلتا رہتا اور جب اس کے پروگرامز میں شرکت کی تو متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا اس طرح میں بھی اسکا حصہ بن گیا۔

صدائے میو:۔ آپ کی تنظیم کے پلیٹ فارم سے عرصہ دراز سے میوسپوت ایوارڈ، اجتماعی شادی، میو طلبہ کنونشن، میو بیٹھک اور دیگر پروگرام تسلسل کے ساتھ ہو رہے ہیں آپ کے خیال میں ان پروگرامز کے کوئی اثرات بھی سامنے آئے ہیں؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ کوئی بھی کام تسلسل کے ساتھ کیا جائے تو اُس کے اثرات ضرور سامنے آتے ہیں طلبہ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی حوصلہ افزائی اور بلاتفریق یتیم اور غریب

انٹرویو: ابوسفیان خاں میو

بچیوں کی شادیاں صدائے میو کی پہچان بن چکی ہیں اور برادری کا جب بھی کوئی اہم مسئلہ ہو تو صدائے میوفورم کی ٹیم سے ضرور رابطہ کیا جاتا اور کوئی پروگرام ہو تو اس کی کامیابی میں بھی صدائے میو کا کردار ہی نمایاں دکھائی دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت بڑی تنظیم نہ ہونے کے باوجود اکثر لوگ صدائے میوفورم کے کاموں کی مثال دیتے ہیں اور طلبہ میں ایوارڈ حاصل کرنے کی لگن بھی تیزی سے سامنے آ رہی ہے۔

صدائے میو:۔ پاکستان صدائے میوفورم لاہور قصور، نارووال، سیالکوٹ اور شجاع آباد میں ہی کیوں سرگرم ہے باقی اضلاع میں فعال کیوں نہیں؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ ہم کام کے قائل ہیں

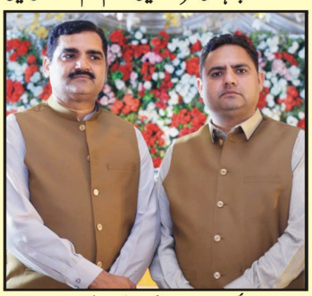

اپنے بھائی چوہدری طاہر محمود ایس ایچ او کے ہمراہ

تنظیم سازی ہر ضلع میں کر سکتے ہیں اور لوگ رابطے میں بھی ہیں لیکن ہر جگہ وڈالہ سندھواں کے چوہدری عبدالوحید میو، شجاع آباد کے بھائی ناصر محمود میو، نارووال کے چوہدری اسماعیل اور شاہد خاں میو جیسے لوگ نہیں شاید اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میو تنظیمات کے لوگوں نے ابھی تک ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی وجہ سے سنجیدہ لوگ میدان میں آسکیں اور ہم چادر سے باہر پاؤں پھیلانے کے قائل نہیں

صدائے میو:۔ پہلے اجتماعی شادیوں کے پروگرام صدائے میو کے پلیٹ فارم سے ہی ہوتے تھے اس بار میو اتحاد کے پلیٹ فارم سے بھی ہوا۔ اس بارے میں کہا کہیں گے؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ فلاحی کام کسی بھی پلیٹ فارم سے ہوں اچھی بات ہے اللہ کرے کہ میو اتحاد والے یہ کام جاری رکھیں لیکن ایک بات بتا دوں کہ فنانس کا جتنا مستحکم نظام صدائے میوفورم میں ہے کسی اور تنظیم میں نہیں شاید یہی وجہ ہے کہ چند لوگ فنانس کے معاملات خاص طور پر اجتماعی شادی کے فنڈ کو اپنی مرضی سے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ تنظیمی کام مشاورت کے بغیر کیا جائے تو تنظیم نہیں رہتی اور مرضی کرنے والے زیادہ عرصہ کسی تنظیم کا حصہ رہ بھی نہیں سکتے۔ اجتماعی شادیوں کے پروگرام چاہے الگ الگ کیئے جاتے لیکن پہلے بیٹھ کے آپس کے معاملات پر بات کر لی جاتی تو شاید وہ بدمزگی پیدا نہ ہوتی ہو دیکھنے میں آ رہی ہے۔

صدائے میو:۔ سنا ہے صدائے میوفورم کے پلیٹ فارم سے شجاع آباد اور نارووال میں بھی اجتماعی شادی کے پروگرام شروع ہونے جارہے ہیں؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے بھائی ناصر محمود نے شجاع آباد اور چوہدری اسماعیل نے نارووال میں اجتماعی شادیاں کرنے کا اعلان کر دیا ہے امید ہے وہ دوسرے پروگرامز کی طرح اجتماعی شادی کے پروگرام بھی احسن طریقے سے انجام دینگے۔

صدائے میو:۔ سرور صاحب آخر میں یہ بھی بتا دیں کہ صدائے میوفورم رجسٹرڈ بھی ہے یا نہیں؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ آپنے اچھا سوال کیا ہے۔ الحمداللہ صدائے میوفورم کمپنی ایکٹ کے تحت قصور سے رجسٹرڈ ہے اور اب فلاحی تنظیم کے طور پر ملکی سطح پر رجسٹریشن کا پروسس جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

صدائے میو:۔ برادری کے نام کوئی پیغام؟۔

چوہدری سرور شاہین:۔ اپنی قوم خاص طور پر میو تنظیمات کے ذمہ داران سے درخواست ہے کہ آپس میں الجھ کر برادری کے مسائل میں اضافہ نہ کریں اور بے مقصد پروگرامز کرنے کی بجائے ایسے پروگرامز کریں جن سے برادری کے لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے۔

سلسلہ وار

گھر چڑھی میوخاں

گھر چڑھی کی چٹھی اور راجہ کی مہربانی

پچھلی سُو پیوستہ

پچھلی قسط میں بات چٹھی کی ہوری ہی۔

گھر چڑھی نے چٹھی لکھی:۔

☆ پہلے باگھوڑا میں ہویا لوٹ ڈُنیا کھائی
ڈُنیا گئی بیچ میں بھول دوسری ریت چلائی

☆ راجہ کولانی پہ چڑھو، چڑھ کے جان گھٹائی
وا کی جتنی پلٹن گئی بگد کے نہ اُلٹی آئی

☆ جنگ چھڑرے، بھارت منڈھے، میرا ہُون دیکھو ہات
تو منگل سنگھ میراج سُو میں کرنی چاہوں بات

☆ پہلے تو چٹھی لکھوں سمجھو یا ہے تار
کہ تو پیچھو چھوڑ دے نہیں تو تیری کروں میں ریل پہ دار

اب پھر میراقاری کا دماغ میں ای بات آئے گی کہ پکڑا تو کشن گڈھ کا کوتوال نے گھر چڑھی نے میراج کے نام کیں لکھی۔ میون کی ایک کہاوت اے کہ "چورا ے ناں چور کی مائے مارے" اُن نے خوب پتو ہو کہ ای کوتوال کہا اے؟ کچھ بی ناں۔ ای تو راجہ کو ایک نوکر اے یا سُو داد فریاد کری جائے گی۔ کوتوال بہانو بنا دیئے گو کہ میں تو راجہ کا حکم کو گلام اُوں، میری کہا چلے اے تو پھر کی نہ راجہ سُو کہی جاوے اور ای کہن کائی لاچار، بے بس اور غریب آدمی کی فریاد نہ ہی بلکن ایک میو کی جتاوَنی ہی۔

گھر چڑھی نے اپنی پال کو اتہاس بتایو ہو کہ ہم باگھوڑیا ہاں کچھ اور مت سمجھ بیٹھیو کدی آگ کے بھوئے انگار کھا بیٹھاناں۔ تو ہے یاد ہے کہ یا پال کا ایک گاؤں نے تو کُو بارھے برس تک لگان نہ دیو ہوتیں نے دھوکا سُو کولانی جلوادی، وا کا بارھے ننگلہ بسادیا اپر باگھوڑیا وہی آں، ہم ان کی نسل اور اولاد ہاں۔ جے تے نیں جنگ کرنی اے تو اپنا پالتو کتّان کے سنگ شکار مت کھیلا، کھل کے میدان میں آ اور مردن کی طرے ہاتھ کر۔ منگل سنگھ میراج! کہ تو پیچھو چھوڑ دے۔ جی اور جین دے اپنے دھرم ٹھکانے بیٹھ رہ نہیں تو اب میں تیری دلّی سُو الور تک چلتی ریل اے کاٹ کے دھر دوں گو۔

جیونی نے سُمراہ کو دودھ مہری اور روٹی کھوائی

> **میراج نے چٹھی پڑھی تو کولانی یاد آ گی جانے بارھے برس تک لگان کی ایک دمڑی بی نہ دی اور وا کی سینا کے بی ناتھ گیری راکھی ہی**

گھر چڑھی نے اتنو لکھ کے چٹھی تیار کرلی اور سُمرا کو دے کے بولو:۔

"کاکا سُمرا! یا چٹھی اے اپنا اسناؤ کو پہنچا دے اور واسُو کہیو کہ اُو کائی بی طرے آپ یائے راجہ تک پہنچا دیوے"

وانے ایک گنّی سُمرہ کو دی اور بولو:۔

"ای تیروالور تیک آن جان کو خرچ پانی اے اور ہاں یا کام میں تنک بی ڈھیل اور پچھیت مت ہووے"

سُمرہ نے چھٹی اور گنی لی اور سلام کر کے چلو گو۔ جاتے جاتے گھر چڑھی بولو:۔

"کاکا یا کو جباب پہاڑ پہ ملے"

گھر چڑھی، میوخاں اور عمدہ گھر سُو چلن لگا تو گھر چڑھی بولو:۔

"مائی ہم پہاڑ پہ ہاں جے کوئی کچھ کہے تو بورو بھیجوا دیو"

مائی بی تو گھر چڑھی کی ہی تڑک کے بولی:۔

"گس چودا کی مانے دھونسو کھوایو اے جو ہم سُو کچھ کہہ جاوے، تم بے فکر ہور جاوو، داری کا کا پامن نے اُپتر کُو نہ کردوں" گھر چڑھی کا روڈھ کھل گا۔ میو خاں بی ہنس پڑو اور عمدہ مینا مان گو کہ ایسی سنگھنی ما ہے جبھی ایسا ناہر جوان جناہاں۔ تینون نے سلام کرو۔ جیونی نے باری باری سِرن پہ ہاتھ پھیرا، کندھا پھٹکارا اور "جاؤ اللہ کی امان میں" کہہ کے بِدا کر دیا۔

اُن کی بندوق تو کشن گڈھ تھانہ میں رہ گی ہی

اب وے نہتّا ہا اپر نہتّا کیں رہتا تینون نے پولادی سنگوائی اور کشن گڈھ کو چل دیا۔ لاٹھی ٹھک ٹھک کرتی جاری ہی اور وے موچھن کے بل دیتا جارا ہا۔ کوتوالی پہنچ کے گھر چڑھی بولو:۔

"عمدہ تو اُت کی گھاں سُو آلاٹھی اے بھائی کو دے جا اور جا کے سنتری سُو بات کر میں پیچھے سُو آ کے وا کی پُٹر نہڑی پہ ہتھی مار کے بے ہوس کردوں گو۔ عمدہ چکر کاٹ کے دوسری گھاں لُو گیو اور سنتری سُو کچھ قدم دور رہ کے مٹھا رو۔ سنتری نے دیکھو تو وانے بندوق جتھیالی۔ عمدہ نے دونوں ہاتھ اُٹھا کے سر پہ دھر لیا اور کھڑو ہو گو۔ سنتری بندوق لیئے وا کے مہیں بڈھو۔ گھر چڑھی نے لاٹھی میوخاں کُو دی اور چیتا کی سی پھرتی سُو سنتری کے پیچھے جار کھڑو ہو گو اور دونوں ہاتھن کی کھڑی پنھیل سنتری کی کنپٹین پہ ماری۔ سنتری کٹا شہتیر کی جُو جھول گو۔ مینا نے والی کولی بھری اور اتنے میں گھر چڑھی نے وا کی بندوق قابو کرلی۔ مینا نے بے ہوس سنتری گھسیٹ کے تھانہ کی بھینت کے ساتھ بٹھا دیو۔ اتنے میں میوخاں بی تینوں لاٹھین نے سمالی آ پہنچو۔ گھر چڑھی نے آنکھن کا اسارا کرا۔ ایک لاٹھی ہونی بھینت کے سہارے کھڑی کر دی اور میوخاں اور مینا کو لاٹھی دے کے آپ نے بندوق دیکھی۔ کارتوس بھرو پڑو ہو۔ تینوں چھپٹ کے تھانہ میں گھس گا۔

سارو عملہ بے فکری سُو تاس کھیل رو ہو، چنگا لو کھیلو جارو ہو اور کچھ تماسا دیکھ راہا کہ اچان چک اُو ہو گو جو اُن کا سان گمان میں بی نہ ہی۔ گھر چڑھی نے حکم دیو:۔

"آرام سُو کھڑا ہو کے حوالات میں چلو گا کہ سارا چپ چاپ کھڑا ہو گا۔ تاش کا پتّا، چنگا پو اور سیاپڑی رہ گی۔ عمدہ اور میوخاں نے لاٹھین سُو آگے لگالیا اور حوالات میں موندھ دیا۔ مینا نے حوالات کے تالا جڑ دیا۔ گھر چڑھی نے اسلحہ خانہ کا تالا کے فیر مارا۔ تالا ٹوٹ کے گر پڑا۔ اپنی بندوق اُٹھائی، کارتوس کی بیٹی سمالی اور پھر سوڑ گودڑا اسلحہ خانہ میں لا کے ڈھیر کر دیا اور دیاسلائی کی سینک جلا کے آگ لگادی۔ روئی نے ترت آگ پکڑ لی اور جب پورا گودڑان میں آگ لگ گی تو حوالات میں بند عملہ اے گھور کے بولا:۔

"تم بی جلایا جاسکے ہا اپر اب کے جان بخشی کر رو ہُوں۔ جے اوجھو چنڈاوتا مہیں مھوں بی کر کے سویانہ تو ایسی ای چتا جلا دوں گو" جمعدار اور سپائی کانپ کے رہ گا۔ اُن کے نچ گی کہ جے کدی ایسی گلتی ہوئی ناں تو یہی حشر ہوئے گو۔ اسلحہ خانہ میں آگ لگا کے وے آرام سُو چلا گا۔

پہاڑ پہ سُو اُتر کے وے دلّی سُو الور جان والی ریل پٹڑی پہ جا پہنچا۔ ریل کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ ٹیلی فون کی تار کا کھمبا کھڑا ہا۔ ان سُو راجہ سُو، وائسرائے سُو ریلوے اسپرن سُو اور پُلس کا اسپرن سُو بات چیت ہووے ہی۔ گھر چڑھی نے ایک کھمبا اُوپر سُو نیچے تک دیکھو ایک ہاتھ کی ہتھی سُو پکڑ کے میلان کی چیتا کری اپر کھمبا سیمنٹ کا تھمیان میں پوری طرے جکڑا پڑا ہا۔ وانے اِت بِت کو نگاہ پھیری اور پھر ایک بھاری پھتر اے اُٹھا لایو اور سیمنٹ کا تھڑا پہ برسانو سروع کر دیو۔ دس بارھے چوٹن میں تھڑو ٹوٹ کے بکھر گو اب جو وانے دھکّو مارو تو کھمبا اُکھڑ کے گر پڑو۔

بالمؔ
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

عمدہ اور میوخاں چپ چاپ وائے کھڑا دیکھ راہا جیسے ای کھمبو گرو وانے ڈاپ میں سُو چکّو کھولو اور کھمبا کو تار کاٹ دیو۔ دونوں گھاں کا تار کٹا تو ایک تار عمدہ کُو دیر کہی کہ یا ہے لپیٹو لے جا اور دوسرا کھمبا کے پیئے پہنچ کے کاٹ لا۔ دوسرو سِرو آپ نے پکڑو اور کہنی کے لپیٹو چلو اگلا کسی کھمبا کے پیئے پہنچ کے سِر کے اُوپر ہاتھ کر کے جہاں تک ہاتھ پہنچے ہو پچ دینی کاٹ گرایو۔ عمدہ بی اپنا حصہ کا تار اے کاٹ کے لے آیو۔ میوخاں ہونی کھڑو رہو۔ جب دونوں پہنچ گا تو وانے عمدہ سُو کہی:

"تار اے پٹک دے اور سوکھی سوکھی لکڑی بین کے لا اور ساتھ آپ بی اِت بِت سُو لکڑی بینن لگ گو۔ جب ایک کول لکڑی ہوگی تو ہُون آ گا جہاں کٹا تار پڑا ہا۔ لکڑین کو ڈھیر لگایو اور دو پتھر لیر پھڑا دیا۔ آگ کی چنگاری چمکی تو پھونس وا پہ پٹک دیو۔ پھونس نے آگ پکڑی تو اُو لکڑی کا ڈھیر پہ گیر دیو، ڈھیر میں آگ لگی تو تارن کا کھمبا وا پہ پٹک دیا جو جلتی آگ پہ پگھل گا۔ ای سارو کام چپ چاپ کر و گیو۔

کچھ ای دیر پاچھے ریلوے کو نگران اپیسر چار قلین کے ساتھ ایک ٹرالی پہ بیٹھو آتو دیکھو۔ دو قلی ٹرالی اے دھکیل راہا، دو پیچھے دوڑ راہا اور اپسر انگریجی ہڑ پھری ٹرالی میں بیٹھو ہو وا کو کام ہو کہ ریلوے لائن اے دیکھے کہ کہیں سُو ڈھیلی تو نہ ہے ٹرالی اُن کے نجیک آئی تو وے بندوق تان کے آگے کھڑا ہو گا۔ دوڑتی ٹرالی پیئے آئی تو عمدہ مینا نے آگے بڈھ کے روک لی۔ قلی دُم سادھ گا۔ اپسر دیسی ہو وانے بی بندوق دیکھی تو پتلون گیلی ہو گی گھر چڑھی نے کہی:۔

"نیچے اُتر"

افسر چپ چاپ نیچے اُتر گیو وانے قلین سُو کہی:

"اپنا اوزار نکالو اور اِن پچن نے کھولو" وے تو پیچ کسن کو آیا ہا اپر اب مونت کا مھوں میں کھڑا ہا۔ چپ چاپ بھاری بھاری اوزار اُٹھایا اور ٹیلن کا پیچ کھول دیا۔ حکم ہویو:۔

"آگے چلو"

پانچوں آگے چلا ہُت بی نہ نکلی آگے جا کے جب دوسرو جوڑ آیو تو حکم ہویو:۔

"اِن نے بی کھولو"

دو قلی ایک گھاں لُو دو دوسری گھاں لُو پل میں ای نٹ پیچ کھول دیا اگلو حکم ہویو:۔

"ان پٹلین نے پکڑ و اور پہاڑ پہ لیر چلو۔

پٹلی کئی فرلانگ لمبی ہی پانچون سُو بی نہ کھچی تو عمدہ اور گھر چڑھی نے اپنی بندوق میوخاں کو دی اور اُن کے ساتھ ٹپلی گھسٹوان لگا۔ ایک ٹپلی اے لے گا اُو ایک کھائی میں گرائی دوسری اے آ کے لے گا اور اُو بی جا گرائی پھر اُن سُو بولا:۔

"ریل آنا میں کتنی دیر اے؟"

آن والی اہے اپسر نے گھگیا کے بتائی۔

"جاؤ اور دونوں گھاں لُو آگ جلا کے کھڑا ہو جاؤ جا سُو ریل پٹڑی سُو نیچے نہ اُترے اور کوئی جان نہ جاوے" وے بھیج دیا اور آپ پہاڑ پہ آ گا۔

کائی نہ کائی طرے چھٹی میراج تک جا پہنچی۔

چٹھی پڑھی تو واہے کولانی یاد آ گی جانے بارھے برس تک لگان کی ایک دمڑی بی نہ دی ہی بلکن وا کی سینا کے بی ناتھ گیری راکھی ہی۔ فوج پہ ایسی مار پڑی ہی کہ سپاہی کولانی ناوں لیا سُو بی کانپے ہا۔ اُو نہ چاہے ہو کہ میون سویو سنگھ پھر سُو جاگ جاوے اور وا کو لینا کا دینا پڑ جاواں۔ وانے وائی بکھت الور کو دروگا بلوایو اور ڈانٹ دی۔

"تیں نے میرا حکم کے بنا خدا بخش کا بیٹا کیں پکڑا ہاں وے تو ہین کی حوالات میں ہا ای ناں۔

کوتوالی صاف ناٹ گو اور بولو:۔

> **جے تے نیں جنگ کرنی اے تو اپنا پالتو کتّان کے سنگ شکار مت کھیلا، کھل کے مرن کی طرے میدان میں آ**

"مائی باپ میری کہا مجال کہ بگیر میراج کا آدیس کوئی ایسو گلت کام کروں۔ میں نے تو کوئی نہ پکڑا"

میراج نے چٹھی وا کا مھوں پہ ماری اور بولو:۔

"پھر ای کہا اے؟"

کوتوال نے جھک کے چٹھی اُٹھائی، پڑھی اور سر جھکا کے بولو:۔

"میراج میں یا بارا میں کچھ نہ کہہ سکوں اپر میں نے کوئی میو نہ پکڑو"

میراج اے وا کی بات پہ تنک وشواس نہ آیو بولو:

"پیٹی اُتار کے دھر دے تو ابھی سُو معطل آ، موئے ایسو ملکار و نہ چہئے جو میری ریاست میں امن کرن کی بجائے آگ لگا دے"۔

پھر وانے دربار کا سنتری سُو کہی:۔

"یا کی پیٹی اور بیج اے اُتار کے یا ہے دربار سُو نکال دیؤ"

پھر وانے دیوان سُو کہی:۔

"دیوان جی! ترت چوٹ چنڈوتا کا خدا بخس میو اے اجت اور آبرو کے ساتھ کھڑے کھڑے بلوا۔ میں وا سُو آپ بات کروں گو۔ یا کام میں پل بھر کی ڈھیل مت ہووے۔

دیوان جی نے کوتوال کو حال دیکھ لیو ہو۔ وائی گھڑی سرکاری بہلی بھیجی اور وا میں آپ بیٹھ کے چنڈاوتا پہنچو۔ اپنے پیئے سُو ڈالی (نذرانہ) لے گو اور خدا بخش سُو کہی کہ تُرت چوٹ میراج نے بلویو ہا میرے گیل چل۔

"اپر کائیں کو؟"

"ای موئے پتو نہ ہے"

کچھ تو بات ہوئے گی جو میراج اے مو جیسا عام سا آدمی کی جرورت پڑ گی۔

"تیرا بیٹا کہاں ہاں؟"

پہاڑ میں گائے چرارا ہوئیں گا۔

"گھر کدآئیں گا؟"

من مرجی کا مالک آں کہا تو ابھی آ جاواں جی نہ کرے تو کئی کئی دن نہ آواں۔

"تو تو میرے ساتھ چل نہیں تو میری نوکری خطرہ میں پڑ جائے گی"

"اپر کائیں کو؟"

جے تو میرے گیل نہ چلو تو میراج موئے کھڑو کھڑو نکال دیئے گو۔

"ایسی کہا بات اے؟"

بس ایسی ای بات اے

چل بائے دیوان جی جے میرا چلا سُو تیری نوکری بچے ہے تو چل اور نوں چودھری خدا بخش جو کدی کشن گڈھ منڈی میں چوکی دار ہو دیوان کی بہلی میں بیٹھ کے راجہ کا دربار میں پہنچ گو۔ راجہ کو اطلاع کروائی گئی۔ راجہ تُرت ای دربار میں پہنچ گو۔ وانے دربار میں خدا بخش کُو کرسی دی اور بڈی نرائی اور شانتی سُو بولو:۔

"خدا بخش تیری کارکردگی ہم تیک پہنچی اے ہم تیری جرات کو سلام پیش کرا ہاں۔

میرو سو بھاگیہ ہے کہ میں راج کہ کچھ کام آیو۔ خدا بخش نے کسی پہ بیٹھے بیٹھے ای کہی۔

میراج بولو:۔

"موئے پتو نہ ہے کہ ای انگریج کپتان اور یا کا ہلکارا موئے کچھ بتائے بگیر کہا کچھ کرتا ڈولا ہاں۔

تیرے ساتھ جو کچھ بی انیتی ہوئی اے وا میں میرو بالکل بی ہاتھ نہ ہے۔

میراج تہارے ہوتے میرے ساتھ کوئی کیسے انیتی کر سکے ہے؟۔

پھر میراج کا اشارہ سُو دیوان نے پیتل کی تھالی میں ایک سوا ایک روپیہ اور ایک پاگ بھیٹ پیش کری میراج بولو:۔

"ای راج کے مہیں سُو تیرو سنمان اے" پھر دیوان سُو بولو:۔

دیوان جی! با گھوڑیا میو کی پوری طرے جل پان سُو سیوا کروا کے ہماری خاص بگھی میں یا کے گھر پہنچایو جاوے۔ ای کہہ کہ میراج اُٹھ گو۔

(باقی اگلی بر)

اجتماعی شادیاں اور حسد سے بھلائی!

میں وہ خوش نصیب بندہ ہوں جس کے ذکر کے بغیر مخالفین کی محفل بھی انجام کو نہیں پہنچتی اس کی وجوہات پر بات کرنے کی بجائے یہ بات ضرور کرونگا کہ ہماری قوم میں ایک دوسرے سے جو حسد اور بغض پایا جاتا ہے اُس سے جہاں آپس میں نفرتیں جنم لے رہی ہیں وہیں کسی نہ کسی کا بھلا بھی ہو رہا ہے کیونکہ ہم نے ویسے تو کچھ کرنا نہیں ہوتا۔بس مخالفانہ سوچ ہی ہے جو کچھ نہ کچھ کرنے پر مجبور کرتی ہے۔پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام دوسرے پروگرامز کی طرح اجتماعی شادیوں کا سلسلہ تو 12 سال سے تسلسل کے ساتھ چل رہا ہے لیکن میو اتحاد کے پلیٹ فارم سے پہلی بار 29 بچیوں کی شادیاں کی گئیں۔پہلے سے چلتے پروگرام کی موجودگی میں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی یا پہلے اس بارے میں کیوں نہیں سوچا گیا اس پر بات کرنا فضول ہے۔ہم غلط ہیں یا صحیح ہمیشہ کی طرح ہم نے یہ معاملہ بھی اس ذات کے سپرد کر دیا ہے جس سے بہتر دلوں کا حال کوئی جان ہی نہیں سکتا۔اس صورتحال کا نتیجہ کیا نکلے گا اس پر بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں اس پر بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ:

کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمیں بولنا نہیں آتا
خاموش ہیں شجرے کی آبرو کے لئے

انسانیت کی خدمت کیلئے کسی بھی پلیٹ فارم سے کوئی بھی کام کرے ہمیں اس کی مخالفت کرنے کی بجائے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ہمت اور وسائل دے لیکن کوئی بھی کام ذاتی مفاد یا کسی کی مخالفت میں نہیں ہونا چاہئے۔میو اتحاد ہماری اپنی تنظیم ہے ہمیں کسی کی ذات یا کام کرنے کے انداز سے اختلاف ہو سکتا ہے مگر میو اتحاد سے کبھی اختلاف کیا تھا نہ کبھی کریں گے۔اس تنظیم کا حصہ بننے والے نئے لوگ کیا جانیں کہ شہید اجمل خاں میو کی اس تنظیم کی وجہ سے ہم نے کتنے ستم سہے ہیں اور کس طرح کے حالات کا سامنا کر کے یہاں تک پہنچے ہیں۔میرے بارے میں کوئی کچھ بھی کہے میرے لئے وہ بے معنی ہے،کون کدھر جا رہا ہے اور کیوں جا رہا ہے یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہیں البتہ ان معاملات کی وجہ سے سیکھا اور سمجھا بہت کچھ ہے اسی لئے روزانہ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ یا پروردگار ہمیں بھی اپنے صبر کرنے والے بندوں میں شامل فرما۔اگر مجھے کوئی پتھر مارتا ہے تو جواب میں کنکر بھی ماروں تو مجھ میں اور اُس میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اس دعا کے ساتھ اگلی بات کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میو اتحاد اور دیگر میو تنظیمات کو اجتماعی مفاد میں زیادہ سے زیادہ کرنے کی توفیق اور ہمت عطاء فرمائے۔خاص طور پر یہ دلی خواہش ہے کہ میو اتحاد کے پلیٹ فارم سے سندھ میں بھی ایسے کام شروع کئے جائیں جن کی سندھ کی برادری کو ضرورت ہے۔ہم تو چھوٹی سی تنظیم کا حصہ ہیں میو اتحاد تو بڑی تنظیم ہے اس لئے اس پلیٹ فارم سے کام بھی بڑے ہی ہونے چاہئیں۔

14 فروری کو بلاتفریق مذہب و برادری بارھویں سالانہ اجتماعی شادی کی پروقار تقریب رحمت پارک لاہور میں منعقد ہوئی اور پہلی بار 47 بچیوں کی شادیاں کی گئیں یہ سب مخیّر حضرات کا پاکستان صدائے میو فورم پر اعتماد کا نتیجہ تھا حیرانگی کی بات یہ ہے کہ دو اجتماعی شادیوں کی کنفیوزن کے باوجود 39 نئے مخیّر حضرات نے 17 لاکھ 47 ہزار روپے کا تعاون کیا اور پتوکی کے ایک بھائی نے تو یہاں تک آفر کرا دی کہ اگر آپ لوگ شادیوں کا پروگرام ہمارے پاس کرتے ہیں تو ہم تمام اخراجات کرنے کو تیار ہیں۔صدائے میو کی ٹیم نے لاہور اور قصور کے علاوہ فنڈ کیلئے کسی سے رابطہ نہیں کیا پھر بھی گوجرانوالہ،شجاع آباد، ملتان،کہروڑ پکا کے لوگوں نے بھی تعاون کیا اور گیریلو لاڑکانہ کے ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محمد قاسم صاحب تو اپنے تمام بچوں سمیت دیگر احباب کا حصہ بغیر کسی درخواست کے سالہا سال سے پہنچا رہے ہیں جبکہ میو اتحاد کی طرف سے 29 بچیوں کی شادی کیلئے لاہور اور قصور کے علاوہ باقاعدہ طور پر کراچی اور حیدر آباد سے بھی فنڈ کیا گیا جس میں کوئی برائی والی بات بھی نہیں مگر افسوس اس بات پر ہوا کہ بہت سے لوگوں کے پاس جا جا کر کہا گیا کہ آپ نے صدائے میو والوں سے تعاون نہیں کرنا اور صدائے میو فورم کی طرف سے کوئی ایک بھی ایسی شکایت نہیں کر سکتا کہ کسی سے کہا گیا ہو کہ فلاں کے ساتھ تعاون نہیں کرنا البتہ بعض لوگوں کے اسرار پر کچھ باتوں کی وضاحت ضرور کی گئی۔

پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم پہلی بار سامان کی خریداری کیلئے گوجرانولہ تک گئی اور ایک ایک چیز کیلئے لمبی چوڑی بحث کر کے معیاری سامان کم قیمت میں خریدا گیا پھر بھی ڈبل بیڈ اور سیف المار ی کے

معاملے میں دھوکہ کھا گئے کیونکہ جس معیار کی بات چیت طے کی گئی تھی وہ معیار فراہم نہیں کیا گیا۔یقیناً آئندہ اس چیز کا خیال رکھا جائے گا۔اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی صدائے میو کی ٹیم مخیّر حضرات کے پاس اس طرح نہیں پہنچی جس طرح جانا چاہئے تھا زیادہ تر فنڈ ذاتی تعلق یا موبائل کے ذریعے ہی کیا گیا پھر بھی پاکستان صدائے میو لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو سرپرست اعلیٰ چوہدری طاہر اسلام میو،مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین میو، لاہور کے سینئر نائب صدر چوہدری سعید اقبال اور ہمیشہ کی طرح مجلس شوریٰ کے سربراہ چوہدری اقبال سحر خاں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا جبکہ 7 لاکھ روپے سے زائد میری ادنیٰ سی کوشش کا نتیجہ رہے اور مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ،سینئر نائب صدر پروفیسر سرفراز احمد میو، لاہور کے جنرل سیکرٹری چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ اور قصور کے جنرل سیکرٹری ماسٹر عرفان میو نے بھی کسی نہ کسی حد تک اپنا کردار ادا کیا۔

پاکستان صدائے میو کی ٹیم کا ایک خاصہ ہے کہ وہ اجتماعی شادی کے اخراجات اور تعداد پر کسی قسم کی غلط بیانی نہیں کرتی۔اس بار شادی کے اخراجات کا آڈٹ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ 47 بچیوں کی شادی پر 62 لاکھ 51 ہزار 765 روپے اخراجات ہوئے۔چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ،چوہدری سرور شاہین، چوہدری صابر حسین بلا میو اور دیگر نے اپنی گاڑیوں میں کہیں بھی آنے جانے کا پٹرول اپنی جیب سے ڈلوایا اور کسی بھی قسم کی پرنٹنگ کیلئے ایک روپیہ بھی ڈونیشن سے خرچ نہیں کیا گیا۔

ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کے باوجود اجتماعی شادیوں کی تقریبات تو ہو گئیں لیکن صدائے میو فورم اور میو اتحاد کی جھولی میں جا کر بیٹھنے والوں نے جس طرح سوشل میڈیا پر برادری کو پریشانی میں مبتلا کئے رکھا اس پر میو تنظیمات کونسل سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی خاموش تماشائی بنی رہی۔کونسل کے سیکرٹری کو تو پارٹی بنایا گیا تھا لیکن کوارڈی نیٹر کرنل محمد علی میو اور ڈپٹی کوارڈی نیٹر راؤ غلام محمد میو نے ایک بار بھی دونوں طرف کے لوگوں کو بٹھا کر بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔کسی کو فون کر کے کہہ دینا کہ یہ اچھا نہیں ہو رہا یا تقریر میں کہہ دینا کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا اس کی کوئی حیثیت نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ۔۔چلو چھوڑو ہماری قوم کے لیڈروں میں سچائی سننے کا حوصلہ ہوتا اتحاد کے نام پر نفرتیں کبھی جنم نہ لے تیں۔میں میو اتحاد یا صدائے میو فورم کی بات نہیں کرتا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ جن تنظیموں کے کرتا دھرتا برادری کیلئے سر جوڑنے کی بجائے مجھ جیسے بندے کو نیچا دکھانے یا بدنام کرنے کیلئے اکھٹے ہوتے ہوں وہ کسی کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہ لکھوں جس سے کسی کو تکلیف پہنچے اور برادری کیلئے کچھ کرنے کا عزم رکھنے والے میری باتوں سے پریشان ہوں لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے جسے برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے 14 فروری کی اجتماعی شادی کے بعد مجھے ایک دوست نے کامیاب پروگرام پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ میں نے ایک ویڈیو سینڈ کی ہے اُسے دیکھ لینا میں نے ویڈیو دیکھی تو کل تک مجھے میو قوم کا عبدالستار ایدھی کہنے والا شخص سر جھکائے میری برائیاں کر رہا تھا اور تنظیم کے لوگ ایسے باادب بیٹھے تھے جیسے سبق سنا جا رہا ہو۔یقیناً میو تنظیمات کونسل کے کرتا دھرتاؤں نے بھی ویڈیو دیکھی ہوگی مگر کسی نے نہیں پوچھا ہوگا (سنا ہے کرنل صاحب نے رابطہ کر کے تشویش کا اظہار کیا ہے) کہ سوشل میڈیا کی باتوں کو لے کر اس طرح کی باتیں کیوں کی جا رہی ہیں جس سے برادری کی بدنامی ہوتی ہو۔برادری میڈیا کی تو بات ہی کچھ الگ ہے خوشامد کی انتہا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ سامنے والا شخص غلط بیانی سے کام لے رہا ہے پھر بھی غلط بیانی کی وجہ پوچھنے کی جرات نہیں کرتے۔آخر میں میو تنظیمات کے تمام احباب سے ہاتھ جوڑ کر گزارش ہے کہ خدارا کام کرنے کی بجائے ایک دوسرے کیخلاف سازشیں بند کی جائیں اگر کسی سے بھی کوئی معاملہ ہوتا ہے تو بیٹھ کر بات کی جائے اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو یاد رکھیں لوگ عہدوں اور ذاتی مفاد کیلئے تو ہمارے ساتھ کھڑے ہونگے ''میں میں تو تو'' کے کام تو آئیں گے لیکن اپنی قوم کیلئے کچھ نہیں کر سکتے نتیجہ یہ نکلے گا کہ کسی بھی پلیٹ فارم سے کچھ کرنے کی کوشش کرنیوالوں میں ہمارے لئے نفرتوں کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے گا۔

ہمیں زبردستی پاکستان بھیجا گیا تھا

تحریک آزادی کے
فراموش کردہ مناظر

حاجی رستم خاں میو ولد پھول خاں گوت باگھوڑیا سابقہ گاؤں سوانہ اکاٹن تحصیل کشن گڑھ ریاست الور۔حال موضع جاہمن لاہور کینٹ (حاجی صاحب تقسیم ہند کا آنکھوں دیکھا حال ریکارڈ کرانے کے کچھ دن بعد ہی فوت ہو گئے) حاجی رستم خاں نے بتایا کہ 1947ء میں میری عمر 25 برس تھی۔ہمارا اصل گاؤں خانپور تھا مگر ہمارا خاندان سوانہ پاٹن میں آباد تھا اسی گاؤں میں ہماری زمین تھی۔سوانہ پاٹن میں ہم بطور پاہی رہتے تھے۔

1947ء میں پہلے لڑائی ریاست بھرتپور میں شروع ہوئی وہاں سے جب مسلمان اپنی جان بچا کر ریاست الور میں آئے تو یہاں بھی فساد شروع ہو گیا۔اس وقت لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ مسلمانوں کا الگ وطن پاکستان بن گیا ہے مسلمانوں کو وہاں بھیجا جائے گا۔فساد شروع ہونے کی وجہ بھی یہی تھی۔ہندو راجہ زبردستی میوؤں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کر کے پاکستان بھیجنا چاہتے تھے۔

فسادات سے پہلے ہم نے مسلم لیگ کا نام سنا تھا مگر اس سے زیادہ کوئی علم نہ تھا صرف ایک افواہ تھی کہ مسلمان علیحدہ ہو جائیں گے۔ہمارے علاقہ میں 1947ء سے پہلے کوئی فرقہ واریت نہ تھی۔ہندو مسلمان مل جل کر بھائی بن کر رہتے تھے۔ہمارا ہندوؤں کے ساتھ مکمل بھائی چارہ اور شادی بیاہ،خوشی غمی میں آنا جانا تھا۔مجھے آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ ہمارے ساتھ رہنے والے ہندو راجہ کے بہکاوے میں کیسے آ گئے۔ہمارے علاقے میں جھگڑا ہمارے گاؤں سے شروع ہوا جہاں میوؤں نے اکھٹا ہو کر بنیوں کو مارا پیٹا اور اُن کی دکانیں لوٹ لی تھیں کیونکہ حالات خراب ہونے کی اطلاعات ملتے ہی بنیوں نے زبردستی ہمارے قبرستان میں مندر بنا دیا تھا۔اس کام میں بنیوں کے ساتھ موضع پاٹن کے موج خاں اور نذر خاں پسران علی خاں بھی شامل تھے۔یہ دونوں بھائی بنیوں کے دوست تھے۔

گاؤں کا ایک شخص ثابت خاں عرف گھونسولا فوج میں ملازم تھا۔جب وہ چھٹی پر آیا تو اُسے پتہ چلا کہ اس کے والد کی قبر بھی مندر کے نیچے آ گئی ہے۔غصے میں آ کر گھونسولا نے یہ مندر گرا دیا۔فسادات کا دور تھا بنیوں کی کسی نے نہ سنی اور وہ گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے۔چند دن بعد ہندوؤں کی دھاڑ نے جس میں جاٹ،اہیر اور ٹھاکر شامل تھے ہمارے گاؤں پر چڑھائی کر دی۔گاؤں سے سڑک کی طرف جانے والا راستہ ایک پہاڑی نالے میں سے تھا۔جب ہمیں دھاڑ کے حملے کا پتہ چلا تو ہم نے نالے کو کھود کر اس میں گڑھے بنائے اور اُوپر سے گھانس پھونس کی چھت بنا کر ہموار کر دیئے تاکہ حملہ آوروں کی گاڑیاں گڑھوں میں پھنس جائیں گے مگر ہندوؤں کو پتہ چل گیا اور انہوں نے ایک میل دور سے ہی فائرنگ شروع کر دی اور جنگل میں پھیل کر گاؤں کی طرف بڑھنے لگے۔لوگ گھبرا کر گھروں سے بھاگے اور پناہ کیلئے پہاڑ کی طرف دوڑے۔گاؤں بالکل پہاڑ کے دامن میں ہی آباد تھا مگر پہاڑ میں پہلے ہی حملہ آور چھپے ہوئے تھے انہوں نے پہاڑ کی طرف بھاگنے والے لوگوں پر فائرنگ کر دی جس سے بہت سے لوگ مارے گئے۔بمبوئرہ کی گھاٹی میں بھی ہندوؤں نے

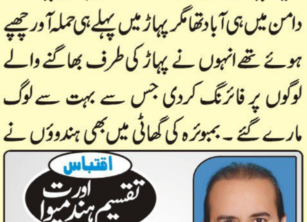

بہت سے میوؤں کو مار دیا۔ہم بمشکل جان بچا کر موضع موسیٰ کھیڑہ پہنچے۔

یہاں ہم نے بھی حملہ آور جتھے ترتیب دیئے۔ہمارا پہلا حملہ مین پور اور منڈ اور محاصرہ ختم کروانے کے لئے تھا۔یہ دونوں گاؤں غیر میو مسلمان راجپوتوں کے تھے اور ہندو دھاڑ انہیں کئی دن سے گھیرے ہوئے تھی۔اس حملے کی قیادت چند میو جوان کر رہے تھے جو فوج میں ملازم تھے اور فسادات کی وجہ سے اپنے علاقے میں آ گئے تھے۔فوجی جوان سب سے آگے تھے جبکہ بقیہ لوگ اُن کے پیچھے تھے۔ہماری اکثریت کے پاس دیسی بندوقیں تھیں۔میرے بڑے بھائی رحمت خاں کے پاس بندوق تھی اور میرے پاس تلوار تھی۔ہمارے پاس ایک چھوٹی دیسی توپ بھی تھی جسے رام چنگی کہتے تھے۔ہم نے شروع میں ہی رام چنگی سے متعدد گولے داغے۔دھماکے اتنے شدید تھے کہ ہندو خوفزدہ ہو کر محاصرہ چھوڑ بھاگے۔ہم نے حملہ کر کے ہندو دھاڑ کے ساتھ موجود ریاستی فوج کے چند جوان مار دیئے اور اُن کی گاڑی چھین لی پھر ہم نے جٹیات کا ہندو گاؤں اُس گھن لوٹ کر نذر آتش کر دیا اور بہت سے ہندو قتل کر دیئے۔اُس گھن میں لوٹ مار کر کے ہم واپس آ گئے۔مین پور اور منڈ اور کے لوگ بھی گاؤں خالی کر کے ہمارے ساتھ ہی آ گئے کیونکہ اگلے دن فوج کے بڑے حملے کا خدشہ تھا۔ہمارا ایک قریبی عزیز مسمّی کملا پورے خاندان سمیت گاؤں پر ہوئے ہندو دھاڑ کے حملے میں مارا گیا تھا۔باقی خاندان محفوظ رہا۔اپنا گاؤں چھوڑ کر ہم کالا پہاڑ کے راستے انگریزی علاقے میں پناہ کے لئے چل دیئے۔

دو چار دن پہاڑ کی وادی میں پڑے رہے پھر افواہ اُڑی کہ یہاں بھی حملہ ہوگا لہٰذا دیگر لوگوں کے ساتھ ہم بھی کالا پہاڑ عبور کر کے موضع نوٹکی نزد نگینہ آ گئے۔جب ہم کالا پہاڑ عبور کر رہے تھے تو فائرنگ شروع ہو گئی ہم اپنی بیل گاڑیاں اور دیگر سامان وہیں چھوڑ کر صرف بیل اور گائیں ساتھ لے کر نکل آئے۔اس فائرنگ سے بھی ہمارا خاندان تو محفوظ رہا مگر یہاں بہت بڑا قتل عام ہوا۔کئی ہزار لوگ مارے گئے۔بوڑھے بچے جوان عورتیں سبھی مرنے والوں میں شامل تھے۔نوٹکی میں ہم تقریباً چار پانچ ماہ رہے وہاں خوراک کی کمی تھی مجبوراً ہم ہندوؤں کا باجرہ چوری کر کے لاتے تھے تاکہ پیٹ کی آگ بجھا سکیں۔ہم پاکستان نہ آنا چاہتے تھے مگر ہمیں زبردستی اپنے گھروں سے بے دخل کر کے پاکستان بھیجا گیا۔

ہمارے پاس چونکہ بیل اور گائیں تھیں اس لئے ہم ریل گاڑی کی بجائے قافلے میں پاکستان آئے۔راستے میں ہم تو بالکل خیریت سے رہے مگر ہم سے آگلے قافلے کو دہلی کے قریب بادشاہ پور میں کاٹ دیا گیا تھا۔ہیڈ سلیمان کے مقام سے ہم پاکستان میں داخل ہوئے۔کچھ دن حویلی لکھا میں رہے پھر ہمیں قصور بھیج دیا گیا جہاں ہمیں موضع جھڑولی میں آباد کیا گیا۔اس کے بعد کچھ دن ہم موضع کیر کا میں رہے بعد میں موضع جاہمن میں ہمیں زمین الاٹ ہو گئی۔زمین پر مقامی لوگ قابض تھے اور قبضہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں کافی لڑائی جھگڑا کرنا پڑا۔میوات کی یاد آج بھی میرے دل میں زندہ ہے۔

تمام کرم فرماؤں کو
معیاری اور پائیدار فرنیچر کا بااعتماد نام
عید مبارک
المهران
فرنیچر ہاؤس
نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈوالھیار
پروپرائیٹر
عبدالرزاق میو

عید مبارک
میو
زرعی مرکز
چمبڑ روڈ ٹنڈوالہیار
راشد حسین میو
0300-8375389,0311-1554683

پوری امتِ مسلمہ
اور کرم فرماؤں کو
عید مبارک
ٹھیکیدار شہاب الدین میو
سابق سینئر نائب صدر
پاکستان میو اتحاد ٹنڈوالہیار
0301-3560615

رجسٹری/انتقال
فائل نہیں پلاٹ
رحمت پارک
ہم مکانوں کی نہیں
مکینوں کی بات کرتے ہیں
عید الفطر مبارک
رحمت
پارک
آسان اقساط میں بھی
پلاٹ دستیاب ہیں
تمام تر سہولیات سے آراستہ پہلے دیکھیں پھر فیصلہ کریں
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
چیئرمین
حاجی نعیم پاہٹ
شاہین احمد
0300-8084821
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS
عاطف شریف
0321-4022645
چیف ایگزیکٹو
حاجی محسن شریف

ہر قسم کے رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کا بااعتماد مرکز
صابر اسٹیٹ
اینڈ بلڈرز
نزد گرینڈ ایونیو 28 کلومیٹر مین فیروزپور روڈ لاہور
عید مبارک
رابطہ کیلئے
چوہدری صابر حسین بلا میو
0300-8585711
چوہدری طاہر اسلام
0321-2081984
چوہدری تصور حسین
0304-8585777
کیپٹن آزر حسین
0302-4481032

خدمت بلاتفریق
S.M.F
پاکستان صدائے میو فورم
جنوبی پنجاب کے مہیں سو
ساری ای مسلمان بھائین لو
میٹھی میٹھی
عید مبارک
منجانب
چوہدری ناصر محمود میو
چیف آرگنائزر
پاکستان صدائے میو فورم
جنوبی پنجاب
0300-00734082

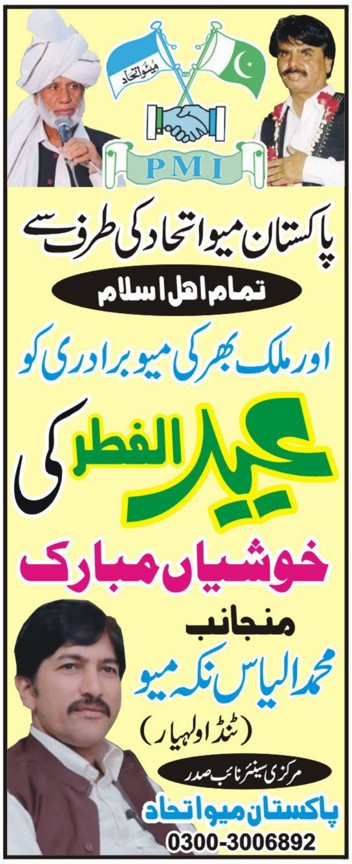
PMI
پاکستان میو اتحاد کی طرف سے
تمام اہل اسلام
اور ملک بھر کی میو برادری کو
عید الفطر کی
خوشیاں مبارک
منجانب
محمد الیاس نکہ میو
(ٹنڈوالہیار)
مرکزی سینئر نائب صدر
پاکستان میو اتحاد
0300-3006892

ZOOM
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ
ضلع لاہور
پٹرولیم
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا
(شیر اپوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011
ZOOM

ہماری زندگی پر رمضان المبارک کی برکتیں

عکسِ حال
خالد حسین رضا میو
پیرمحل
0300-9123849

رمضان المبارک اسلامی سال کا وہ درخشاں باب ہے جس کی ہر سطر نور سے لکھی گئی ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، رحمتیں سایہ فگن ہوتی ہیں اور دلوں کی بنجر زمین پر ہدایت کی بارش برستی ہے۔ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل ہوا گویا رمضان صرف روزوں کا نہیں بلکہ کلامِ الٰہی سے جڑ جانے کا موسمِ بہار ہے۔ استقبالِ رمضان محض کیلنڈر کی تاریخ بدلنے کا نام نہیں یہ دل کی دنیا بدلنے کا اعلان ہے۔ جب شعبان کی آخری گھڑیاں سمٹتی ہیں تو اہلِ ایمان کے دلوں میں ایک لطیف سی ہلچل بیدار ہوتی ہے۔ خوشی اس بات کی کہ رحمتوں کا مہمان آنے والا ہے اور احساس اس ذمہ داری کا کہ کہیں ہم اس مہمان کی قدر کرنے سے محروم نہ رہ جائیں۔ استقبال دراصل اسی شعور کا نام ہے کہ ہم اس مہینے کو رسم و رواج کی سطح سے اٹھا کر اپنے باطن کی تعمیر کا ذریعہ بنائیں۔ رمضان صبر کا مدرسہ ہے۔ فاقہ محض بھوک کا نام نہیں بلکہ خواہشات کی تربیت ہے۔ پیاس صرف حلق کی خشکی نہیں بلکہ نفس کی سرکشی کو قابو کرنے کا عمل ہے۔

جب ایک روزہ دار گرمی کی شدت میں پانی سے کنارہ کش رہتا ہے تو وہ دراصل اپنے رب کی رضا کو اپنی راحت پر ترجیح دیتا ہے۔ یہی ترجیح انسان کو عبدیت کی معراج تک پہنچاتی ہے۔ یہ مہینہ ہمدردی اور مواسات کا پیغام بھی لاتا ہے۔ جب انسان خود بھوک کا ذائقہ چکھتا ہے تو اسے اُن چہروں کی یاد آتی ہے جو سال بھر اسی کیفیت سے گزرتے ہیں۔ یوں رمضان ہمیں سکھاتا ہے کہ عبادت صرف مصلّے تک محدود نہیں کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، کسی دکھی دل کو تسلی دینا، کسی ضرورت مند کا ہاتھ تھام لینا بھی قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ تراویح کی راتیں، سحر کی خاموش ساعتیں، افطار کی دعائیں یہ سب لمحے روح کی غذا ہیں۔ ان ساعتوں میں جب بندہ تنہائی میں اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو دراصل دل کی میل دھو دیتے ہیں۔ رمضان ہمیں خود احتسابی کا موقع دیتا ہے: ہم کیا تھے، کیا بن گئے اور کیا بننا چاہتے ہیں؟ یہ مہینہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ تبدیلی ممکن ہے اگر ارادہ سچا ہو۔ استقبالِ رمضان کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ ہم اپنے دل کے دروازے کھول دیں، کینہ وحسد کو رخصت کریں، زبان کو غیبت سے بچائیں، نگاہوں کو پاکیزگی کا عادی بنائیں اور اپنے اوقات کو عبادت و خدمت میں ڈھال دیں۔

رمضان تیزی سے گزر رہا ہے اس لئے ہم یہ عہد کریں کہ یہ رمضان پچھلے رمضان سے مختلف ہوگا زیادہ خشوع، زیادہ اخلاص، زیادہ محبت کے ساتھ۔ ہم رمضان کو مہمان نہ سمجھیں بلکہ اپنی زندگی کا رہبر بنالیں۔ اس کے دن ہمیں ضبط سکھائیں، اس کی راتیں ہمیں نور بخشیں اور اس کی ساعتیں ہمارے دلوں کو ایسا منور کردیں کہ یہ روشنی سال بھر قائم رہے۔ اگر ہم نے اس مہینے کو شعور اور اخلاص کے ساتھ گزار لیا تو یقیناً یہ ہماری زندگی کا وہ موڑ بن سکتا ہے جہاں سے گناہوں کی تاریکی ختم ہو اور ہدایت کی صبح طلوع ہو جائے۔ اگر رمضان میں بھی غفلت ہیں تو ابھی بھی وقت ہے آیئے! اپنے رب کی طرف، اپنی اصل کی طرف، اپنی اصلاح کی طرف۔ یہی رمضان کی حقیقی روح ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی بو سے بھی زیادہ پسند ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک روزہ دار مومن بندہ کا اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا مقام و مرتبہ ہے یہی وجہ ہے کہ روزہ دار کو افطار کرانے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے یہاں تک کہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

یہاں ہمیں تھوڑا سا غور کرنا چاہیے اور اپنے آپ کا جائزہ لینا چاہیے کہ جن روزہ داروں کو روزہ افطار کرانے کی اتنی بڑی فضیلت آئی ہے اور ہم بڑے شوق سے افطار کراتے بھی ہیں پھر ہمارے اپنے ہی ہاتھوں سے ان روزہ داروں کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے، ہم ان کی کتنی غیبت کرتے ہیں، ان کی حق تلفی کرتے ہیں، جب خدا کے ان مبارک بندوں کو روزہ افطار کرانے کا اتنا بڑا ثواب ہے اس لیے کہ وہ خدا کے خاص بندے ہیں تو کیا خدا کے ان خاص بندوں کی غیبت کرنے اور ان کا حق مارنے، ان کو برا بھلا کہنے، ان کا دل دکھانے اور ستانے پر اللہ تعالیٰ کو ناراضگی نہ ہوگی۔ اس ستانے والے پر اس کا کتنا بڑا غضب ہوگا یہ بھی سوچنے کی بات ہے ہم افطار کرانے کی فضیلت کو تو بار بار دہراتے، سناتے اور افطار کراتے ہیں، مگر اس پر غور ہی نہیں کرتے کہ اس کو ستانے پر ہم کو کیا وبال ہوگا یہی وجہ ہے کہ روزہ رکھنے سے روزے کے جو اثرات روزے دار پر ظاہر ہونے چاہیے وہ نہیں ہوتے، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے، حق مارنے، رشتوں کو توڑنے، اولاد کے حقوق خصوصاً دینی حقوق کے ادا کرنے کے بارے میں ہم اس طرح غافل نظر آتے ہیں جیسے ہم نے روزے کے اصلی مقصد "لعلکم تتقون" پر قطعاً کوئی غور ہی نہیں کیا۔ بھلا اس انسان کو کیا کہا جائے گا جو افطار کرانے کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر یا مسجد میں کچھ لوگوں کو افطار کرائے اور پھر وہاں سے نکلنے کے بعد ان کا سامان چھین لے یا حق مار لے یا کوئی اور تکلیف پہنچائے، آج ہماری زندگی کا نقشہ کچھ ایسا ہی بنا ہوا ہے مگر اس پر ہم غور نہیں کرتے۔ رمضان ختم ہوتے ہی ہم ہر قید و بند سے آزاد ہوجاتے ہیں جائز و ناجائز، حرام وحلال کی کمائی کا بھی خیال نہیں رکھتے پھر رمضان المبارک کی برکات ہماری زندگی پر، ہماری آل واولاد پر کس طرح اثر انداز ہوں، خاص طور سے یہ زمانہ مادہ پرستی کا ہے ایسا کہ اس میں اچھے خاصے دیندار لوگ بھی رزق حرام وحلال کی فکر سے غافل ہیں اور رزق حرام ایسی چیز ہے، ایسا زہر ہے کہ نیکیوں، پرہیزگاری، برکتوں کی توفیق بھی اس کے سبب چھین لی جاتی ہے۔

اُمِ سلمہؓ! مدینہ ہجرت کرنے والی پہلی خاتون!

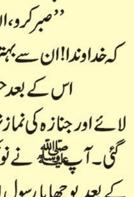
آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہو وال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

آغاز نبوت میں اپنے شوہر کے ساتھ ایمان لائیں اور انہی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، حبشہ میں کچھ زمانہ تک قیام کرکے مکہ واپس آئیں اور یہاں سے مدینہ ہجرت کی۔ ہجرت میں ان کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اہل سیر کے نزدیک وہ پہلی عورت ہیں جو ہجرت کرکے مدینہ آئیں۔

ام المومنین حضرت ہند بنت ابی امیہؓ، ام سلمہ ان کی کنیت اور اسی سے مشہور ہیں۔ آپ حضور ﷺ کی زوجہ تھیں۔ آپؓ کا تعلق قریش کے خاندان مخزوم سے ہے۔ آپ کے والد ابو امیہ سہیل بن مغیرہ جبکہ والدہ عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن جذیمہ ہیں۔ ابو امیہ مکہ کے مشہور مخیّر اور فیاض تھے۔ سفر میں جاتے تو تمام قافلہ والوں کی کفالت خود کرتے تھے اسی لیے زاد الراکب کے لقب سے مشہور تھے۔ (اصابہ) حضرت ام سلمہؓ نے انہی کی آغوش تربیت میں نہایت ناز ونعمت سے پرورش پائی۔ حضرت ام سلمہؓ کے بال نہایت گھنے تھے اور نہایت حسین تھیں۔ ابن سعدؓ نے روایت کی ہے کہ جب سیدہ عائشہؓ کو ان کے حسن کا حال معلوم ہوا تو سخت پریشان ہوئیں۔

ہجرت کا واقعہ نہایت عبرت انگیز ہے۔ حضرت ام سلمہؓ اپنے شوہر کے ہمراہ ہجرت کرنا چاہتی تھیں (ان کا بچہ بھی ساتھ تھا) لیکن (ام سلمہ کے) قبیلہ نے مزاحمت کی تھی اس لیے ابوسلمہ ان کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے تھے اور یہ اپنے گھر واپس آگئیں تھیں (ادھر سلمہ کو ابوسلمہ کے خاندان والے حضرت ام سلمہؓ سے چھین کر لے گئے) اس لیے حضرت ام سلمہؓ کو اور بھی تکلیف تھی۔ چنانچہ روزانہ گھبرا کر گھر سے نکل جاتیں اور ابطح میں بیٹھ کر رویا کرتیں۔ سات آٹھ دن تک یہی حالت رہی اور خاندان کے لوگوں کو احساس تک نہ ہوا۔ ایک دن ابطح سے ان کے خاندان کا ایک شخص نکلا اور حضرت ام سلمہؓ کو روتے دیکھا تو اس کا دل بھر آیا گھر آکر لوگوں سے کہا کہ اس غریب پر ظلم کیوں کرتے ہو اس کو جانے دو اور اس کا بچہ اس کے حوالے کردو۔ روانگی کی اجازت ملی تو بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہوگئیں اور مدینہ کا راستہ لیا چونکہ وہ بالکل تنہا تھیں یعنی کوئی مرد ساتھ نہ تھا، تنعیم کے مقام میں عثمان بن طلحہ (کلید بردار کعبہ) کی نظر پڑی پوچھا کہ کدھر کا قصد ہے؟ کہا مدینے کا۔ پوچھا کوئی ساتھ بھی ہے؟ کہا خدا اور یہ بچہ۔ عثمان نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا تم تنہا کبھی نہیں جاسکتیں۔ یہ کہہ کر اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں جب کہیں ٹھہرتا تو اونٹ کو بٹھا کر کسی درخت کے نیچے چلا جاتا اور ام سلمہ اتر پڑتیں۔ روانگی کا وقت آتا تو اونٹ پر کجاوہ رکھ کر پرے ہٹ جاتا اور حضرت ام سلمہؓ سے کہتا کہ سوار ہوجاؤ۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں:

"میں نے ایسا شریف آدمی کبھی نہیں دیکھا غرض مختلف منزلوں پر قیام کرتا ہوا۔ مدینہ لایا، قبا کی آبادی پر نظر پڑی تو بولا کہ اب تم اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ وہ یہیں مقیم ہیں۔ یہ ادھر روانہ ہوئیں اور عثمان نے مکہ کا راستہ لیا۔" (زرقانی)

حضرت ام سلمہؓ قبا پہنچیں تو لوگ ان کا حال پوچھتے تھے اور جب یہ اپنے باپ کا نام بتاتیں تو ان کو یقین نہیں آتا تھا یہ حیرت ان کے تنہا سفر کرنے کی بہادری اور ہمت پر تھی۔ شرفا کی عورتیں اس طرح باہر نکلنے کی جرات نہیں کرتی تھیں اور حضرت ام سلمہؓ مجبوراً خاموش ہوتی تھیں لیکن جب کچھ لوگ حج کے ارادہ سے مکہ روانہ ہوئے اور انھوں نے اپنے گھر رقعہ بھجوایا تو اس وقت لوگوں کو یقین ہوا کہ وہ واقعی ابوامیہ کی بیٹی ہیں۔ ابو امیہ قریش کے چونکہ نہایت مشہور اور معزز شخص تھے اس لیے حضرت ام سلمہؓ بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئیں۔ (مسند احمد)

حضرت ام سلمہؓ کچھ زمانہ تک شوہر کیساتھ رہیں۔ حضرت ابوسلمہؓ بڑے شہ سوار تھے، بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں چند زخم کھائے جن کے صدمہ سے جانبر نہ ہوسکے۔ جمادی الثانی 4 ہجری میں ان کا زخم پھٹا اور اسی صدمہ سے وفات پائی۔

حضرت ام سلمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں اور وفات کی خبر سنائی اور آپ ﷺ خود ان کے مکان پر تشریف لائے گھر میں کہرام مچا تھا۔ حضرت ام سلمہ کہتی تھیں:

"ہائے غربت میں یہ کیسی موت ہوئی۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"صبر کرو، ان کی مغفرت کی دعا مانگو اور یہ کہو کہ خداوندا! ان سے بہتر ان کا جانشین عطا کر۔"

اس کے بعد حضرت ابوسلمہؓ کی لاش پر تشریف لائے اور جنازہ کی نماز نہایت اہتمام کے ساتھ پڑھائی گئی۔ آپ ﷺ نے نو تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے نماز کے بعد پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کو سہو تو نہیں ہوا؟ فرمایا یہ ہزار تکبیروں کے مستحق تھے۔ وفات کے وقت حضرت ابوسلمہؓ کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے خود دست مبارک سے آنکھیں بند کیں اور ان کی مغفرت کی دعا مانگی۔

حضرت ابوسلمہؓ کی وفات کے وقت حضرت ام سلمہؓ حاملہ تھیں۔ وضع حمل کے بعد عدت گذر گئی تو حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کا پیغام دیا لیکن حضرت ام سلمہؓ نے انکار کردیا۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ آپ ﷺ کا پیغام لے کر پہنچے۔ حضرت ام سلمہؓ نے کہا مجھے چند عذر ہیں، میں سخت غیور ہوں، صاحب عیال ہوں، میرا سن زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے ان زحمتوں کو گوارا فرمایا۔ حضرت ام سلمہؓ کو اب عذر کیا ہوسکتا تھا؟ اپنے لڑکے سے (جن کا نام عمر تھا) کہا اٹھو رسول اللہ ﷺ سے میرا نکاح کراؤ۔ (سنن نسائی)

شوال 4 ہجری کی اخیر تاریخوں میں یہ تقریب انجام پائی۔ حضرت ام سلمہؓ کو ابوسلمہؓ کی موت سے جو شدید صدمہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ابدی مسرت میں تبدیل کردیا۔ آپ ﷺ نے ان کو دو چکیاں، گھڑا اور چمڑے کا تکیہ جس میں خرمے کی چھال بھری تھی، عنایت فرمایا یہی سامان دیگر بیبیوں کو بھی عنایت ہوا تھا۔ (مسند احمد)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں:

"جب ابوسلمہؓ نے وفات پائی تو میں نے وہ حدیث یاد کی جس کو وہ مجھ سے بیان کیا کرتے تھے تو میں نے دعا شروع کی اور جب میں یہ کہنا چاہتی کہ خداوندا! مجھے ابوسلمہؓ سے بہتر کون مل سکتا ہے لیکن میں نے دعا کو پڑھنا شروع کیا تو ابوسلمہؓ کے جانشین آپ ﷺ ہوئے۔" (سنن ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہؓ بہت حیادار تھیں۔ ابتدا میں جب آپؐ مکان پر تشریف لاتے تو حضرت ام سلمہؓ فرط غیرت سے لڑکی (زینب) کو گود میں بٹھا لیتیں، آپ یہ دیکھ کر واپس لوٹ جاتے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کو جو حضرت ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی تھے، معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوئے اور لڑکی کو چھین لے گئے۔ (مسند احمد)

لیکن بعد میں یہ بات ختم ہوگئی اور جس طرح دوسری بیویاں رہتی تھیں وہ بھی رہنے لگیں۔ نکاح سے قبل آپ ﷺ نے سیدہ عائشہؓ سے ان کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہؓ کو بڑا رشک ہوا۔ طبقات ابن سعد میں ان سے جو روایت منقول ہے اس میں یہ فقرہ بھی ہے:

"مجھ کو سخت غم ہوا۔"

آپ ﷺ کو ان سے بے حد محبت تھی یہی وجہ ہے کہ ایک موقع پر جب تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کو (سوائے عائشہؓ کے) حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا تھا تو انھوں نے حضرت ام سلمہؓ کو ہی اپنا سفیر بنا کر حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے:

"جب نبی کریم ﷺ کی بیماری بہت بڑھ گئی تو ازواجِ مطہراتؓ نے آپ کو ایک دوا پلانا چاہی جو کڑوی تھی اس لیے آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ لیکن جب آپ پر غشی طاری ہوگئی (بیہوشی) تو حضرت اُمّ سلمہؓ اور حضرت اسماء بنت عمیسؓ نے مل کر وہ دوا زبردستی پلا دی۔ جب نبی کریم ﷺ کو ہوش آیا تو پوچھا: مجھے یہ دوا کس نے دی؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ کو فائدہ ہو جائے اس لیے ہم نے پلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب کو وہی دوا پلائی جائے گی جو تم نے مجھے پلائی سوائے میرے چچا عباسؓ کے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے۔"

(صحیح بخاری، ابن ہشام)

61 ہجری میں حضرت حسین بن علیؓ نے شہادت پائی۔ حضرت ام سلمہؓ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ تشریف لائے ہیں، سر اور ریش مبارک غبار آلود ہے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا حال ہے۔ ارشاد ہوا: حسین کے مقتل سے واپس آ رہا ہوں۔ ام سلمہ بیدار ہوئیں تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (صحیح ترمذی)

اسی حالت میں زبان سے نکلا اہل عراق نے حسین کو قتل کیا، خدا ان کو قتل کرے اور حسین کو ذلیل کیا خدا ان لوگوں پر لعنت کرے۔ (مسند احمد)

علمی حیثیت میں اگرچہ تمام ازواج بلند مرتبہ تھیں تاہم سیدہ عائشہؓ اور سیدہ ام سلمہؓ کا ان میں کوئی جواب نہیں تھا۔

آپ ﷺ کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ ایک مرتبہ انھوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! اس کا کیا سبب ہے کہ ہمارا قرآن میں ذکر نہیں۔ تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور یہ آیت پڑھی: ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات۔

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ آپ ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ حضرت جبریلؑ آئے اور باتیں کرتے رہے۔ ان کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا: ان کو جانتی ہو؟ بولیں: دحیہ کلبی تھے لیکن جب آپ ﷺ نے اس واقعہ کو اور لوگوں سے بیان کیا تو اس وقت معلوم ہوا کہ وہ حضرت جبرئیلؑ تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ام سلمہؓ نے 10 محرم کو 63 ہجری میں انتقال فرمایا۔ اس وقت 84 برس عمر تھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھی اور بقیع میں دفن کیا۔ (زرقانی)

☆☆☆☆☆

بٹوارہ 1947ء: ایک لکیر جس نے دلوں کو تقسیم کردیا

1947ء برصغیر کی تاریخ کا وہ سال ہے جسے یاد کرتے ہوئے آج بھی لاکھوں دل بوجھل ہو جاتے ہیں۔ تقسیم ہند صرف ایک سیاسی فیصلہ نہیں تھا یہ کروڑوں انسانوں کی تقدیر کا موڑ تھا۔ ایک لکیر کھینچی گئی اور صدیوں سے ساتھ رہنے والے لوگ دو ملکوں میں تقسیم ہو گئے — پاکستان اور بھارت۔ میرا خاندان بھی انہی لاکھوں خاندانوں میں شامل تھا جن کی زندگیاں اس فیصلے سے بدل گئیں۔

بٹوارے سے پہلے ہمارا آبائی گھر ہندوستان کے صوبہ راجستھان کے ضلع بھرت پور کی تحصیل کاماں کے گاؤں ہنگلہ کندن میں تھا۔ وہ صرف زمین کا ایک ٹکڑا نہیں تھا بلکہ ہماری پہچان، ہماری جڑیں اور ہمارے بزرگوں کی امانت تھا۔ میرے دادا وہاں نمبردار تھے، عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارتے تھے، وسیع زمینیں تھیں، خاندان متحد تھا اور مستقبل روشن دکھائی دیتا تھا لیکن تاریخ کے ایک فیصلے نے سب کچھ بدل دیا۔

ہمارا خاندان دو داداؤں کی اولاد پر مشتمل تھا۔ بٹوارے کی ہنگامہ خیزی میں ایک دادا ہندوستان میں رہ گئے اور میرے دادا تین چھوٹے بچوں کو لے کر پاکستان ہجرت کر آئے۔ کوئی الوداعی ملاقات نہیں، کوئی آخری گلے ملنا نہیں صرف بے یقینی، خوف اور جدائی۔ سوچتا ہوں اس لمحے میرے دادا کے دل پر کیا گزری ہوگی؟۔ ایک طرف اپنی مٹی، اپنے بھائی، اپنے آباو اجداد کی قبریں... دوسری طرف بچوں کی حفاظت اور ایک نئے ملک میں نئی زندگی کا چیلنج۔

میں 1975ء میں پیدا ہوا مگر یوں لگتا ہے کہ میرے اندر بھی 1947ء کا دکھ سانس لیتا رہا ہے۔ میری والدہ ہمیں اکثر رات کو میوات کی کہانیاں سناتیں۔ وہ بتاتیں کہ ہمارا خاندان کس طرح وہاں عزت سے رہتا تھا۔ ہمارے رشتہ دار آج بھی وہاں آباد ہیں اور ہمارا گاؤں آج بھی ویسا ہی ہوگا جیسا وہ چھوڑ کر آئے تھے۔ ان کہانیوں نے میرے اندر ایک عجیب سی بے چینی پیدا کر دی۔ میں اپنے ان رشتہ داروں سے ملنا چاہتا تھا جنہیں کبھی دیکھا نہیں تھا۔ میں اپنے اس گاؤں کی گلیوں میں چلنا چاہتا تھا جسے صرف تصور میں جانتا تھا۔ لیکن زمینی حقیقت یہ تھی کہ سرحدیں بند تھیں، وسائل محدود تھے اور دونوں ممالک کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہے۔

وقت گزرتا گیا لیکن دل کی تڑپ کم نہ ہوئی۔ پھر سوشل میڈیا کا دور آیا۔ میں نے ''رہبر میوات'' کے نام سے ایک پلیٹ فارم بنایا۔ یہ محض ایک پیج یا چینل نہیں تھا بلکہ ایک مشن تھا— بچھڑے خاندانوں کو ملانے کا مشن۔ میں سندھ اور پنجاب کے ان علاقوں میں گیا جہاں میو قوم کی بڑی تعداد آباد ہے۔ میں نے ان بزرگوں سے ملاقات کی جنہوں نے بٹوارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ میں ان سے ان کے پرانے گاؤں، گوت، خاندان، دوستوں اور رشتہ داروں کے نام پوچھتا۔ جب وہ بولتے تو ان کی آواز

حقیقت
ریاض نور میو
چیئرمین: رہبر میوات نیوز
0300-6596358

میں لرزش ہوتی، آنکھوں میں نمی اور چہرے پر یادوں کا درد صاف نظر آتا۔ میں نے ان تمام کہانیوں کو ایک پروگرام کی صورت دی جس کا نام رکھا ''میرا گاؤں میری پہچان''۔ اس پروگرام نے وہ کام کیا جو شاید سرکاری ادارے بھی نہ کر سکے۔ سرحدوں کے دونوں جانب بچھڑے خاندان ایک دوسرے تک پہنچنے لگے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے رابطے بحال ہوئے، فون کالز ہوئیں، ویڈیو کالز ہوئیں، اور کئی خاندان دہائیوں بعد مل سکے۔

وہ مناظر ناقابلِ بیان تھے جب ایک ماں اپنے بچھڑے بھائی یا بیٹے کی آواز سنتے ہی رو پڑتی تھی۔ جب بہنیں دہائیوں بعد ایک دوسرے کا نام لے کر پکارتی تھیں۔ وہ لمحے میرے لیے سب سے بڑی کامیابی تھے۔ اسی جذبے کے تحت میں نے بٹوارے کے درد پر مبنی گیت بھی ریکارڈ کروائے۔ ان گیتوں نے لوگوں کے دلوں میں چھپی یادوں کو آواز دی۔ بہت سے لوگ جو اپنے رشتوں کو تقریباً بھول چکے تھے، دوبارہ تلاش میں نکل پڑے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس سفر میں میرا اپنا خاندان بھی دوبارہ جڑ گیا۔ رابطے بحال ہوئے، بات چیت شروع ہوئی، امید جاگی لیکن حالات نے ایک بار پھر راستہ روک لیا۔ دونوں ممالک کے تعلقات میں کشیدگی نے اس انسانی رابطے کو متاثر کیا۔ اب ہمارے رشتہ دار کھل کر بات بھی نہیں کر پاتے۔ یہ صورتحال دل کو دکھ دیتی ہے۔ آخر عام انسانوں کا کیا قصور ہے؟ وہ صرف اپنے رشتوں کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں، اپنے بزرگوں کی یادوں کو سنبھالنا چاہتے ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ سیاسی حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ جس طرح تاریخ نے جدائی دیکھی، ویسے ہی وہ ملاپ بھی دیکھ سکتی ہے۔ سرحدیں وقتی ہوتی ہیں، رشتے دائمی ہوتے ہیں۔

دونوں ملکوں کی ایجنسیاں پاک بھارت کے لوگوں کے رابطوں پر گہری نظر رکھتی ہیں یقیناً ایسا کرنا ضروری ہوگا لیکن میو قوم کا معاملہ ایسا نہیں جس کی مانٹنگ کرنے کی ضرورت ہو کیونکہ دونوں طرف کے میو جہاں اپنوں سے چاہت رکھتے ہیں وہیں اپنے اپنے ملک سے بے پناہ محبت بھی کرتے ہیں اسی لئے ایک دوسرے کے ملک کیخلاف بات کرنے کی بجائے صرف اپنے خاندانی تعلقات کو ہی اہمیت دیتے ہیں اس لئے پاک و ہند کی سرکاروں کو چاہئے کہ وہ آپس کی کشیدگی میں خونی رشتوں کو پامال کرنے کی کوشش نہ کریں۔

میری دعا ہے کہ ایک دن پھر حالات سازگار ہوں۔ لوگ ویزا اور خوف کے بغیر ایک دوسرے سے مل سکیں۔ میوات کے بچھڑے بیٹے دوبارہ ایک دوسرے کو گلے لگا سکیں اور وہ لکیر جو 1947ء میں کھینچی گئی تھی کم از کم دلوں سے مٹ جائے۔ یہ صرف میری کہانی نہیں یہ لاکھوں میو خاندانوں کی کہانی ہے۔ یہ صرف ماضی کا نوحہ نہیں، مستقبل کی امید بھی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے بچھڑے رشتوں کو پھر سے جوڑ دے۔

میواتی زبان کا زوال آج یا احیا؟ ثقافتی سوال!

برصغیر کی قدیم تہذیبوں کے درمیان آباد میو قوم کی پہچان اگر اس کی تاریخ، جرات اور زرعی وابستگی سے جڑی ہوئی ہے تو اس کی روح دراصل اس کی زبان ''میواتی'' میں بسی ہوئی ہے۔ یہی زبان صدیوں تک گاؤں کی چوپالوں، کھیتوں کی منڈیروں، شادی بیاہ کی محفلوں اور لوک داستانوں میں گونجتی رہی۔ مگر بدلتے ہوئے سماجی اور معاشی حالات نے آج اس زبان کو ایک نازک موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا میواتی زبان آہستہ آہستہ زوال کی طرف بڑھ رہی ہے یا اس کے احیا کی کوئی سنجیدہ کوشش بھی جاری ہے؟۔

ماہرینِ لسانیات کے مطابق میواتی زبان ہند آریائی خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اس پر راجستھانی، ہریانوی اور برج بھاشا کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس کی ساخت میں دیہی سادگی، لہجے میں مٹھاس اور محاوروں میں گہری حکمت جھلکتی ہے۔ میواتی کے کئی الفاظ ایسے ہیں جو براہِ راست صدیوں پرانی تہذیبی یادوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔ بزرگ نسل آج بھی روزمرہ گفتگو میں اسے ترجیح دیتی ہے لیکن نوجوان نسل کے ہاں اس کا استعمال محدود ہوتا جا رہا ہے۔ اس زوال کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی وجہ تعلیمی نظام ہے جہاں میواتی کو بطور زبان کوئی سرکاری حیثیت حاصل نہیں۔ اسکولوں میں اردو یا انگریزی پڑھائی جاتی ہے اور بچے انہی زبانوں میں سوچنے اور لکھنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یوں مادری زبان گھر کی چاردیواری تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ شہری ہجرت نے بھی اس رجحان کو تقویت دی ہے۔ روزگار کی تلاش میں جب خاندان شہروں کا رخ کرتے ہیں تو انہیں غالب زبان اپنانا پڑتی ہے۔

مزید برآں، جدید میڈیا اور سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر بھی زبان کے استعمال کو متاثر کر رہا ہے۔ موبائل فون اور انٹرنیٹ کی دنیا میں وہی زبان زندہ رہتی ہے جو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر موجود ہو۔ میواتی چونکہ تحریری طور پر کم مستعمل رہی ہے اس لیے آن لائن مواد بھی محدود ہے۔ نتیجتاً نئی نسل اسے ''غیر رسمی'' یا ''دیہاتی'' سمجھ کر ترک کرنے لگی ہے۔ بعض والدین بھی سماجی دباؤ کے باعث بچوں سے میواتی میں گفتگو سے گریز کرتے ہیں تاکہ انہیں معاشرتی برتری حاصل ہو سکے لیکن زبان کا مسئلہ محض بول چال تک محدود نہیں۔ یہ تہذیب، شناخت اور اجتماعی یادداشت کا سوال ہے۔ میواتی زبان میں لوک گیتوں

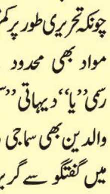

تعمیر
محمد کاشف میو
(حیدرآباد)
0346-3851145

کی ایک وسیع روایت موجود ہے جن میں بہادری، محبت، ہجرت اور صبر کی داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت، بزرگوں کی سنائی ہوئی حکایات، اور روزمرہ کے محاورے اس بات کے گواہ ہیں کہ زبان نے میو سماج کی فکری تربیت میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اگر یہ زبان کمزور ہوتی ہے تو یہ ثقافتی سرمایہ بھی رفتہ رفتہ معدوم ہو سکتا ہے۔

دوسری جانب امید کی کرن بھی دکھائی دیتی ہے۔ حالیہ برسوں میں کچھ نوجوانوں نے میواتی زبان میں شاعری، وی لاگز اور مختصر ڈرامے تخلیق کرنے کا آغاز کیا ہے۔ فیس بک، یوٹیوب اور واٹس ایپ گروپس میں میواتی جملے اور محاورے شیئر کیے جا رہے ہیں۔ بعض اہلِ قلم اس زبان کو باقاعدہ تحریری شکل دینے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس کا ادبی سرمایہ محفوظ ہو سکے۔ اگر ان کوششوں کو منظم شکل دی جائے تو میواتی زبان کو نئی زندگی مل سکتی ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی بھی زبان کی بقا کا دارومدار تین بنیادی ستونوں پر ہوتا ہے: گھریلو استعمال، تعلیمی سرپرستی اور ادبی تخلیق۔ اگر گھر میں والدین بچوں سے مادری زبان میں گفتگو کریں، تعلیمی ادارے علاقائی زبان کی اہمیت کو تسلیم کریں اور لکھنے والے اس زبان میں ادب تخلیق کریں تو زوال کا عمل رک سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سرکاری اور سماجی سطح پر بھی زبان کی ترویج کے لیے اقدامات ضروری ہیں، مثلاً ثقافتی میلوں میں میواتی پروگرام، لوک موسیقی کی محافل، اور علاقائی زبان کے مقابلے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ زبانیں جامد نہیں ہوتیں۔ وہ وقت کے ساتھ بدلتی اور ترقی کرتی ہیں۔ میواتی بھی اگر جدید تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھال لے، تحریری رسم الخط پر اتفاق ہو، اور اسے ڈیجیٹل دنیا میں جگہ مل جائے تو یہ نہ صرف محفوظ ہو سکتی ہے بلکہ ایک مضبوط علاقائی شناخت کے طور پر ابھر سکتی ہے۔

آج میواتی زبان ایک دوراہے پر کھڑی ہے۔ ایک راستہ خاموشی اور بتدریج فراموشی کی طرف جاتا ہے، جبکہ دوسرا راستہ شعوری بیداری اور احیا کی جانب۔ فیصلہ میو قوم کے اجتماعی شعور پر منحصر ہے۔ اگر نئی نسل اپنی مادری زبان کو احساسِ کمتری کے بجائے فخر کی علامت سمجھے تو میواتی نہ صرف زندہ رہے گی بلکہ آنے والے زمانوں میں بھی اپنی مٹھاس کے ساتھ گونجتی رہے گی۔ سوال یہی ہے کہ کیا ہم اس ورثے کو سنبھالنے کے لیے تیار ہیں یا اسے وقت کی گرد میں گم ہونے دیں گے؟۔

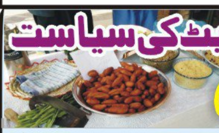

میواتی کھانے
پلیٹ کی سیاست

میواتی کھانوں کا دوبارہ زندہ ہونا محض ذائقے یا ثقافتی یادداشت کا سوال نہیں بلکہ یہ ایک فکری، تاریخی اور سیاسی ضرورت ہے۔ خوراک کسی بھی معاشرے کی غیر مدوّن تاریخ ہوتی ہے خصوصاً وہاں جہاں خواتین کو تحریر اور دستاویز سازی کے مواقع میسر نہ تھے۔ باورچی خانہ اس تناظر میں ایک خاموش آرکائیو ہے ایک ایسا محفوظ خانہ جہاں نسوانی محنت، موسمی دانش، مذہبی و سماجی اقدار، اور اجتماعی مزاحمت محفوظ رہی۔

میوات کی سرزمین پر تیار ہونے والے کھانے محض غذائی اشیاء نہیں تھے بلکہ مقامی معیشت، ماحولیات اور تاریخی تجربات کی پیداوار تھے۔ یہ وہ خطہ ہے جس نے سیاسی و عسکری دباؤ کے باوجود اپنی سماجی ساخت کو قائم رکھا۔ بلبن سے لے کر جنگِ آزادی تک میو قبائل کی مزاحمت صرف عسکری نہیں تھی بلکہ تہذیبی خود مختاری کے تحفظ کی جدوجہد بھی تھی۔ یہ مزاحمت روزمرہ زندگی، زبان، رسوم اور خوراک میں جاری رہی۔

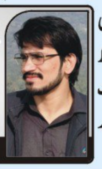

موقف
فرحان بادشاہ میو
(لاہور)
0300-5555113

نوآبادیات، سامراج اور مابعد جدید سرمایہ دارانہ نظام یہ تقاضا کرتے ہیں کہ خوراک مقامی سماج کی بجائے عالمی منڈی کی منطق سے پیدا ہو۔ ایسی خوراک جو سرمایہ کاروں کے منافع کی حوس سے گزر کر آئے، جس کی قدر ڈالر میں ناپی جائے نہ کہ زمین، موسم اور انسانی رشتوں کے پیمانوں پر۔ اس منڈی کی منطق میں کھانا ایک تجارتی جنس ہے جبکہ مقامی تہذیب میں کھانا ایک'' memory site ''اور'' text ecological ''ہوتا ہے۔ میواتی کھانے اس منطق سے مختلف ہیں۔ یہ ہماری دھرتی، ہمارے اردگرد کے ماحول، ہماری زمین کی صحت اور ہمارے جغرافیائی محلِ وقوع کی پیداوار ہیں۔ یہ اناج، دودھ، گوشت، سبزیاں اور مصالحے اس خطے کی موسمی گردش، پانی کی دستیابی، مویشی پر مبنی معیشت اور نیم صحرائی جغرافیہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ صرف یہاں تک نہیں بلکہ خطہ میوات (جسے راجپوتانہ بھی کہا جاتا ہے) اور پنجاب کی سرحدوں کی غیر واضح حدود کی وجہ سے یہاں دو پڑوسی ثقافتی کھانوں کا تو امتزاج ہوتا ہی رہا بلکہ ایک بے مثال ہندو اور مسلم میواتی سماجی تعلق نے ان کھانوں میں مذہبی تڑکا بھی لگایا جس کی وجہ سے میواتی پکوان کا ذائقہ اور غذائیت دوبالا ہو گئی۔ دوسرے لفظوں میں یہ کھانے ہمارے جیو پالیٹکس کی بھی پیداوار ہیں۔

جب سیاسی حالات بدلے، جب قحط، ہجرت، ریاستی دباؤ یا معاشی تنگی آئی تو کھانوں نے بھی اپنا ارتقائی سفر طے کیا۔ کم وسائل میں بقا کے طریقے، ذخیرہ اندوزی کے دیسی اصول، اجتماعی کھانوں کی روایت اور سادگی میں توانائی کا تصور یہ سب تاریخ کے ردّعمل میں تشکیل پاتے رہے۔ اس طرح خوراک ایک زندہ تاریخی دستاویز بن گئی جو بدلتے حالات کے ساتھ خود کو ڈھالتی رہی مگر اپنی تہذیبی روح برقرار رکھی رہی لہٰذا میواتی کھانوں کا احیاء دراصل درج ذیل سطحوں پر ایک مزاحمت ہے:

نوآبادیاتی و سرمایہ دارانہ منڈی کی منطق کے خلاف مقامی خودمختاری کا اظہار غیر مدوّن نسوانی تاریخ کی بازیافت، ماحولیاتی توازن اور زمین سے تعلق کی تجدید، سبالٹرن شناخت کی نفسیاتی بحالی۔ یہ احیاء کسی دوسری شناخت کی تحقیر کے ذریعے نہی بلکہ اپنی شناخت کو باوقار، قابلِ قبول اور قابلِ اعتماد بنانے کے ذریعے ہونا چاہیے۔ ثقافتی اعتماد فرد اور جماعت کو اس تاریخی بندھن سے جوڑتا ہے جو ظلم اور جبر سے کبھی نہیں ڈرا، جو ڈٹا اور ایسا ڈٹا کہ صدیوں تک اس کے قدم نہ ڈگمگائے، حتیٰ کہ آج بھی اس مزاحمت کی بازگشت حکمران طبقات کو کھٹکتی ہے۔

میواتی کھانا پکانا، اس کی مہک کو سانسوں میں جذب کرنا، اور اس ذائقے کو اجتماعی فضا میں پھیلانا یہ محض روایت کا اعادہ نہیں بلکہ ایک تاریخی بیانیے کی تجدید ہے۔ یہ ہماری ماؤں کی تاریخ کو تحریر میں، تحقیق میں، اور عملی زندگی میں زندہ کرنے کا عمل ہے۔

موثر تعلیمی اصول

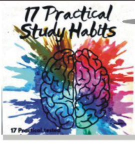

کیا آپ اپنے اسٹڈی اسٹائل سے واقف ہیں؟

عموماً طلباء کی طرف سے اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ پڑھنے کا بہترین وقت کونسا ہے صبح، شام یا پھر رات؟ اور پڑھنا کس طرح چاہئیے؟۔ایک مرتبہ ڈیپ طریقے سے یا پہلے سرسری ریڈنگ پھر تھوڑی ڈیپ ریڈن۔؟ یہ سوال ایسے ہیں کہ ان میں اکثر بحث ہی نظر آتی ہے۔ کچھ لوگ رات کو پڑھنے کا بہترین وقت مانتے ہیں، کچھ صبح کو، کچھ ڈیپ ریڈنگ اور کچھ سرسری ریڈنگ کو۔ مجموعی رائے یہ بنائی جاتی ہے کہ ہر طالب علم کیلئے اسکا اپنا طریقہ ہے جسے وہ استعمال کرنا جانتا ہے اور طریقہ اُسے بہترین رزلٹ بھی دیتا ہے۔

آفاقی اصول!

دونوں سوالوں کا جواب یونیورسلی ہم درج ذیل تین نقطوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔

(۱) پڑھنے کا بہترین وقت وہ ہے جب آپ کی انرجی، فوکس زیادہ سے زیادہ ہو، آپ کے گرد کی ڈسٹریکشن کم سے کم ہوں۔

(۲) آپ کی روٹین ایسی ہو جس سے آپ کی جسمانی اور ذہنی صحت پر مضر اثرات نہ پڑیں اور آپ کی نیند بھی پوری ہو سکے۔

(۳) پڑھنے کے بعد اگر آپ کتاب بند کر کے کسی بھی چیز کو اپنے لفظوں میں بیان کر سکیں اور کتاب کے دیکھے بغیر ری کال کر سکیں۔ یہ طریقہ سب سے بیسٹ ہے۔

روٹین اور پڑھائی کی ٹائمنگ!

(۱) ایک ایسا طالب علم جس کا دن مصروفیات سے بھرپور ہوتا ہے۔ اسکول، ٹیوشن، اکیڈمی۔ رات دس بجے کے قریب اس کی انرجی کافی ڈاؤن ہو جاتی ہے اس کیلئے بہتر ہے کہ وہ جلدی سو جائے اور صبح جلدی اُٹھ کر باقی سب کے اُٹھنے سے پہلے ڈیڑھ دو گھنٹے کی پڑھائی کا بلاک پورا کر لے۔

(۲) جو طالب علم کسی مقابلے کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ پڑھائی کے علاوہ اس کی کوئی مصروفیت نہیں دن میں اُسے کوئی صرف چالیس فیصد ٹاپکس ہی آپ کے حقیقی وقت اور توجہ کے حقدار ہیں۔ پہلے چالیس فیصد کو تیار کریں پھر تیس فیصد چیزیں ایسی ہیں جو درمیانی اہم ہیں اُن کو اس وقت کریں جب آپ چالیس فیصد چیزیں کر چکے ہوں۔ آخر میں تیس فیصد چیزیں اس چیپٹر میں بالکل غیر اہم یا صرف بک فِلّر ہونگی۔ بہتر ہے اُن پر بڑے بڑے کراس لگا دیں اور انہیں بار بار پڑھنے سے اجتناب کریں۔

اہم غیر اہم کو جاننے کا کیا فائدہ ہوگا؟

(۱) اصل وقت اور توجہ انہی چیزوں پر صرف ہونگے جن میں صرف ہونے چاہئیں۔

(۲) چالیس فیصد کے بعد اگر وقت نہیں بچتا تو کوئی فکر نہیں اصل چیزیں تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔ اگر آپ پہلے چالیس فیصد نہ کرتے تو وقت کی قلت سے اہم چیزیں رہ جاتیں۔

(۳) کم وقت میں زیادہ کام، زیادہ آسانی کم ذہنی دباؤ۔

(۴) میموری بہتر ہوگی، کم چیزیں زیادہ یاد رہیں گی۔

عملی اقدام!

(۱) کچھ بھی پڑھنے سے پہلے اس یونٹ کے چیپٹر کا ''پری مورٹم'' کریں۔ ایسے ہی پڑھنا شروع نہ کر دیں۔ پانچ دس منٹ اپنی حکمت عملی بنانے اور یہ ڈھونڈنے میں لگائیں کہ اہم ترین چالیس فیصد کیا ہے، تیس فیصد کونسے ہیں اور غیر اہم کونسے ہیں۔

(۲) کچھ بھی پڑھنے سے پہلے یہ سوال بار بار خود سے پوچھتے رہیں یہ جو میں پڑھ رہا ہوں کیا یہ اہم ہے، کیا یہ میرے وقت اور توجہ کی حقدار ہے؟ کیا اُسے پڑھنا ایگزام میں مجھے فائدہ دے گا؟۔

(۳) کچھ بھی پڑھنے سے پہلے اپنا سلیبس گزشتہ پانچ یا دس سالہ پاسٹ پیپر سامنے رکھیں۔ پہلے ایک نظر اُن کو گوتھرو کریں پھر ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایگزام پوائنٹ آف ویو سے پڑھتے جائیں۔

(۴) چالیس فیصد کو جاننے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے استاد محترم سے، کسی سینئر یا کسی ایسے دوست سے جس نے وہ چیزیں پہلے پڑھی ہوں نشان لگوالیں۔ دوسرا دس سالہ پاسٹ پیپر سامنے رکھیں، ان کو اپنی اصل کتاب سے پڑھتے رہیں اور گھول کر پی جائیں یہی سمارٹ اسٹڈی ہے۔

دوسرا کوئی کام نہیں کرنا رات میں جب سارے سو جائیں ڈسٹریکشن کم ہو جاتی ہیں پڑھا جا سکتا ہے۔ (بہترین طریقہ یہ ہے کہ پڑھائی کیلئے بندہ ایک علیحدہ کمرہ مخصوص کر لے تاکہ لوگوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی ڈسٹریکشن کے جھنجھٹ سے جان چھوٹے) جو بھی طریقہ اپنائے یہ دیکھ لیں کہیں اس سے اُس کی نیند، جسمانی اور ذہنی صحت تو متاثر نہیں ہو رہی؟۔

کیسے معلوم ہو کہ میرے لئے کونسی چیز زیادہ کام کرتی ہے؟

آپ کیلئے کیا بہتر ہے اسکا آسان طریقہ ایک اسٹڈی جرنل (اسٹڈی ڈائری) اپنے ساتھ رکھیں اور کچھ سوالوں کے جواب خود سے پوچھ کر تحریر کریں اور وقتاً فوقتاً اپنے نئے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں تبدیلیاں کرتے جائیں اور دیکھتے جائیں کیا آپ نے کام کرنا ہے کیا نہیں؟ اور ان سوالات کے جواب لکھیں

فصیلِ اُمید
ڈاکٹر فیصل سعید میو
شجاع آباد
0300-0692466

☆ پڑھائی کے حوالے سے ماضی میں سب سے شاندار تجربہ کونسا تھا اور کیوں؟ (کونسے طریقوں سے شاندار بنایا)

☆ پڑھائی کے حوالے سے ماضی میں ناخوشگوار تجربہ کونسا تھا اور کیوں؟ (کن کمیوں کی وجہ سے اچھا نہ رہا)

☆ کونسے وقت میں میری انرجی او فوکس سب سے زیادہ ہوتا ہے اور میں مسلسل کافی دیر بنا تھکے بیٹھ کر پڑھ سکتا ہوں؟۔

☆ کونسی جگہ پر میرا انرجی فوکس سب سے زیادہ ہوتا ہے اور میں ڈسٹریکٹ نہیں ہوتا؟۔

☆ میں ہر کونسپٹ کی گہرائی میں جاتا ہوں یا پہلے سرسری گوتھرو کر کے اہم کونسپٹ کو اچھے سے سمجھتا ہوں؟۔

☆ پڑھائی کو لے کر کونسی تین ایسی چیزیں ہیں جب میں میں سب سے اچھا ہوں۔

☆ پڑھائی کو لے کر کونسی ایسی تین چیزیں ہیں جن کو اگلے ماہ میں بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

☆ میں کیوں پڑھ رہا ہوں اور پڑھائی مجھے کیا فائدہ دے گی؟۔

آپکا دماغ ایک سپر کمپیوٹر ہے!

یاد رکھیں! آپکا دماغ ایک سپر شاہکار ہے آپ اس سے جو سوال پوچھیں گے یہ آپ کو آپ کے حالات اور تجربات کی روشنی میں بہترین جواب دیگا اس لئے خود سے بار بار سوال پوچھتے رہیے اور آپکا دماغ آپ کو بہتر سے بہتر جواب دیتا جائے گا۔ اُوپر دیئے گئے سوالات تو سمپل ہیں۔ آپ جو بھی پوچھنا چاہتے ہیں لکھتے جائیں اور پوچھتے جائیں۔

اسٹڈی ڈائری کیا فائدہ دے گی؟

(۱) آپ بہتر طریقے سے خود شناس ہو جائیں گے۔ دوسروں کی باتوں کو اندھا دُھند فالو کرنے کی بجائے آپ اپنا طریقہ ایک میتھڈولوجی ڈیزائین کر لیں گے۔

(۲) آپ کو اپنی طاقتوں کے بارے میں آگاہی ملے گی درست طریقہ درست وقت کے بارے میں جان پائیں گے۔

(۳) کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کر سکیں گے۔

ایک ڈائری دگنا فائدہ!

آپ اپنی اسٹڈی ڈائری کو اکاونٹیبلٹی ڈائری کے طور پر استعمال کریں یقیناً نتائج حیران کن ہونگے۔ اکاونٹیبلٹی ڈائری آپ کے لئے گیم چینجر ثابت ہو سکتی ہے۔

اکاونٹیبلٹی ڈائری کا طریقہ استعمال!

(۱) ایک صفحہ پر تفصیلاً لکھیں کہ اس ماہ اور اس ہفتے میں آپنے کیا پڑھنا ہے۔

(۲) ہر نئے دن ایک نیا صفحہ کھولیں۔ شروع میں لکھیں آج آپ کیا کیا پڑھنا چاہتے ہیں، کیسے اور کہاں پڑھنا چاہتے ہیں۔

(۳) ڈائری کو ساتھ رکھیں، اپنے پلانز پر غور کر کے ان پر عمل کرتے رہیں اگر کوئی دوسرا کام درمیان میں آ گیا تو ایک منٹ میں اپنا پلان دوبارہ سے بنائیں۔

(۴) دن کے آخر میں اپنی پراگریس لکھیں، کیا کیا پڑھ لیا؟ کتنے گھنٹے پڑھا؟۔
آج میں نے کیا جیتا اور کیا سیکھا؟۔
کل کے دن کو میں پڑھنے کیلئے مزید بہتر کن تبدیلیوں کے ساتھ بنا سکتا ہوں۔

(۵) پراگریس مکمل کر کے سونے سے پہلے اگلا صفحہ کھولیں اور اگلے دن کونسے ٹاپکس پڑھنے ہیں، کونسے ٹاپکس ری وائز کرنے ہیں لکھیں اور سو جائیں۔

(۶) ایک ہفتہ بعد اپنی ساری پراگریس ریویو کریں۔ کیا آپنے اہداف پورے کر لئے؟ خود کو اینالائز کریں اور گزشتہ سات دنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے ہفتہ کی پلاننگ لکھیں۔

کیا فائدے ہونگے؟

یقین جانئے صرف ایک ڈائری رکھنا اور اُسے اس طرح سے استعمال کرنا آپ کی پڑھائی میں انقلابی تبدیلیاں لے آئے گا۔

(۱) آپ پڑھنے کے ٹائم کو مینج کرنا سیکھ جائیں گے۔

(۲) آپ کے اہداف ماہانہ، ہفتہ وارانہ اور روزانہ تحریر ہیں تو آپ اپنی پڑھائی میں زیادہ انگیج رہیں گے۔

(۳) پڑھنے کا لکھا ہوا ثبوت آپ کے سامنے ہوگا۔ یہ آپ کی خوشی اور اعتماد میں اضافہ کرے گا۔

(۴) درست سمت میں پڑھتے رہیں گے، ڈی ٹریک نہیں ہونگے۔ اہم غیر اہم کا فرق سمجھ کر پڑھیں گے۔

(۵) ہر دن کو گزرے ہوئے دن سے بہتر بنانے کا موقع ملے گا۔

(۶) پڑھائی کی حقیقی پرفارمنس کو جان سکیں گے، گھنٹوں کو ٹریک کر سکیں گے۔

حاصل کلام!

(۱) اسٹڈی جرنل کے ذریعے آپ بہتر طریقے سے اپنی پڑھائی کے پراسس سے روشناس ہو سکیں گے۔ آپ کیلئے کیا موزوں ہے اور کیا نہیں جان سکیں گے۔ خود سے سوال پوچھنے کی عادت آپکو ممتاز کرے گی۔

(۲) اکاونٹیبلٹی ڈائری آپ کو روزانہ ٹریک پر رکھے گی روزانہ تحریک دے گی اور آپ اپنے تجربات سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ آپ کا آنے والا ہر دن گزرے دن سے بہتر ہوگا۔ انشاءاللہ۔

14 فروری اور اسلامی نقطہ نظر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنی خوشی، غمی، عبادات، معاشرت اور تہوار سب کچھ اسلامی تعلیمات کے مطابق انجام دے۔ اسی لیے اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لیے مخصوص تہوار اور خوشی کے دن مقرر کیے ہیں، جیسے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ تاکہ مسلمان اپنی مذہبی و تہذیبی شناخت کو برقرار رکھ سکیں۔

14 فروری کی اصل تاریخ قدیم Rome سے جا ملتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں وہاں ایک پادری Saint Valentine رہتے تھے۔ اس زمانے میں رومی سلطنت پر Claudius II کی حکومت تھی۔ تاریخی روایت کے مطابق بادشاہ کلاڈیئس دوم کا خیال تھا کہ غیر شادی شدہ نوجوان بہتر سپاہی ثابت ہوتے ہیں اس لئے اُس نے نوجوانوں کی شادیوں پر پابندی لگا دی۔ اس فیصلے سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے کیونکہ وہ نکاح کرنا چاہتے تھے مگر سرکاری حکم کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

سینٹ ویلنٹائن نے اس حکم کو ناانصافی سمجھا اور خفیہ طور پر نوجوان جوڑوں کی شادیاں کروانا شروع کر دیں۔ جب یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران بھی وہ لوگوں کو محبت کی تلقین کرتے رہے۔ آخرکار 14 فروری کے دن انہیں سزائے موت دے دی گئی اور بعد میں ان کی یاد کو ایک علامتی دن کے طور پر منایا جانے لگا۔

یہ دن کیسے رواج بنا؟

ابتدا میں یہ صرف ایک مذہبی یادگار دن تھا، لیکن صدیوں بعد یورپ میں اسے رومانوی انداز میں منایا جانے لگا۔ قرونِ وسطیٰ میں شاعروں اور ادیبوں نے اس دن کو محبت سے جوڑ کر پیش کیا پھر آہستہ آہستہ کارڈ، تحائف اور پھول دینے کی رسم شامل ہوتی چلی گئی۔ جدید دور میں یہ ایک تجارتی اور سماجی تہوار کی شکل اختیار کر گیا جسے دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف انداز سے منایا جاتا ہے۔ چونکہ اس دن کی بنیاد ایک غیر اسلامی مذہبی اور تاریخی واقعے سے جڑی ہے اور اس کا تعلق اسلامی تعلیمات سے نہیں اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی خوشیوں اور تہواروں کو اسلام کی مقرر کردہ حدود تک محدود رکھیں۔ اسلام میں محبت کو نکاح، خاندان، احترامِ والدین اور حسنِ اخلاق کے ذریعے عملی زندگی میں ظاہر کرنے کی تعلیم دی گئی ہے نہ کہ کسی مخصوص غیر اسلامی دن کے ساتھ وابستہ کر کے 14 فروری کو دنیا کے مختلف حصوں میں ایک ایسے دن کے طور پر منایا جاتا ہے جسے محبت کے اظہار سے منسوب کیا جاتا ہے لیکن یہ دن اسلامی تعلیمات کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی بنیاد قرآن و سنت میں ملتی ہے۔ اسلام میں

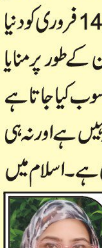

چند یادیں چند باتیں
شگفتہ اُمید گل میو
کوٹرا دھاکشن

کسی بھی ایسے رسم و رواج کو اپنانے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی جو غیر اسلامی تہذیب سے لیا گیا ہو اور جس کا تعلق دینی اقدار سے نہ ہو۔

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ محبت ایک مقدس جذبہ ہے جو حدود و قیود کا پابند ہے۔ یہ محبت ماں باپ سے ہو، بہن بھائیوں سے، اولاد سے یا میاں بیوی کے درمیان — ہر تعلق شریعت کے دائرے میں رہ کر ادا کیا جاتا ہے۔ اسلام میں محبت کو کسی ایک دن تک محدود نہیں کیا گیا بلکہ اسے پورے سال کے حسنِ سلوک، احترام، ذمہ داری اور وفاداری میں ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ بہترین ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں محبت کا معیار تحائف یا رسمیں نہیں بلکہ کردار اور اخلاق ہیں۔

14 فروری کی تقریبات میں اکثر ایسی رسومات شامل ہو جاتی ہیں جو اسلامی حیا، سادگی اور پاکیزگی کے اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اسلام بے حیائی، فضول خرچی اور ایسے اختلاط سے روکتا ہے جو معاشرتی بگاڑ کا سبب بنے۔ مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زندگی دوسروں کی اندھی تقلید میں نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت کے مطابق گزارے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمان اپنی شناخت کو قائم رکھیں اور حق و باطل کو خلط ملط نہ کریں۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسے تہوار اپنائے جو اس کے دین کا حصہ نہیں ہیں۔ ہماری حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنی اسلامی تہذیب، خاندانی نظام اور پاکیزہ روایات کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

اسلام محبت کے خلاف نہیں بلکہ بے مقصد اور بے راہ محبت کے اظہار کے خلاف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ محبت نکاح کے پاکیزہ بندھن میں پروان چڑھے، خاندان مضبوط ہوں اور معاشرہ اخلاقی بنیادوں پر قائم رہے۔ یہی وہ محبت ہے جو دنیا میں سکون اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔

یاد رکھیں! اسلام کے منافی تہواروں اور روایات میں کہیں نہ کہیں اسلام دشمن قوتوں کا کردار کارفرما ہوتا ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات و احکامات سے ان کے رسودہ مذاہب کو خطرہ لاحق ہے اور ہم دین سے دوری کی وجہ سے ان کی سازش کا حصہ بن رہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی خوشیوں اور تہواروں کو اسلام کی دی ہوئی حدود کے اندر رکھیں۔ 14 فروری جیسے غیر اسلامی دن منانے کے بجائے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں سچائی، احترام، خلوص اور جائز محبت کو فروغ دیں۔ یہی طرزِ عمل ایک سچے مسلمان کی پہچان ہے اور اسی میں ہماری دینی و معاشرتی بھلائی ہے۔

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
7 مرلہ
5 مرلہ
4 مرلہ
3 مرلہ
عید مبارک
نیو
آبادی سرائچ
صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945
ہیڈ آفس
جلکے سٹاپ مین فیروزپور روڈ لاہور

عید مبارک
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
عاطف ندیم
0315-8535755
طارق محمود میو
0301-4846133
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر

ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبرون
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کانا کاچھا فلائی آور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور
چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

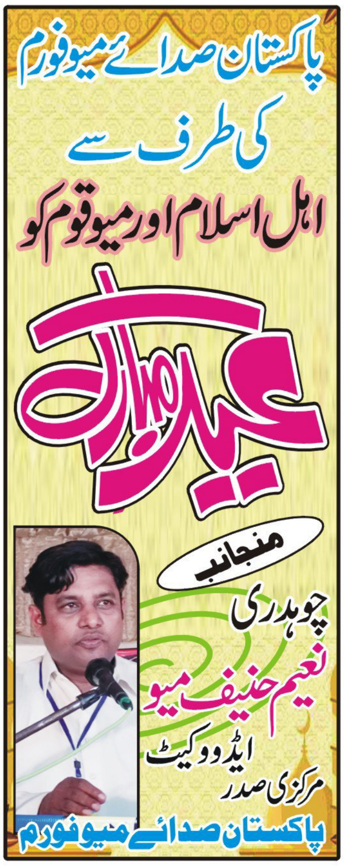
پاکستان صدائے میو فورم
کی طرف سے
اہل اسلام اور میو قوم کو
عید مبارک
منجانب
چوہدری
نعیم حنیف میو
ایڈووکیٹ
مرکزی صدر
پاکستان صدائے میو فورم

اجتماعی شادی
کے کامیاب پروگرام پر پاکستان صدائے میو کی ٹیم کو
ڈھیروں
مبارکباد
اہل اسلام کو
عید مبارک
منجانب
چوہدری
سعید اقبال میو
سینئر نائب صدر
پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور

SHAMMAAS HONEY
100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا
شہد دستیاب ہے
شمّاس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شمّاس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

رمضان المبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے کے بعد
تمام اہل اسلام اور دوست احباب کو
عید الفطر کی
خوشیاں مبارک
منجانب
سجاد خاں دھینگل
عائشہ
ڈویلپرز
چیف ایگزیکٹو
0301-6630516
وڈالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ

اہل اسلام
اور اہلیان
ٹنڈوالہیار
کو
عید مبارک
ہو
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر
پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

ایک ماہ کا ایگریمنٹ

مولانا محمد اسماعیل قاسمی (قصور)

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں عام برستی ہیں۔رمضان کا اہم ترین مقصد خود کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا کر اللہ رب العزت کی مغفرت کا اہل بنانا ہے۔حدیث شریف میں اس شخص کے لئے ہلاکت بتائی گئی ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔

صرف ایک ماہ کے لئے اپنے نفس کو بہلا کر گناہوں سے بچالیں تو پھر سلامتی ہی سلامتی ہے اس کا سب سے زیادہ فائدہ یہ بھی ہے کہ جو شخص رمضان کی ہمیت کو سمجھ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے وہ رمضان کے علاوہ بھی عبادت سے غافل نہیں رہ سکتا۔

مسنون داڑھی کا اہتمام،لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے سے احتیاط،بیوی بچوں اور متعلقین سے صلح ومعافی، والدین سے حسن سلوک،باجماعت نماز کی ادائیگی اور یسے معاملات جو تعلیمات نبویؐ کے منافی ہوں اُن سے جتناب میں ہی دونوں جہاں کی کامیابی مضمر ہے۔

یادرکھیں!سب سے بڑا وظیفہ گناہ چھوڑنا ہے اگر ہم اس ماہ میں مذکورہ چیزوں کی رعایت کرنے کی عادت بنالیں اگر چہ دل نہ چاہے لیکن تھوڑا جبر کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے کمر کس لیں تو ماہ مبارک ہمارے لئے مغفرت کا ذریعہ بن جائے گا۔ہم سے اگر کوئی بھی شخص رے کاموں یا عادات سے سچی توبہ کرلے تو یقین رکھیں کہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والی ذات کی رحمتیں اور رکتیں ہر میدان میں اسکا احاطہ کریں گی۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جسے رمضان کی سعادتیں مل جائیں اس سے پہلے کے رمضان گزر جائے خود کو خوش قسمت سمجھ کر ماہ رمبارک سے فائدہ اُٹھالیں۔

ایک نام ہزار دام

غور طلب

صوبیہ جاوید میو
(پیر محل)
صدر: پاکستان صدائے میوفورم (لیڈیز ونگ)

سب سے پہلے میں پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کو مبارکباد پیش کروں گی اور میرے پاس شاید وہ الفاظ بھی نہ ہوں جو اس ٹیم کی کارکردگی کو صحیح معنوں میں بیان کرسکیں۔بس اپنی بات کا آغاز ایسی شخصیت سے کرنا چاہوں گی جو دیکھنے میں نہ کوئی ایلیٹ کلاس سے لگتا ہے اور نہ بڑا لینڈ لارڈ،نہ ہی کوئی عہدداراور نہ ہی عہدوں کا روادار لیکن جس انداز سے اس انسان نے پوری میوقوم کو ایک جگہ جمع کیا ہوا ہے اور پھر اُسے عملی میدان میں لاکر اپنی کھوئی ہوئی روایات کا لوہا منوا رہا ہے اس کے صلہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں دے سکتا۔جی ہاں میں بات کررہی ہوں بھائی حافظ سلمان طارق اوران کی بہترین ٹیم کی۔

الحمداللہ ہمیں بحیثیت میو اس شخصیت پر فخر ہے کہ اُوپر والے نے ہمیں بھائی حافظ سلمان جیسا مخلص درددل رکھنے والا اور عملی خدمت کا پیکر انسان عطا کیا۔بطور چیف آف صدائے میو وہ جو کارنامے پچھلے بارہ سالوں سے انجام دیتے آرہے ہیں وہ واقعی لائق تحسین اور قابل تقلید ہیں۔14فروری کو ہونیوالی اجتماعی شادی میں سینتالیس(۴۷)بچیوں کی باعزت رخصتی کا انتظام کرنا کوئی معمولی کام نہیں تھا۔یہ صرف ایک تقریب نہیں بلکہ آزمائش تھی حوصلوں کی،ذمہ داریوں کی اور عملی خدمت کی۔یہ تقریب انسایت سے محبت،سماجی ذمہ داری اور دینی خدمت کا عملی مظاہرہ تھی۔آج کے مشکل ترین معاشی مسائل میں جہاں ایک بچی کی شادی بھی والدین کیلئے ایک بڑا امتحان بن چکی ہے وہاں سینتالیس گھرانوں کا بوجھ اُٹھانا بہت بڑی نیکی ہے۔

بطور رہبر صدائے میوفورم انہوں صرف شادی جیسا عظیم کارنامہ ہی انجام نہیں دیا بلکہ میوقوم کی فلاح و بہبود کے لئے بھی بے شمار عملی اقدامات کئے ہیں۔میو قوم کی تعلیمی بیداری ہو یا سماجی اتحاد یا پھر نوجوان نسل کی رہنمائی یہ شخصیت ہر میدان میں پیش پیش نظر آتی ہے۔انہوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ہماری قوم تعلیم، شعور اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔مختلف لوگوں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بنائے جانے کے باوجود انہوں نے ہمیشہ اتحاد اور بھائی چارہ کا پیغام دیا جس کا عملی ثبوت حال ہی میں میوتنظیموں کا مشترکہ اجلاس اور اجتماعی شادی میں بڑے پیمانے پر ہر نجی و سرکاری ادارے کے لوگوں کی موجودگی ہے۔

بطور صدر صدائے میوفورم لیڈیز ونگ میں دل کی گہرائی سے اس عظیم انسان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ انہوں ثابت کیا کہ وہ کسی عہدے پر فائز نہ ہونے کے باوجود اپنی قوم کے درد کو حقیقی معنوں میں سمجھنے والے انسان ہیں۔یہاں ایک بات کرتے ہوئے مجھے دکھ ہو رہا ہے کہ ہمارے بہت اچھے کالم نگار مجھے جن کا معلوم تو نہیں کیونکہ وہ اپنے قلمی نام ڈھنگل میو کے نام سے صدائے میو میں لکھتے ہیں انہوں نے فروری کے شمارے میں آئندہ نہ لکھنے کی معذرت کی اور وجہ یہ بتائی کہ ہماری برادری جتنی تنقید نگار ہے اس میں سراوئیو کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔وہ اس پلیٹ فارم کو چھوڑ گئے ہیں جس کا دلی دکھ تو ایک طرف لیکن میرا ذاتی مشورہ ان تنقید نگاروں کیلئے ہے کہ جو لوگ کسی بھی طرح کے اچھے کام کرنے والوں پر تنقید کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ پہلے خود احتسابی کریں کہ کیا وہ اس جگہ یہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور کیا ہم سب کر سکتے تھے؟قوم کی خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے نہ کہ ان کے حوصلوں کو کمزور کیا جاتا ہے۔تنقید برائے اصلاح بہت اچھی چیز ہے لیکن تنقید برائے مخالفت صرف کام کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ جن کے لئے کیا جا رہا ہے انہیں بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ عملی میدان میں اپنا آپ منوانا جانتے ہیں انہیں لوگ کم کم ہی جانتے اور مانتے ہیں اور ہر طرح سے ہر طرف سے تنقید کرنے والوں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن وہ جانتے ہیں کہ تاریخ تنقید کرنے والوں کو نہیں خدمت کرنے والوں کو ہی یادرکھتی ہے بس اسی لئے اُن کی خاموشی کو بھی ایک سبق ہی سمجھنا چاہئے۔ہماری قوم کے کتنے ہی ایسے لوگ ہونگے جو کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈھنگل میو بھائی طرح دور ہیں یا ہوتے جارہے ہیں۔ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم کسی بھی میوفورم کے پلیٹ فارم سے اکھٹے ہو کر میوقوم کی خدمت، ترقی،تعلیم اور فلاح کے مشن کو آگے بڑھائیں تا کہ ہماری کامیابیوں کا سفر جاری رہے اور ہمارے کام کی وجہ سے مستحق لوگ ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ بھائی اور صدائے میو فورم کی پوری ٹیم کو مزید ہمت اور کامیابیاں عطاء فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ اپنی قوم کی خدمت کی توفیق دے(آمین)

☆☆☆☆☆

ہم خاندان کی مانند نہیں!

افشاں اکرام میو(کورنگی)کراچی

ہم اکثر سنتے اور پڑھتے ہیں کہ میوقوم ایک خاندان کی مانند ہے،ہماری غمی خوشی اور مسئلے مسائل ایک ہی ہیں میں جو دیکھ اور سُن رہی ہوں اس کی وجہ سے اس بات پر ایک فیصد بھی اتفاق نہیں کرتی کہ ہم ایک خاندان کی مانند ہیں۔خاندان مضبوطی اور اتحاد کا نام ہوتا ہے مگر یہاں تو نہ مضبوطی ہے نہ اتحاد ہر کوئی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے میں مصروف ہے۔حال ہی میں لاہور میں ایک کی بجائے دو الگ الگ پلیٹ فارم سے اجتماعی شادیاں کی گئیں مجھے نہیں پتہ کہ دونوں کے کیا معاملات رہے سوشل میڈیا کی نظر سے دیکھیں تو دونوں پروگرام ہی اچھے ہوئے جو کہ اچھی بات ہے۔

گذشتہ دنوں میرے میاں نے مجھے ایک ویڈیو دکھائی جس میں ایک سفید داڑی والے صاحب کسی کی برائیاں کرنے میں لگے ہوئے تھے اور دوسرے انتہائی احترام اور ادب سے اس کی باتیں سن کر گردن ہلا رہے تھے لیکن جب نارووال کا نام لیا تو میں سمجھ گئی کہ ساری ہی باتیں بھائی حافظ سلمان کے بارے میں کی جارہی ہیں اور کرکون رہا ہے جو کل تک حافظ بھائی کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتا تھا اور جسے ہم جانتے بھی حافظ بھائی کی وجہ سے ہی ہیں۔انہوں نے جو کچھ بھی کہا اس کی تفصیل میں جانے کی بجائے برادری کے سب بہن بھائیوں سے یہ درخواست کروں گی کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے سارے ہی دعا کریں کہ جتنے بھی لوگ ذاتی انا،حسد اور مفاد کیلئے برادری میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں اللہ انہیں ہدایت عطا فرمائے اگر ان کے نصیب میں ہدایت نہیں تو انہیں ایسا بنادے کہ وہ کسی قابل ہی نہ رہیں میری بات پر ہر کوئی آمین تو نہیں کہے گا صرف وہی کہیں گے جو حق اور سچ پر ہیں۔

مسلسل سفر

آف دی ریکارڈ

متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

کامیابی کا سفر ایک ایسا سفر ہے جو ہر انسان اپنی زندگی میں طے کرتا ہے۔یہ سفر آسان نہیں ہوتا لیکن اگر انسان اپنی محنت، لیڈرشپ اور عزم کے ساتھ چلے تو وہ کامیابی کے قریب پہنچ سکتا ہے۔

کامیابی کیلئے ضروری باتیں:

-*مقصد*:اپنے مقصد کو واضح طور پر تعین کریں۔

- *محنت*: اپنی محنت کو کامیابی کے لیے وقف کریں۔

-*لیڈرشپ*:اپنی لیڈرشپ کو بہتر بنائیں۔

-*عزم*:اپنے عزم کو مضبوط رکھیں۔

-*صبر*:صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔

کامیابی کے فوائد:

-*شہرت*: کامیابی سے شہرت ملتی ہے۔

-*مال و دولت*: کامیابی سے مال و دولت ملتا ہے۔

-*عزت*: کامیابی سے عزت ملتی ہے۔

-*اطمینان*: کامیابی سے اطمینان ملتا ہے۔

کامیابی کے لیے مشورے:

- * بھروسہ *: اپنے آپ پر بھروسہ رکھیں اور اپنی صلاحیتوں پر یقین رکھیں۔

- *محنت *: اپنی محنت کو کامیابی کے لیے وقف کریں۔

-*صبر *: صبر کا دامن نہ چھوڑیں اور اپنی کامیابی کے لیے انتظار کریں۔

- *دوسروں کی مدد *: دوسروں کی مدد کریں اور اپنی کامیابی کو بانٹیں۔

رضا الٰہی ایک ایسا تصور ہے جو اسلامی عقیدہ میں بہت اہم ہے۔یہ تصور یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور اپنی زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنا چاہیے۔

رضا الٰہی کی اہمیت:

-*اللہ کی رضا*: رضا الٰہی کا مطلب ہے کہ انسان اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے اور اپنی زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارتا ہے۔

-*صبر و شکر*: رضا الٰہی کا مطلب ہے کہ انسان صبر و شکر کے ساتھ اپنی زندگی کو گزارتا ہے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔

-*امن و سکون*: رضا الٰہی کا مطلب ہے کہ انسان کو اپنے دل میں امن و سکون ملتا ہے اور وہ اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔

رضا الٰہی کے فوائد:

-*اللہ کی محبت*: رضا الٰہی کا مطلب ہے کہ انسان کو اللہ کی محبت ملتی ہے اور وہ اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

-*دنیا و آخرت کی کامیابی*: رضا الٰہی کا مطلب ہے کہ انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔

-*صبر و شکر*: رضا الٰہی کا مطلب ہے کہ انسان صبر و شکر کے ساتھ اپنی زندگی کو گزارتا ہے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔

رضا الٰہی کے حصول کی دعا:

-"یا اللہ! میری زندگی کو اپنی رضا کے مطابق گزارنے کی توفیق دے۔"

-"یا اللہ! مجھے صبر و شکر کی توفیق دے اور اپنی رضا پر راضی رکھ۔"

- "یا اللہ! میری زندگی کو اپنی محبت کے مطابق گزارنے کی توفیق دے۔"

خدمت خلق ایک ایسا عمل ہے جس میں انسان دوسروں کی مدد اور خدمت کرتا ہے، بغیر کسی بدلہ یا مفاد کے۔یہ ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کو دوسروں کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آنے کی ترغیب دیتا ہے۔

خدمت خلق کی اہمیت:

-*اللہ کی رضا*: خدمت خلق کرنا اللہ کی رضا کا باعث بنتا ہے اور انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔

- *دوسروں کی محبت*: خدمت خلق کرنے سے انسان دوسروں کی محبت اور احترام حاصل کرتا ہے۔

- *معاشرتی بہتری *: خدمت خلق کرنے سے معاشرہ بہتر ہوتا ہے اور انسانیت کی خدمت ہوتی ہے۔

خدمت خلق کے فوائد:

-*روحانی سکون*: خدمت خلق کرنے سے انسان کو روحانی سکون ملتا ہے اور وہ اپنے آپ کو خوش اور مطمئن محسوس کرتا ہے۔

-*دوسروں کی دعائیں*: خدمت خلق کرنے سے انسان دوسروں کی دعائیں حاصل کرتا ہے اور اللہ کی رحمت کا حقدار بنتا ہے۔

معاشرتی عزت: خدمت خلق کرنے سے انسان کو معاشرتی عزت ملتی ہے اور وہ ایک اچھا انسان سمجھا جاتا ہے۔

خدمت خلق کے طریقے:

- *دوسروں کی مدد*: دوسروں کی مدد کرنا، چاہے وہ مالی مدد ہو یا جسمانی مدد۔

- *دوسروں کی خدمت*: دوسروں کی خدمت کرنا، چاہے وہ بیماروں کی خدمت ہو یا معذوروں کی۔

- *دوسروں کی رہنمائی*: دوسروں کی رہنمائی کرنا، چاہے وہ تعلیمی رہنمائی ہو یا روحانی رہنمائی۔

مخیرؓ ایک ایسا لقب ہے جو کسی ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو بہت زیادہ نیکی اور خیر کا کام کرتا ہے۔یہ لقب عام طور پر ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے جو دوسروں کی مدد اور خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں اور اپنی زندگی کو دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کردیتے ہیں۔

مخیر حضرات کی خصوصیات:

-*نیکی کا کام*: مخیرؓ حضرت وہ ہوتا ہے جو نیکی کا کام کرتا ہے اور دوسروں کی مدد کرتا ہے۔

-*دوسروں کی خدمت*: مخیرؓ حضرت وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی خدمت میں پیش پیش رہتا ہے اور اپنی زندگی کو دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کرتا ہے۔

-*اللہ کی رضا*: مخیرؓ حضرت وہ ہوتا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے کام کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارتا ہے۔

مخیر حضرت کے فوائد:

-*اللہ کی محبت*: مخیرؓ حضرت کو اللہ کی محبت ملتی ہے اور وہ اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

-*دوسروں کی دعائیں*: مخیرؓ حضرت کو دوسروں کی دعائیں ملتی ہیں اور وہ اللہ کی رحمت کا حقدار بنتا ہے۔

-*معاشرتی عزت*: مخیرؓ حضرت کو معاشرتی عزت ملتی ہے اور وہ ایک اچھا انسان سمجھا جاتا ہے۔

مخیرؓ حضرت بننے کے لیے:

☆ نیکی کا کام کریں اور دوسروں کی مدد کریں۔

☆ دوسروں کی خدمت کریں اور اپنی زندگی کو دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کریں۔

☆اللہ کی رضا کے لیے کام کریں اور اپنی زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ان جملہ عوامل اور خصوصیات کو تسبیح میں پروکر چوہدری اجمل خان شہید کے تراشے ہیرے قوم کیلئے فکرمند خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار۔رضائے الٰہی کی خوشنودی کیلئے مخیرؓ احباب کی کاوشوں سے مسلسل کامیابیوں کے سفر پر گامزن ہے اجتماعی شادیوں ،سپوت ایوارڈز،لوک ورثوں کے پروگرامز کو قوم کا لوگو بنادیا ہے یہ پروگرامز ملکی لیول پر اثرات منتقل کر رہے ہیں پودے سے گلستاں بننے کا سفر پورے عزم و ہمت سے جاری و ساری ہے صدائے میو کا شمارہ قومی یک جہتی و پہچان کا استعمارہ بن چکا ہے اور آج برادری میں ہونیوالے تمام فلاحی کام اور سرگرمیاں بھی ''صدائے میو'' کی ٹیم کی جہد مسلسل کا ہی نتیجہ ہے

دعا ہے کہ رب العزت خدمت خلق اور رضائے الٰہی کے حصول کے منتظر مخیرؓ احباب کو کامیابی دے جذبہ ایمانی کو ثابت قدمی دے اور ان کے رزق میں کشادگی عطاء فرمائے(آمین)

☆☆☆☆☆

صدائے میو بزمِ ادب

منزلِ مقصود ہی نہیں!

رشید احمد میواتی (مرحوم)

خلافِ ظلم جو سینہ سپر نہیں ہوگا
وہ عہدِ نو میں کبھی معتبر نہیں ہوگا
سجیں گے کیسے بتاؤ وہ راستے لوگو!
امیرِ شہر کا جن سے گزر نہیں ہوگا
ہماری منزلِ مقصود ہی نہیں کوئی
کہیں بھی ختم ہمارا سفر نہیں ہوگا
شکن شکن ہے جبیں نفرتیں ہیں آنکھوں میں
علاج یوں تو مرا چارہ گر نہیں ہوگا
رشید اس کو زمانہ حقیر سمجھے گا
کسی کی جیب میں گر مال وزر نہیں ہوگا

سراپائے رحمت

سکندر سہراب میو (لاہور)

کسے ایسی نسبت کا داعیہ وہ حبیبؐ ربِ قدیر ہے
کوئی اور اُنؐ کی جہاں میں نہ مثال ہے نہ نظیر ہے
جو دلوں کو روشنی دے گیا، شب فکر جس نے اُجال دی
وہ صفا کا ماہِ جمیلؐ ہے وہ حرا کا مہرِ منیرؐ ہے
کسی اہل حال سے پوچھئے کہ ملے ہیں کیا کیا نہ مرتبے
وہؐ روف ہے وہؐ رحیم ہے وہؐ بشر ہے وہؐ نذیر ہے
وہؐ کریم بھی ہے کرم بھی ہے وہؐ شفاعتوں کا بھرم بھی ہے
جو سراپا رحمت ہے آپ ہی، وہی رحمتوں کا سفیر ہے
کوئی اس کے جیسا غنی نہیں کوئی اس کے جیسا سخی نہیں
وہ جو اُنؐ کے در کا گدا ہوا وہ جو اُنؐ کے در کا فقیر ہے
تریؐ عظمتوں کے جلال سے رہیں شہر یار بھی دم بخود
تریؐ سادگی کے شعار میں کہ غذا میں نانِ شعیر ہے
توؐ نگاہ بھر کے جو دیکھ لے تو مزاج آتش ہو شبنمی
ترؐا عشق جانِ کا سرور ہے، ترؐا عشق نورِ ضمیر ہے
کوئی اور سہرابؔ خلق میں نہیں، جس کا سایہ نہ ساتھ ہو
وہی ایک جسمِ لطیف ہے، وہی اطہر سَریر ہے

بندہ بے دام ہوں!

اختر رومانی میو (مرحوم)

آخر تمہیں کس بات کا دنیا سے گلہ ہے
بتلاؤ تو کیا تم نے زمانے کو دیا ہے
بعد ایک زمانہ کوئی مہمان ہوا ہے
آج اپنا مکاں ہم کو بھی گھر جیسا لگا ہے
کس شخص سے چاہو گے صفائی کی گواہی
ہر شخص کے دامن پہ یہاں خون لگا ہے
میں معتکف ذات تو اوروں کے لئے ہوں
میں بندہ بے دام ہوں تو میرا خدا ہے
اے اخترؔ رومانی سلیمی کو بتا دو
آئے ہیں مسافت سے تو گھر اچھا لگا ہے

تنہا کھڑا ہوں!

ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

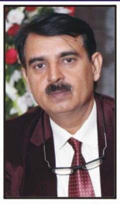

راستے کی مشکلوں سے آشنا ہوں
حوصلے سے سُوئے منزل چل پڑا ہوں
ہُوں پشیماں آج اپنے ماضی پر
کرنا کیا تھا اور کیا کرتا رہا ہوں
رات میں تاروں کو گننا ہے محال
اِس لئے میں دن میں تارے ڈھونڈتا ہوں
گر رہے ہیں پتّے میرے پاؤں میں
اور شجر کے سائے میں تنہا کھڑا ہوں
یُوں تو ہُوں میں اپنی دُھن میں ہی مگن
اِس جہاں میں کون کیا ہے جانتا ہوں

اپنی جات بکھانْو مت

توصیف احمد توصیفی میو
رام رائیاں تحصیل ڈسکہ

کیسی پیاری میٹھی بولی بولاں ہاں میواتی
دل کا سچّا من کا موجی پر تھوڑا ججباتی
باندھ کے پھینٹو ہاتھ میں لاٹھی چلے ہے جب میواتی
جگ دیکھے ہے جارو ہو میوات کو کوئی جاتی
اور اٹھارے سو ستونجا کی جنگ میں جاکے دیکھو
لڑی ہی کیسے قوم تہاری تانْ کے اپنی چھاتی
دین کو چرچو کھوب کرو ہو بعد نبی کے تم نے
حضرت جی کے سنگ چلا ہا بنْ بلیغ جماعتی
اپنی جات بکھانْو مت اب کُھل کے بولو بولی
دنیا سُو بتلاؤ یا ہے تم ہو ٹھیٹھ میواتی

میواتی گجل

احمد فہیم میو (لاہور)

جب راکھا ای جلْ جُبل کے مری ذات ہوئی اے
شب رات سی پھر جاکے تری رات ہوئی اے
اِک عمر یائی سادہ سی خواہش میں کٹی اے
پھر جاکے کہیں واسُو مری بات ہوئی اے
ہر کوئی مرو جارو اے اب موسُو مِلن کو
جا دن سُو مری واسُو ملاقات ہوئی اے
ٹوٹے نہ کہیں بیری کو دل، ہاروں ہوں جاسو
اُو خوش ہے، سمجھ رو ہے مری مات ہوئی اے
اک بوجھ سو چھاتی پہ ہے باکھلن میں ہاں چھینٹا
پاڑوسی بی کہہ را ہاں کوئی گھات ہوئی اے

جہیز نہیں علم دو!

خالد حسین رضا میو (پیر محل)

بیٹیاں تو رحمت ہیں بوجھ نہیں ہیں یہ
دوزخ سے بچاؤ اور جنت کا راستہ ہیں یہ
جہیز ایک لعنت ہے یہ سچائی ہے عیاں
یہ رسم ہے بے جا اور ظلم کی اک داستاں
خواب جو آنکھوں میں ہیں اُن کے بُنے ہوئے
اِن رسموں سے آنسوں کیوں ہیں جڑے ہوئے
جہیز کی ہوس میں کتنی عزتیں روندی گئیں
کتنے گھر اُجڑ گئے کتنی بیٹیاں کھودی گئیں
کب بدلے گا یہ رواج کب سوچ بدلے گی
کب یہ دنیا بیٹی کو اللہ کی رحمت سمجھے گی
جہیز نہیں علم دو، پیار دو، اعتبار دو
بیٹیوں کو جینے کا حق اور اختیار دو
رضاؔ چلو عہد کریں ہم آج سے رسم یہ مٹائیں گے
بیٹی کو رحمت جانیں گے اور خوشیاں ہر سو لائیں گے
جہیز ایک لعنت ہے ہم یہ آواز اٹھائیں گے
اس ظالم رسم کو ہمیشہ کیلئے بھگائیں گے

جہیز

عامر خاں میو (اسسٹنٹ الیکشن آفیسر) قصور

اُترا ہے ہوس زر کی زمیں پر صاحب کردار
کرتا ہے بڑے شوق سے جہیز کا انکار
ہوگا گرم اس کی سلطنت کا کبھی بازار
نام ہے آج انسانیت کے لہو سے چنگیز کا داغدار
بنا کر امن کا بہانہ کرتے ہیں معصوم چہروں پر وار
نہیں ہے میرے گلستاں کے پھول میں انگریز کا خار
دستِ وفا سے بھیجا ہوا خط اس نے دیا پھاڑ
پاش پاش ہوگیا اسی وقت خسروِ پرویز کا اقتدار
عرصہ دراز تھا رومی محروم راز تھا
دل کو نگاہ ملی جب کھلا تبریز کا اسرار
عامرؔ کرتا ہوں آخر میں ادب سے اظہار
میرے گھر کو ہے بس کسی دل آویز کا انتظار

غزل

کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

جی میں آتا ہے تیرا ہر جرم معاف کردوں
تونے انجانے میں سہی دنیا میری فروزاں کردی
جس کی آرزو تھی اُسے پالیا آج میں نے
تونے اشک دینے کی کوشش میں خوشیوں سے جھولی بھردی
تیری ہر خطا بھلانے کو جی چاہتا ہے میرا
بہار جوبن پہ آگئی آج مجھے تونے کیا خبر دی
اس سے بڑھ کر مجھے مسرت مل نہیں سکتی یارو
پھل مل گیا مجھے جو میں نے کی صحرا نوردی
مجھے اعتراف ہے کہ منزل مجھے مل گئی ہے کلیم
اُس سے ہاں جو تونے انجانے میں ڈگر دی

میواتی ڈوھا

تریا بُھورامت جنا جنیو جیسے کالی کیچ
بُھورا بھگا پہاڑ کو کالا دھنسا دلن کے بیچ

مطلب

شاعر کہتا ہے کہ اے عورت، اے ماں ایسا بیٹا جن جس کا رنگ کالی کیچر جیسا ہو کیونکہ سفید رنگ والے پہاڑ کی پناہ ڈھونڈتے ہیں جبکہ کالے سورما دشمن کے لشکر کے اندر گھس جاتے ہیں

گز کو گھونگھٹ کاڑھتی دے اُنگی کی آنٹ
ٹُھمک چال ہنس بولنو میرو گیو پیا کے ساتھ

مطلب

میں گز بھر کا گھونگھٹ نکال کر آنچل انگلی میں لپیٹے ہنستی بولتی نازکی سے چلتی تھی لیکن اب یہ ساری باتیں میرے پیا کے بن میں بھول گئی ہوں

وہ کون تھا؟

انور محمد انور میو (رامپورہ) سیالکوٹ

کانٹوں کے درمیاں مجھے چھوڑ کر گیا
ناطہ دکھوں کے ساتھ مرا جوڑ کر گیا
کیسے یہ بات مان لوں میرا عزیز تھا
میں رورہا تھا اور وہ منہ موڑ کر گیا
میرے بھرل کی لاج تو بالکل نہ رکھ سکا
پختہ تھا وہ یقین جسے توڑ کر گیا
وہ جاچکا تھا اور میں یہ سوچتا رہا
وہ کون تھا وہ جس کی طرف دوڑ کر گیا

میواتی ڈوھا

لعل ، لعل تو سب کراں لعل جگت میں دوئے
ایک سمندر او بیجے دُو جو کوئی بھلی کُوکھ میں ہوئے

مطلب

ساری دنیا لعل لعل کرتی ہے لیکن حقیقی لعل دنیا میں صرف دو ہیں پہلا سمندر کا موتی اور دوسرا شریف عورت کے بطن سے پیدا بھلا انسان۔

موئے نہ ہائے پیا ملو میری چھاتی پھاٹی جائے
اُودن کا دن ہوئے گو جادن میں تیرتھ کروں گی اُگھائے

مطلب

افسوس میرا محبوب مجھ سے نہ مل سکا اس غم سے میری چھاتی پھٹ رہی ہے وہ دن کب آئے گا جب میں اپنے محبوب کے درشن کروں گی

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

دھنگل خاں کا ناراض ہونا جائز ہے

گلفام خاں میو

محترم حافظ سلمان صاحب! فروری کے میگزین میں دھنگل خاں میو کے کالم میں پڑھا کہ وہ آئندہ صدائے میو میں نہیں لکھیں گے انہوں نے نہ لکھنے کی جو وجہ بیان کی ہے اُسے دیکھیں تو انکا ناراض ہونا جائز ہے کیونکہ کسی کو برادری مفاد سے کوئی غرض نہیں سب ایک دوسرے کیخلاف کام کر رہے ہیں اور ہم بھی اسی وجہ سے برادری کی تنظیموں سے دور رہتے ہیں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی بجائے اُن کیخلاف سازشیں کرنا ضروری بلکہ فرض سمجھ لیا گیا ہے بس یہی کام ہے جو بڑے اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

آپکا بھائی، گلفام خاں میو (کالج روڈ) قصور

گلفام بھائی! آپ کی طرف سے دھنگل خاں کی بات سے اتفاق کرنا درست ہے۔ ہماری قوم میں بھائی چارہ اسی لئے نہیں کہ بھائی چارہ کا درس دینے والے ہی انتشار پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔

سردار عظیم اللہ کا سلسلہ قابل تعریف ہے

ماسٹر عبدالرشید

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! صدائے میو میں قیس چودھری، اعجاز خاں میو، بیرسٹر کے بی خاں، خالد حسین رضا، ڈاکٹر فیصل اور متین قیصر کے کالم بڑے معلوماتی ہوتے ہیں۔ تحریک پاکستان کے حوالے سے سردار عظیم اللہ خاں کا سلسلہ تو قابل تعریف ہے۔ بزرگوں کا آنکھوں دیکھا حال پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے کہ ہمارے بزرگ خون کے دریا پار کر کے پاکستان آئے اور ملک کے سیاستدانوں نے اِسے تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے کسی کو احساس نہیں پاکستان کس لئے بنایا گیا تھا۔

آپکا بھائی، ماسٹر عبدالرشید میو (کھڈیاں) قصور

ماسٹر صاحب! سردار عظیم اللہ کی عزت افزائی کا شکریہ۔ الحمداللہ صدائے میو کے تمام لکھاری قارئین تک اسلامی و معاشرتی، ملکی و سیاسی اور برادری تاریخ کی معلومات پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ قارئین کرام خاص طور پر ممبران کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا رہے۔

حافظ بھائی لوگ آپ سے پریشان کیوں ہیں

عمرانہ خاں میو

محترم حافظ سلمان بھائی! آج کل کچھ لوگ آپ کو بڑی تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں جن میں سے ایک کو تو ہم بھی جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس شخص کی صدائے میو کے علاوہ کوئی پہچان نہیں تھی اور نہ ہی ایسا کام تھا کہ جس کی بنیاد پر اس کی باتوں پر یقین کیا جا سکے۔ آخر لوگوں کو آپ سے پریشانی کیا ہے اور آپ کیخلاف باتیں کیوں کی جا رہی ہیں۔ ہم نے تو آپ میں کبھی ایسی بات نہیں دیکھی کہ جو تنقید کا باعث بن سکتی ہو بلکہ برادری میں آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے اسکا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔

آپکی بہن، عمرانہ خاں میو (مانانوالہ) لاہور

عمرانہ بہن! بدقسمتی سے ہم دوسرے پر تنقید کو ہی کام سمجھتے ہیں اور جو لوگ منافقت سے کام لینے کی بجائے سچ بولتے ہیں وہی ان کا سب سے بڑا قصور ہوتا ہے میرے لئے یہ سب کچھ بے معنی ہے بلکہ ہنسی آتی ہے کہ میرے جیسے بندے سے خوف زادہ لوگ قوم کو متحد کرینگے؟۔

ڈاکٹر فیصل کی رہنمائی بڑی مفید ہے

عائشہ اسماعیل

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! میں ایک واٹس ایپ گروپ سے صدائے میو پڑھتی ہوں اور ایم اے انگلش کی طالبہ ہوں اس لئے تعلیمی حوالے سے ڈاکٹر فیصل سعید کے کالم بڑے شوق سے پڑھتی ہوں۔ ماشاءاللہ ان کی رہنمائی بہت مفید ہے اور طلباء کے لئے بڑی فائدہ مند ہے۔ آپ لوگ جہاں اتنے کام کر رہے ہیں اگر تعلیمی کونسلنگ کے پروگرام بھی شروع کر دیں تو برادری کے بہت سے طلباء وطالبات بھی آپ سے جڑ سکتے ہیں اور نوجوانوں کے جڑنے سے کاموں میں مزید نکھار آسکتا ہے۔

آپکی بہن، عائشہ اسماعیل (فیصل ٹاؤن) لاہور

عائشہ بہن! آپ کا مشورہ بہت اچھا ہے ہم نے کونسلنگ پروگرام کرنے کا کئی بار سوچا اور کوشش بھی کی مگر اس حوالے سے جن لوگوں نے بھی مشورہ دیا اور ذمہ داری لی انہوں نے ابھی تک اس معاملے میں پہل نہیں کی۔

میواتی کتب میلہ کا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، چوہدری ارشاد میو

محترم حافظ سلمان صاحب! میری آپ سے ملاقات تو نہیں ہوئی لیکن غائبانہ تعارف بہت گہرا ہے کیونکہ میں سوشل میڈیا پر آپ کی سرگرمیاں صرف دیکھتا ہی نہیں دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت دے۔ ماشاءاللہ آپ کی پوسٹوں میں دوسروں کی طرح خودنمائی کی بجائے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے جو یقیناً برادری کے لوگوں کی دلچسپی کا باعث بنتی ہیں۔ فروری کے صدائے میو کے شمارے میں میواتی کتب میلہ کی خبر پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی یہ وہ کام ہے جس کی بہت ضرورت تھی مگر کسی نے اس طرف توجہ ہی نہیں دی۔

منجانب، چوہدری ارشاد خاں میو (دیپالپور) اکاڑہ

چوہدری صاحب! عزت افزائی کا بہت شکریہ۔ الحمداللہ مجھے کبھی بھی خودنمائی کا شوق نہیں رہا۔ افسوس کہ آج کل یہ کام اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس کام سے ہی نفرت ہوتی جا رہی ہے۔ باقی ہم آپ کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ میواتی کتب میلہ کی ضرورت تھی کسی نے اس طرف توجہ نہ دی تو سوچا کہ یہ کام بھی ہم ہی کر لیتے ہیں۔

ماشاءاللہ اجتماعی شادیوں کا پروگرام بہت اچھا لگا، عرفان آرائیں

محترم حافظ سلمان بھائی! 14 فروری کو اپنی بھتیجی کی بارات کے ساتھ اجتماعی شادی کی تقریب میں شریک ہوا تو آپ سے ایلیک سلیک بھی ہوئی تھی لیکن آپ مصروف بہت تھے اس لئے کوئی بات چیت نہ ہو سکی۔ ایک ٹیبل پر رکھا صدائے میو پڑھا تو اس میں سے آپکا نمبر نوٹ کر لیا۔ ماشاءاللہ اجتماعی شادیوں کا پروگرام بہت اچھا تھا۔ میرا بھی اپنی برادری کی تنظیم آرائیں ویلفیئر سوسائٹی سے تعلق ہے لیکن سچی بات ہے ہماری برادری میں ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا جیسا آپ لوگ کر رہے ہیں اگر مناسب سمجھیں تو ہمیں بھی اپنا ممبر بنا لیں۔

آپکے جواب کا منتظر: محمد عرفان آرائیں (وڈانہ) قصور

عرفان بھائی! واقعی اجتماعی شادی میں مصروفیت بہت تھی اس لئے بہت سے ملنے والوں سے تعارف ہی نہ ہو سکا۔ مجھے بھی کسی بھائی نے آرائیں برادری کے گروپ میں ایڈ کر رکھا ہے۔ ایک بار گروپ میں مشورہ بھی دیا تھا کہ آپ لوگ بھی اجتماعی شادی کا پروگرام شروع کریں لیکن کسی نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

ہم سے ایسی کیا غلطی ہوگئی ہے کہ آنا ہی چھوڑ دیا ہے، محمد ارشد میو

محترم حافظ سلمان بھائی! چند سال پہلے تک آپ ہر سال ہمارے پاس بھی چکر لگا لیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ سے مل کر خوشی ہوتی تھی لیکن اب آپنے ہمارے پاس آنا ہی چھوڑ دیا ہے ہم سے ایسی کیا غلطی ہوگئی کہ آپ ہمارا راستہ ہی بھول گئے۔ جب سے آپنے آنا چھوڑا ہے اس وقت سے صدائے میو بھی آنا بند ہو گیا ہے۔ ہم تو بڑے شوق سے صدائے میو پڑھتے تھے کیونکہ صدائے میو کے علاوہ ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی کہ جس کی وجہ سے برادری کے حالات جان سکیں اس لئے برائے مہربانی ٹائم نکال کر چکر لگا لیں۔

آپکا بھائی، محمد ارشد میو (واں بچھراں) میانوالی

ارشد بھائی! مجھے بھی آپ لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی تھی لیکن دریا خاں کے کچھ دوستوں کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے چار پانچ سال سے جوہر آباد سے آگے جانا ہی نہیں ہوا وجہ صرف یہ ہے کہ لوگ بڑے شوق سے اخبار کی ممبر شپ کراتے ہیں لیکن اُن تک میگزین ہی نہ پہنچے تو انکا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

ہمیں بھی بڑی میوات کی طرح اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے، عرفان میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! آج کل بڑی میوات انڈیا میں بے جا رسومات خاص طور پر جہیز کیخلاف بڑے پیمانے پر کام کیا جا رہا ہے اور اس حوالے سے بڑے بڑے کٹھ بھی ہو رہے ہیں لیکن پاکستان میں ایسا کچھ بھی نہیں کیا جاتا کیا ہماری قوم کی تنظیموں کا کام صرف سوشل میڈیا پر پوسٹیں ہی چلانا رہ گیا ہے۔ برائے مہربانی برادری تنظیموں کے لیڈروں سے کہیں کہ بڑی میوات کی طرح اصلاح کی کوشش کریں تا کہ ہمارے اندر بڑھتی ہوئی فضول اور نقصان کا باعث بننے والی رسومات کا خاتمہ ہو سکے۔

آپکا بھائی، محمد عرفان میو (ہنجرائے کلاں) پتوکی

عرفان بھائی! ہم آپ کی بات سے اتفاق کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی برادری میں جتنی بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں انہیں برادری کی اصلاح سے کوئی غرض نہیں اس لئے ان میں احساس نام کی کوئی چیز نہیں بس ایک دوسرے کی مخالفت کو ہی کام سمجھ لیا گیا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ بلوچستان میں بھی میو برادری آباد ہے، سرفراز احمد

محترم حافظ صاحب! ہم دیکھتے ہیں کہ آپ پورے پاکستان کے دورے کرتے ہیں اور صدائے میو میں ہر علاقے کی ڈائری بھی لکھتے ہیں۔ ہماری قوم کہاں کہاں بیٹھی ہے یقیناً اس بارے میں آپ اچھی طرح جانتے ہونگے۔ ہم نے سنا ہے کہ بلوچستان میں بھی میو بیٹھے ہیں کیا آپ اس بارے میں جانتے ہیں۔ باقی سوشل میڈیا پر دیکھتے رہتے ہیں کہ ماشاءاللہ آپ لوگ بہت اچھا کام کر رہے ہیں لیکن ہمارے علاقے میں برادری کا کوئی کام نہیں نہ ہی برادری کی کوئی تنظیم ہے برائے مہربانی اس بارے میں بھی سوچیں۔

آپکا بھائی، سرفراز احمد میو (احسان پور) مظفرگڑھ

سرفراز بھائی! الحمداللہ بہت کچھ معلوم ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بلوچستان کے علاقہ سبی میں بھی برادری کے لوگ آباد ہیں مگر وہاں کے لوگ برادری سے دوری کی وجہ سے اپنی زبان تک نہیں بولتے باقی آپ سے کوئی رابطہ نہیں کرتا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟۔

میواتی کلچر ڈے کب منایا جائیگا؟

عتیق الرحمن میو

محترم حافظ سلمان صاحب! چند ماہ پہلے صدائے میو کے ذریعے پتا چلا کہ ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے کی تاریخ کا اعلان ہونے والا ہے لیکن ابھی تک کوئی اطلاع نہیں کہ اس بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا۔ ہمیں تو اس بارے میں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ چلو ہم بھی اپنی قوم کی ثقافت و کلچر کا دن منایا کرینگے لیکن لگتا ہے آپ لوگ دوسرے پروگرامز کی مصروفیات میں ایسا کام کرنا بھول گئے ہیں جس کی اشد ضرورت تھی امید ہے اس بارے میں مشورہ کر کے میواتی کلچر ڈے کی تاریخ کا اعلان کر دینگے۔

آپکا بھائی، عتیق الرحمٰن میو (ٹھنگ چک 7) پتوکی

عتیق بھائی! یاد کرانے کا بہت شکریہ۔ اصل میں اسکا اعلان میو تنظیمات کونشن میں کیا جانا تھا مگر خاموشی اختیار کی گئی۔ انشاءاللہ میواتی کتب میلہ میں اس بارے میں مشاورت کر کے تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

گھرچڑھی میوخاں اچھا سلسلہ ہے

محمد سعید میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! ایک دوست کے پاس سے صدائے میو لے کر پڑھا تو اس میں ''گھرچڑھی میوخاں'' کے عنوان سے قیس چودھری صاحب کا کالم پڑھا جو قسط وار چل رہا ہے۔ میں پہلی قسطیں تو نہیں پڑھ سکا لیکن کہانی سے لگ رہا ہے یہ سلسلہ پرانا ہی چل رہا ہے۔ مجھے یہ سلسلہ اچھا لگا اس لئے تمام قسطیں پڑھنا چاہتا ہوں اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ گھرچڑھی میوخاں کے نام سے کوئی کتاب ہے یا پھر یہ سلسلہ صرف صدائے میو تک ہی محدود ہے اگر ایسا ہے تو پرانے شمارے کہاں سے مل سکتے ہیں۔

جواب کا منتظر، محمد سعید میو (لدھیکے) نارنگ منڈی

سعید بھائی! گھرچڑھی میوخاں کے نام سے قیس صاحب نے پوری کتاب لکھی ہوئی ہے لیکن ابھی تک شائع نہیں ہو سکی اور نہ کسی نے اسے شائع کرانے کی آفر کی ہے۔ یہ سلسلے صدائے میو میں چل رہا ہے آپ چاہیں تو ہم سے پرانے صدائے میو بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

شگفتہ اور صوبیہ بہن اچھا لکھ رہی ہیں

افشاں اکرام میو

محترم حافظ سلمان بھائی! ہمارے پاس صدائے میو نہیں پہنچ رہا ہے اس لئے صدائے میو کراچی کے واٹس ایپ گروپ میں ہی پڑھ لیتے ہیں لیکن سوشل میڈیا پر پڑھ کر دل کو تسلی نہیں ہوتی اور نہ ہی پورا میگزین پڑھا جا سکتا ہے۔ گذشتہ شماروں میں پیر محل کی بہن صوبیہ اور کوٹرادھا کشن کی بہن شگفتہ اُمید کے کالم پڑھے ماشاءاللہ دونوں ہی بہت اچھا لکھتی ہیں۔ سمندری کی راشدہ بہن کو بھی کہیں کہ وہ بھی دوبارہ سے لکھنا شروع کر دیں اور سرگودھا کی رابعہ میو تو عید کا چاند ہی ہوگئی ہیں۔

آپکی بہن، افشاں اکرام میو (کورنگی) کراچی

افشاں بہن! ہم ہر ماہ ڈاک تو ارسال کرتے ہیں پتہ نہیں کیوں نہیں پہنچتی ایک بار کسی کو ڈاکخانہ بھیج کر پتہ ضرور کریں ماشاءاللہ شگفتہ اور صوبیہ بہن واقعی اچھا لکھتی ہیں لیکن یہ بتاؤ کہ کیا آپ صرف بہنوں کے ہی کالم پڑھتی ہیں بھائی اور بزرگ بھی اچھا لکھتے ہیں ان کے مضامین بھی پڑھ لیا کریں۔

ناصر بھائی کا اعلان قابل تعریف ہے

عزیز الرحمن میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! 14 فروری کو لاہور میں ہونیوالی اجتماعی شادی میں شجاع آباد کی برادری کا فخر بھائی ناصر محمود میو کا یہ اعلان قابل تعریف ہے کہ اسی سال دسمبر کے مہینے میں جنوبی پنجاب میں بھی اجتماعی شادیوں کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ لوگ اس بارے میں مشورے تو دیتے ہیں لیکن شجاع آباد کی برادری میں بھائی ناصر محمود ہی ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں۔ امید ہے میو سپوت ایوارڈ کی طرح شجاع آباد میں اجتماعی شادیوں کا پروگرام بھی کامیاب ہوگا اور انشاءاللہ لوگ اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیں گے۔

آپکا بھائی، عزیز الرحمٰن میو (شجاع آباد)

عزیز الرحمٰن بھائی! ناصر بھائی نے بالکل اعلان کیا تھا اور وہ اس بارے میں پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے۔ اس طرح کے کام شروع کرنا ہی مشکل ہوتا ہے اور ناصر بھائی مشکلات کی پرواہ نہیں کرتے انشاءاللہ ناصر بھائی میو سپوت ایوارڈ کی طرح اس کام میں بھی سرخرو ہونگے۔

23 مارچ
یوم پاکستان
ایک قوم، ایک منزل
امتِ مسلمہ
اور تمام کرم فرماؤں کو
عید الفطر مبارک
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FA FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

چوہدری سمیر خاں پتھروڑیا (مرحوم)
عید مبارک
رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ
جات کی خرید و فروخت کا مرکز
محمود اسٹیٹ
سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
محمود خاں میو پتھروڑیا
(آف بدوکی)
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
300-4072126
0300-4403763

MK DEVELOPERS PROPERTY
صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں
پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر
پروجیکٹ
ایم کے ڈویلپرز
تمام تر سہولیات سے آراستہ
عید مبارک
پیراڈائز پارک
ہلہ روڈ پتوکی
تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز
0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013
چیف ایگزیکٹو مدثر اقبال

گلہ روبی فین بلمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
اللہ کے فضل سے ہر سال معیار اور کوالٹی پہلے سے بہتر
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
امتِ مسلمہ کو
عید مبارک
الحاج غلام نبی خاں میو
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
0300-6401996